مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى أُولٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ

ایمانی کمزوریاں
اور
اُن کا علاج

www.KitaboSunnat.com

ابو سعد احسان الحق شہباز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

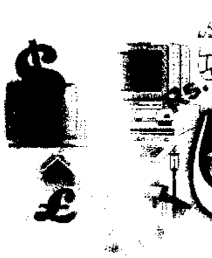

ایمانی کمزوریاں اور اُن کا علاج

www.KitaboSunnat.com

دارالاندلس

4-لیک روڈ چوبرجی لاہور فون: 91-42-7230549

www.jamatdawa.org

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

ایمانی کمزوریاں اور اُن کا علاج

ترجمہ وتفہیم

ابوسعد احسان الحق شہباز

تعداد .... ایک ہزار
پہلا ایڈیشن .... فروری 2004ء
ناشر .... دارالاندلس

ملنے کا پتہ

دارالاندلس ۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور
فون: 7230549-7231106-7240940

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ مسنونہ 13

عرضِ ناشر 15

فصل اول

ایمان اور اس کی حفاظت

- ایمان سب سے قیمتی دولت 17
- ایمان کا متاثر ہونا 17
- ایمان کیا ہے؟: 19
- ایمان کا کم اور زیادہ ہونا 19
- ایمان بڑھنے کے چند دلائل 21
- ایمان کے تھوڑا ہونے کے چند دلائل 24
- ایمان کی کمی بیشی کی بنیاد 26
- الاتقان کی روایت 26
- اللہ تعالیٰ کو مطلوب ایمان 27
- ایمان کا اعلیٰ ترین معیار اور متقین کی سب سے پہلی صفت 27

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور ایمان بالغیب کی بہاریں 28
❀ بنی اسرائیل کی بدبختی کی وجہ 29
❀ ایمان قائم نہ ہونے کی وجوہ 29
❀ اسلام کا معیار 30

فصل دوم

ایمان کی کمزوری اور اس کے مظاہر

❀ ایمان کا محل 31
❀ ایمان اور حدیث جبریل علیہ اسلام 33
❀ ایمان اور اسلام 34
❀ ایمان بیج اور اسلام اس کا نتیجہ 34
❀ قلب اور اس کی وجہ تسمیہ 34
❀ اللہ مقلب القلوب 35
❀ انتباہ 36

فصل سوم

ضعف ایمان کی علامات

❀ دنیا میں اللہ کا دین قائم کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کرنا ... 39
❀ صحابہ کرام کا کردار جن کے ایمان کو ہمارے لئے ماڈل بنایا گیا 39

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اور آج کل 40

❀ احکام الٰہیہ کی پامالی پر غصہ نہ آنا 40

❀ بنی اسرائیل کی ایمانی تباہی کا سبب 41

❀ حدیثِ مسلم 42

❀ حدیثِ ابوداؤد 43

❀ اطاعات وعبادات میں سستی اور انہیں ضائع کرنا 43

❀ اوقات عبادات میں بے پرواہی 44

❀ مسنون نوافل کا اہتمام نہ کرنا 45

❀ قرآن سے متاثر نہ ہونا 45

❀ گناہوں اور نافرمانیوں میں مبتلا رہنا اور ان کے تذکرے کرنا 46

❀ دل کی صلاحیت (نیکی پر خوشی اور گناہ پر ندامت) کا ختم ہو جانا 46

❀ خودنمائی اور شہرت اور دنیا میں اونچے عہدوں کے حصول کی خواہش 47

❀ صدر مجلس بننے کی خواہش 49

❀ اپنے لیے لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرنا 50

❀ حضرت امیر معاویہ t کی عاجزی 50

❀ پہلے مجھ سے سلام کیوں نہیں لیا 51

❀ پروٹوکول 51

❀ تنگ ظرفی وکمینگی 51

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ بخل و کنجوسی 52
❀ کنجوسی اوراخوت ایمانیہ میں بے حسی 54
❀ امت مسلمہ کی پریشانیوں میں خوشیاں منانا 54
❀ اور آج 56
❀ شہادت عثمان t کی خبر پر 56
❀ ایمان کی بنیاد پر تعاون نہ کرنا، محبت نہ رکھنا 57
❀ دنیاداری کی بنیاد پر تعلق اور دنیا سے شغف 58
❀ دنیوی ٹھاٹھ باٹھ کا اہتمام کرنا 59
❀ مسئلہ سے جان چھڑانے کے لئے فضول بحث کرنا 59
❀ ربض الجنۃ میں گھر 60
❀ کسی شبہ والے کام پر سمجھنا کہ اس میں زیادہ گناہ تو نہیں 60
❀ لوگوں سے ڈرنا اور اللہ کی پرواہ نہ کرنا 62
❀ مومن ومنافق کی مثال 63
❀ نیکی کو حقیر سمجھنا 64
❀ راستہ صاف کرنا 64
❀ چھوٹے چھوٹے اعمال اور امتحان 66
❀ مسجد کی صفائی 67
❀ قول وعمل میں تضاد 67

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اللہ کے ذکر میں عدم توجہی 68
❀ نماز اور قرآن کا ترجمہ نہ پڑھنا 68
❀ قطع رحمی 69
❀ آپس کا اختلاف 70
❀ دین موتڈھ جانے کا مطلب 71
❀ نماز، روزے اور صدقہ سے افضل آپس کی صلح 71
❀ افسوس 72
❀ دوسروں کو تکلیف دینا، طعنہ زنی کرنا اور عیب تلاش کرنا 72
❀ حسد 73
❀ مصیبت کے وقت صبر کرنا 73
❀ کاروبار میں دھوکہ دہی اور احکام شریعت کی نافرمانی 74
❀ خاوند کی نافرمانی کرنا 75

فصل چہارم

ایمان کی کمزوری کے اسباب

❀ علم دین سے دوری 76
❀ قرآن کتاب ہدایت 76
❀ حدیث قرآن کی تفسیر 77

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ کتبِ دینیہ سے دوری 78
❀ دنیوی علوم کی کتابوں میں شغف اور ایمان سے محرومی 79
❀ دنیوی علوم میں لاکھوں کا خرچہ اور اولادوں پر محنت 79
❀ قرآن پر محنت......؟ 80
❀ افسوس ہماری حالت 82
❀ خلاصۂ کلام 82
❀ دینی پروگرام اور اصلاحی مجلسوں سے دور رہنا 83
❀ حلقۂ درس سے اعراض حدیث بخاری کی روشنی میں 84
❀ حدیث نبوی کا اعزاز 85
❀ اہل علم وایمان سے دور رہنا 85
❀ وفات نبوی کا صحابہ کرام پر اثر 87
❀ غیر شرعی امور پر مبنی مجالس 87
❀ گانے بجانے والی مجلس 88
❀ فحاشی و بے حیائی پھیلانے والی مجلس 89
❀ والدین کے لئے لمحہ فکریہ 91
❀ جھوٹ، چغلی اور غیبت پر مبنی مجالس 91
❀ عشق ومحبت پر مشتمل محفلیں 93
❀ دنیا اور اس کے مال ومتاع کی محبت 94

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مال کا لالچ اور دین کی بربادی 95

❀ مال کا فتنہ ختم کرنے کا طریقہ 96

❀ اولاد اور بیوی 98

❀ لمبی امیدیں اور خواہشات 99

❀ جہاد سے بے پرواہی 102

❀ جہاد سے بے پرواہی پر قرآن کا فیصلہ 102

❀ بے پردگی 103

فصل پنجم

ایمانی کمزوریوں کا علاج

❀ ایمان اور اللہ کی محبت 105

❀ دانائی وفقاہت 105

❀ تدبر قرآن 106

❀ قرآن میں غور وفکر 107

❀ حدیث ابن حبان اور غور وفکر کا وجوب 107

❀ نبی اکرم ﷺ پر غور وفکر کے آثار 110

❀ صحابہ کرام پر قرآن کا اثر 110

❀ اولیاء وصلحاء پر اثرات 112

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ امثال قرآن میں غور 113
❀ ابن قیم رحمہ اللہ کی راہنمائی 114
❀ خلاصۂ کلام 115
❀ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھنا 115
❀ علم دین کی طلب 119
❀ علم حاصل کرنے کا آسان ذریعہ 120
❀ دروس اور دینی پروگراموں میں بیٹھنا 120
❀ اعمال صالحہ 122
❀ صدیق اکبر کا امتیاز 123
❀ اعمال صالحہ میں جلدی 124
❀ عمل پر ہیشگی 126
❀ سلف صالحین اور اعمال صالحہ کا شوق 127
❀ اکتاہٹ سے پرہیز 128
❀ عمل کی قضا 130
❀ امید اور خوف 132
❀ کثرت سے موت کو یاد کرنا 134
❀ زیارۃِ قبور کا طریقہ 136
❀ جنازہ پڑھنا 137

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ آخرت کے مقامات کو یاد کرنا 138
❀ دنیا میں رونما ہونے والے بڑے بڑے حادثات پر غور کرنا 139
❀ آج کل 140
❀ چاند دیکھ کر 141
❀ سیر وسیاحت 141
❀ حرمات اللہ کی تعظیم 142
❀ صغائر کا حقیر نہ سمجھنا 142
❀ امید چھوٹی رکھنا اور دنیا کو حقیر سمجھنا 144
❀ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنا 145
❀ ذکر کی اہمیت 146
❀ اذکار مسنونہ کا اہتمام 147
❀ یتیموں پر رحم کرنا 148
❀ برے خاتمے کا ڈر 149
❀ موت کے وقت کی عجیب حالتیں 150
❀ اپنے آپ کو اللہ کے سامنے حقیر جانتے ہوئے اعتراف کرنا اور عاجزی ظاہر کرنا 152
❀ سادگی ایمان سے 154
❀ الولاء والبراء 154

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ کفار کی مخالفت 155

❀ جہاد 156

❀ امر بالمعروف ونہی عن المنکر 157

❀ اپنا محاسبہ کرنا 158

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون خطبہ

« إِنَّ الْحَمْدَلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ»

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اس سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفوس کے شر اور اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی رہبر نہیں ہوسکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

حمد وصلوٰۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں، دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔''

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور (پھر) اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو قطع کرنے) سے ڈرو (بچو)۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔''

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم (سیدھی اور سچی) ہو، اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

---

① آل عمران : ۱۰۲/۳۔ ② النساء: ۱/۴۔ ③ الاحزاب: ۷۰/۳۳۔۷۱۔

④ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب خطبته ﷺ فی الجمعة: ۱۵۳/۶۔ ابو داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة۔ نسائی، کتاب صلاۃ العیدین باب کیف الخطبة۔ ابن ماجه، باب اجتناب البدع والجدل۔ دارمی، باب اتباع السنة۔ مسند احمد: ۱۲۷/۴۔۱۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾

''اور قسم عصر کے وقت کی۔ بے شک انسان خسارے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور حق اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔''

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں۔ کہ مومن کا ایمان کم اور زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ خود صحابہ کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اکرم ﷺ کی مبارک محفل میں ہوتے تو ایمان میں اضافہ ہوتا جبکہ بیوی بچوں کے درمیان وہ کیفیت نہ ہوتی۔

زیر نظر کتاب'' ایمانی کمزوریاں اوران کا علاج'' ہمارے فاضل دوست ابو سعد احسان الحق شہباز حفظہ اللہ تعالیٰ استاذ جامعہ نصر العلوم گوجرانوالہ کی بہترین کاوش ہے۔ زیادہ تر رہنمائی عالم عرب کے ممتاز عالم الشیخ محمد صالح المنجد کی کتاب ''ظاھرۃ ضعف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الایمان وعلاجه " سے لی گئی ہے ۔ مولف محترم نے اس کتاب میں ایمانی کمزوریوں کے اسباب، وجوہات اور علاج کو کتاب وسنت کی روشنی میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔

ہر وہ شخص جو اپنی ایمانی کیفیت کا جائزہ لینا چاہے اور کتاب وسنت کے ترازو پر اسے تولنا چاہے تو اسے اس کتاب میں موجود دلائل کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔

ادارہ ''دارالاندلس،، کتاب کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ایمان عطا فرمائے کہ جس میں ملاوٹ نہ ہو اور خاتمہ بھی اپنے دین پر فرمائے۔ آمین۔

کتاب کی ترتیب وتدوین میں محترم الشیخ عبدالولی نائب شیخ الحدیث جامعہ الدعوۃ الاسلامیہ نے بھرپور رہنمائی کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور مولفِ محترم، رفقائے دارالاندلس اور قارئین کرام کے لیے اسے نافع بنائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

محمد سیف اللہ خالد

مدیر ''دارالاندلس''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

ایمان اور اس کی حفاظت

ایمان سب سے قیمتی دولت: اس دنیا میں سب سے قیمتی دولت ایمان ہے۔ اس کی حفاظت کے لیے ہجرت تک کو مشروع قرار دیا گیا ہے۔ یعنی اگر گھر بار، جائیداد، رشتہ داری، دوست واحباب، کاروبار، بیوی، بچے، سب کچھ چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیا جائے مگر ایمان کو نہ چھوڑا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسی بنیاد پر ہجرت کی تھی۔

ایمان کا متاثر ہونا: ① اس پُرفتن دنیا میں ایمان پر اثر انداز ہونے والی اشیاء بہت زیادہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

❀ «مَا مِنَ الْقُلُوْبِ قَلْبٌ اِلَّا وَ لَهُ سَحَابَةٌ كَسَحَابَةِ الْقَمَرِ، بَيْنَا الْقَمَرُ مُضِيْئٌ اِذْ عَلَتْهُ سَحَابَةٌ فَأَظْلَمَ اِذْ تَجَلَّتْ عَنْهُ فَأَضَاءَ» [1]

''جس طرح چاند کے سامنے بادل آجاتا ہے اسی طرح ہر دل پر بھی ایک بادل سا آجاتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ چاند چمک رہا ہوتا ہے تو اچانک بادل کا ٹکڑا اس کے اوپر آکر اسے تاریک کردیتا ہے پھر جب وہ ٹکڑا ہٹ جاتا ہے تو چاند پھر روشن ہوجاتا ہے۔''

[1] السلسلة الصحيحة : ٢٢٦٨ـ ابو نعيم في الحلية : ١٩٦/٢ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے گناہوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے ایمان کے متاثر ہونے کو بڑی خوبصورت مثال کے ساتھ سمجھایا ہے کہ جیسے بادل چمکتے ہوئے چاند کے آگے آکر اسے تاریک کر دیتے ہیں اسی طرح اللہ کی نافرمانی اور شریعت سے روگردانی ایسا تاریک بادل ہے جو دل کے نورِ ایمان کے سامنے آکر اسے تاریک کر دیتا ہے اور انسان وحشت و حیرانی میں رہ جاتا ہے، عبادات کا ذوق ختم ہو جاتا ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت کم ہو جاتی ہے۔ پھر جب وہ توبہ کر لے اور اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے لیے اللہ کی طرف رجوع کر لے تو ایمان پھر روشن ہو جاتا ہے۔

② اسی طرح حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

❀ «اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَخْلُقُ فِیْ جَوْفِ أَحَدِکُمْ کَمَا یَخْلُقُ الثَّوْبُ فَاسْئَلُوْا اللّٰهَ أَنْ یُّجَدِّدَ الْاِیْمَانَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ» ❶

”جس طرح کپڑا میلا کچیلا اور پرانا ہو کر کمزور ہو جاتا ہے اسی طرح تم میں سے ہر ایک کے سینے میں ایمان بھی میلا اور کمزور ہو جاتا ہے۔ تم اللہ سے سوال کیا کرو کہ وہ تمہارے ایمان کو تمہارے دلوں میں نیا نیا بنا کر رکھے، اس کی تجدید کرتا رہے۔ (یعنی جس طرح ماحول کے گرد و غبار سے کپڑے متاثر ہوتے ہیں اسی طرح ماحول کی خرابیوں سے ایمان بھی متاثر ہوتا ہے)۔“

---

❶ الحاكم في المستدرك: ٤/١ـ السلسلة الصحيحة: ١٥٨٥ـ مجمع الزوائد: ٥٢/١ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کے قصیدہ نونیہ کے ایک شارح ابن عیسیٰ نے اپنی شرح میں لکھا ہے کہ بعض اسلاف نے کہا ہے:

"مِنْ فِقْهِ الْعَبْدِ أَنْ يَتَعَاهَدَ إِيْمَانَهُ وَمَا يَنْقُصُ مِنْهُ"

''انسان کے سمجھدار ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ وہ اپنے ایمان کی نگرانی کرے، اس میں نقص وکمی آنے سے اس کا خیال رکھے۔''

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ایمان ایک نہایت قیمتی دولت ہے تو اس کا خیال رکھنا بھی اہم ترین معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایمان کیا ہے؟: ایمان تین چیزوں کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے:

① اقرار باللسان: یعنی زبان کا اقرار

② تصدیق بالجنان: دل سے تصدیق یعنی عقیدے کی حد تک پختہ یقین اور

③ عمل بالارکان: اعضاء کے ساتھ عمل۔ ❶

گویا ایمان نظریات، کردار اور قول وعمل کا نام ہے۔

ایمان کا کم اور زیادہ ہونا: چونکہ ایمان میں اقرار، تصدیق اور عمل تینوں چیزیں داخل ہیں اور انسانوں میں یہ اشیاء برابر نہیں ہوتیں۔ کسی کے اعمال زیادہ ہوتے ہیں، کسی کے تھوڑے، کوئی بہت پختہ یقین والا ہوتا ہے، کوئی کمزور اعتقاد والا...... ایک انسان

---

❶ فتح الباری، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حالات بھی ہر وقت ایک جیسے نہیں رہتے۔ کبھی اسے بہت لطف آتا ہے عبادات میں، تلاوت میں، اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری میں اور کبھی اس کی حالت دوسری قسم کی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ ایمان کم وبیش ہوتا رہتا ہے۔ قرآن وسنت سے اس پر بہت سے دلائل ہیں۔ کوئی شخص تجربہ کرنا چاہے تو ایک دفعہ کسی سوز دل رکھنے والے عالم سے درس سنے، امت مسلمہ کی حالت زار اور اسلام کا تقاضا، جنت کے نظارے اور جہنم کی وعیدیں توجہ سے سنے، قبرستان کی زیارت کرے تو دیکھے اس کی دلی حالت کیسی نرم اور شوق والی ہوتی ہے، پھر وہ گانے بجانے والی کسی محفل یا فلم بینی جیسا گندا کام یا کسی فاحشہ عورت کا خیال دل میں لائے پھر دیکھے اس کے دل کی حالت کیسی ہوتی ہے؟

صحیح مسلم میں حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے ''كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ '' کہہ کر پوچھا کہ حنظلہ کیسے ہو؟ تو جواب دیا کہ ''نَافَقَ حَنْظَلَةُ '' حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ تو کہنے لگے: ''سبحان اللہ! یہ کیا کہہ رہے ہو؟'' تو کہنے لگے: ''جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جنت وجہنم کے تذکرے کر کے نصیحت کرتے ہیں تو کیفیت اس طرح ہو جاتی ہے کہ جیسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب اہل وعیال اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ کیفیت نہیں رہتی۔'' تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''یہ معاملہ تو ہمارے ساتھ بھی ہوتا ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جاکر بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَ سَاعَةً ثَلَاثَ مِرَارٍ)) ❶

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں اور راستوں میں آکر تم سے مصافحہ کریں لیکن حنظلہ یہ وقت وقت کی کیفیت ہوتی ہے۔ تین بار یہ الفاظ بیان فرمائے۔''

ایمان بڑھنے کے چند دلائل: ① سورۃ الفتح میں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین کا تذکرہ کرتے ہوئے مومنوں کے دلوں میں سکینت نازل کرنے کا ذکر فرمایا اور اس کا مقصد بیان فرمایا:

❀ ﴿ لِيَزْدَادُوْا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ﴾ (الفتح : ٤)

''تاکہ (اہل ایمان) باوجود ایمان ہونے کے ایمان میں اور زیادہ ہو جائیں۔''

② سورۂ مدثر میں اللہ تعالیٰ نے جہنم پر متعین فرشتوں کی تعداد انیس بیان فرمائی تو اس کے چند مقاصد بیان کیے کہ کافروں کی آزمائش، اہل کتاب یقین کر لیں اور ﴿ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِيْمَانًا ﴾ ''ایمان والے ایمان میں بڑھ جائیں۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب فضل دوام الذکر والفکر ...... الخ: ٢٧٥٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ اضافۂ ایمان پر منافقین اپنے نفاق کی وجہ سے آوازے کستے اور مذاق اڑاتے ہیں، اس کا بھی اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا:

❀ ﴿ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ﴾ (التوبة : ١٢٤)

''یہ منافق جب قرآن نازل ہوتا ہے تو تمسخر اڑاتے ہوئے آوازے کستے ہیں کہ اس قرآن نے کس کو ایمان میں بڑھایا ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا ﴾ (التوبة : ١٢٤)

''جو ایمان والے ہیں ان کو ان آیات نے ایمان میں بڑھا دیا ہے۔''

④ جنگ احزاب کے موقع پر جب پورے عرب کا کفر اتحاد بنا کر آ گیا اور اسلام و اہل اسلام کو مٹانے کے لئے گھیراؤ، پابندیاں، حملے، پراپیگنڈے شروع کر دیے تو اس مشکل وقت میں اہل ایمان کے پائے استقامت میں کوئی لغزش نہ آنے، کفر سے ڈر کر دعوت و جہاد کا دین نہ چھوڑنے اور اللہ پر مطمئن ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴾ (الأحزاب : ٢٢)

''ان چیزوں نے ان کے ایمان و تسلیم کو بڑھا دیا۔''

⑤ صحیح بخاری میں تعلیقاً ہے کہ جناب عمر بن عبدالعزیز نے (جزیرۂ موصل پر اپنے گورنر) عدی بن عدی کو خط لکھا کہ ایمان چند عقائد، اعمال، حدود اور سنن پر مشتمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور کہا:

❀ «فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اِسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ وَمَن لَّمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيْمَانَ» ❶

''جو انہیں مکمل طور پر اختیار کرے گا وہ اپنے ایمان کو مکمل کرے گا اور جو انہیں مکمل نہیں کرے گا وہ اپنا ایمان مکمل نہیں کرے گا۔''

یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ کی کتاب ''کتاب الایمان'' میں صحیح سند کے ساتھ موصولاً بھی مروی ہے۔

⑥ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اسود بن ہلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

(اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً) ❷

''ہمارے ساتھ بیٹھو تھوڑی دیر ایمان کی باتیں کر کے اپنا ایمان بڑھائیں۔''

⑦ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے پھر قبلہ بیت اللہ کو قرار دیا گیا تو اس دورانیہ میں کچھ لوگ فوت ہو گئے، ہمیں سمجھ نہ آئی کہ ان کے بارے میں کیا کہیں (کہ ان کی پہلی نمازوں کا کیا بنے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے یہ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس

❷ کتاب الایمان لأبی بکر بن ابی شیبة: ۱۰۸۔ صحیح سند کے ساتھ موصولاً مروی ہے۔صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ"بنی الاسلام علی خمس۔ تعلیقاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت نازل فرمائی:

❀ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ﴾ (البقرة : ١٤٣)

''(مخدوش حالات میں انہوں نے ہمارے حکم پر سر تسلیم خم کر کے جو اپنے مضبوط اور زبردست ایمان کا ثبوت دیا تھا) اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا۔''

ایمان کے تھوڑا ہونے کے چند دلائل: ① سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے اعراب کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں ﴿اٰمَنَّا﴾ ''ہم مومن ہیں'' آپ ان سے کہہ دیں تم مومن نہیں، تم یہ کہو کہ ظاہری طور پر فرمانبردار بن گئے ہیں:

❀ ﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ﴾ (الحجرات : ١٤)

''ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔''

اگلی آیت میں فرمایا:

❀ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾

(الحجرات : ١٥)

''صحیح مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر پختہ ایمان رکھیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اس کے راستے میں جہاد کریں، یہ سچے مومن لوگ ہیں۔''

② حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

❀ ((أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ)) ❶

''ان کو بھی نکال لو جن کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہے۔''

پھر وہ نکال لئے جائیں گے۔ وہ جل جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے تو انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا۔ اس آب حیات سے وہ اس طرح اگیں گے (صحیح تندرست ہوں گے) جس طرح سیلاب کے کنارے (نمی کی وجہ سے) کوئی بیج اگ آتا ہے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ کس طرح بیج پھٹ کر زرد رنگ کی پیچ دار بوٹی اگ آتی ہے (پھر آہستہ آہستہ وہ ہری بھری ہو جاتی ہے)۔

③ یہ حدیث تو بہت مشہور ہے جس میں نبی ﷺ کا فرمان ہے:

❀ ((مَنْ رَّأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَ ذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ)) ❷

''کہ جو کوئی برائی دیکھے اسے قوت سے روکے، اگر قوت نہیں تو زبان سے روکے اگر اس کی طاقت بھی نہیں تو دل سے نفرت کرے اور یہ درجہ کمزور ترین ایمان کا ہے (اس کے بعد رائی کے دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہے)۔''

④ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب تفاضل أهل الايمان في الأعمال : ٢٢۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كون النهي ...... الخ : ٤٩ ـ جامع الترمذي ، كتاب الفتن ، باب ما جاء في تغيير المنكر ...... الخ : ٢١٧٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں میرے سامنے لوگ پیش کیے گئے تھے اورانہوں نے قمیض پہن رکھی تھی۔ کسی کی قمیض سینے تک تھی، کسی کی اس سے بھی چھوٹی اور حضرت عمر بن خطاب پیش کیے گئے تو ان کی قمیض اتنی لمبی تھی کہ نیچے کھینچ رہے تھے۔'' صحابہ نے پوچھا ''آپ ﷺ نے کیا تعبیر کی؟'' فرمایا:((اَلدِّيْنُ)) ''دین''۔ ❶

ان دلائل سے واضح معلوم ہوا کہ ایمان و دین کم بھی ہوتا ہے۔

ایمان کی کمی بیشی کی بنیاد: ایمان کی کمی بیشی کی بنیاد اس کے تینوں اجزاء ہیں خصوصاً عمل اور دل کی تصدیق۔ مندرجہ بالا ایمان کے زیادہ اور کم ہونے کے دلائل میں بھی یہی چیز نظر آئے گی۔ جتنا زیادہ یقین ہوگا اتنا زیادہ ایمان اور جتنے زیادہ اعمال ہوں گے اتنا زیادہ ایمان ہوگا اور زبان کے اقرار اور پڑھائی سے بھی، دعوت دینے اور نہ دینے سے بھی ایمان کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے۔

الاتقان کی روایت: الاتقان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہمیں (یعنی صحابہ کرام کو) پہلے ایمان ملا تھا بعد میں قرآن ملتا تھا۔ یعنی پہلے ہمارا عقیدہ بنا تھا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور محمد ﷺ ہمارے رسول ہیں اور اسلام ہمارا دین ہے۔ یہ پختہ نظریہ ہے ہم نے اپنا لیا تھا، بعد میں قرآن اترتا، اس میں جو بھی حکم آتا ہم فوراً اس پر عمل پیرا ہو جاتے۔ اور فرماتے ہیں، آج صورت حال یہ ہے کہ قرآن موجود ہے مگر ایمان نہیں ہے (ان کی کافی لمبی عمر ہوئی تھی، زمانہ رسالت سے کافی دیر بعد تک زندہ رہے)۔

---

❶ جامع الترمذی، ابواب الرؤیا، باب فی رؤیا النبی ﷺ اللبن والقمص: ۲۲۸۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کو مطلوب ایمان: اللہ ذوالجلال والاکرام نے اہل ایمان کو مکمل طور پر ایمان میں رنگ جانے کا حکم دیا اور اس کو بہت پسند کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں اس انداز سے بھی حکم ہے:

❀ ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا ﴾ (النساء: ۱۳۶)

''اے ایمان والو! ایمان میں پختہ ہو جاؤ۔''

سورۃ الحجرات میں صحابہ کرام کی تعریف کرتے ہوئے واضح فرمایا:

❀ ﴿ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ﴾

''اور لیکن اللہ نے تمہیں ایمان محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں کی زینت بنا دیا۔'' (الحجرات: ۷)

ایمان کا اعلیٰ ترین معیار اور متقین کی سب سے پہلی صفت: سورۃ البقرہ کے شروع میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو متقین کے لئے مکمل ہدایت قرار دیا وہاں متقین کے پانچ اوصاف میں سب سے پہلا وصف یہ قرار دیا کہ:

﴿ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾ (البقرۃ: ۳)

''وہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔''

غیب اسے کہا جاتا ہے جو کسی بھی ذریعہ سے عقل میں نہ آئے، نہ ہی معلوم ہو سکے۔ صرف اللہ تعالیٰ کے بتانے پر منحصر ہو، اس لیے یہاں اللہ تعالیٰ متقین کی تعریف اس انداز سے فرما رہا ہے کہ جو باتیں کسی بھی طریقے سے ذہن میں نہ آسکیں متقین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتماد وایمان کا یہ عالم ہے کہ اللہ کے بتانے پر انہیں بھی یقینی طور پر سچ اور درست مان لیتے ہیں۔ یقیناً ایسے پاک باز لوگ ہی قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کے اہل ہیں۔

حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور ایمان بالغیب کی بہاریں: بخاری ومسلم میں لمبی حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر سیاحت کرتے رہتے ہیں اور جہاں اہل ذکر ملتے ہیں وہاں ایک دوسرے کو بلا کر جمع ہو جاتے ہیں اور آسمان دنیا تک اپنے پروں کے ساتھ اس مجلس کو گھیر لیتے ہیں۔ جب ذکر والے فارغ ہو جاتے ہیں تو یہ رب کے پاس چلے جاتے ہیں تو رب تعالیٰ باوجود علم ہونے کے پوچھتا ہے: ''کہاں سے آئے ہو؟'' تو کہتے ہیں ''تیرے ایسے بندوں کے پاس سے جو تیری تسبیح ،تمہید اور تکبیر و بزرگی بیان کرتے ہیں۔'' اللہ پوچھتا ہے: ''کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟'' جواب دیتے ہیں ''نہیں! اللہ کی قسم نہیں دیکھا۔'' اللہ فرماتا ہے: ''اگر وہ دیکھ لیں تو؟'' تو جواب دیتے ہیں ''اگر وہ دیکھ لیں تو پھر تو بہت زیادہ عبادت وتعظیم کریں۔'' پھر اللہ پوچھتے ہیں وہ کیا سوال کرتے تھے؟'' وہ کہتے ہیں ''جنت کا سوال کرتے تھے۔'' اللہ فرماتے ہیں: ''کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟'' کہتے ہیں: ''نہیں۔'' اللہ فرماتے ہیں: ''اگر دیکھ لیں تو پھر؟'' وہ کہتے ہیں ''پھر تو انہیں بہت شوق وطلب اور بڑی رغبت ہو جائے۔'' اللہ کہتے ہیں: ''کس چیز سے بچاؤ کی دعا کرتے ہیں؟'' کہتے ہیں ''آگ سے۔'' اللہ فرماتے ہیں: ''کیا انہوں نے آگ دیکھی ہے؟'' کہتے ہیں ''نہیں'' فرمایا: ''اگر وہ دیکھ لیں؟'' کہتے ہیں: ''پھر تو وہ شدید نفرت اور خوف کھائیں۔'' تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے انہیں معاف کر دیا ان کی مطلوبہ چیز انہیں دے دی اور جس سے وہ پناہ مانگتے ہیں اس سے بچا لیا۔'' تو ایک فرشتہ کہتا ہے ''اللہ! فلاں شخص جوان سے نہیں مگر ان کے ساتھ بیٹھا تھا کسی کام کے لئے آیا ہوا تھا۔'' اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے اسے بھی معاف کر دیا، کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہو سکتا۔'' ❶

اللہ تعالیٰ کی یہ خوشی اور فخر بندوں کے ایمان کی وجہ سے ہے۔

بنی اسرائیل کی بدبختی کی وجہ: بنی اسرائیل کی بدبختی کی وجوہ میں سے ایک اہم وجہ غیب پر ایمان قائم نہ ہو سکنا بھی ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دریا میں راستے بنتے اور ٹوٹتے دیکھے، من وسلویٰ اترتا دیکھا، پتھروں سے چشمے جاری ہوتے دیکھے، بادلوں کے سائے دیکھے۔ اتنی بڑی بڑی نشانیاں دیکھنے کے باوجود ان کے ایمان نہیں بندھتے تھے۔ ایک بت پرست قوم کو دیکھ کر کہا ہمیں بھی معبود بنا دیں جیسے ان کے معبود ہیں، ہم سامنے رکھ کر پوجا کریں گے۔

ایمان قائم نہ ہونے کی وجوہ: ایمان قائم نہ ہونے کی وجوہ تو بہت ہیں مگر اہم ترین وجہ ذہنی طور پر غلام ہونا ہے۔ ذہنی غلامی کی وجہ سے فکر ونظر محدود اور جذبے پست ہو جاتے ہیں اور آدمی یقین و ہمت سے محروم، خوف کا شکار اور وہم وشبہات میں گرفتار ہو جاتا ہے اور جب انسان ان ساری چیزوں سے بالا ہو کر اپنے ذہن کو مضبوط و پختہ

❶ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل: ٦٤٠٨۔
صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجلس الذکر: ٢٦٨٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنالے پھر اس کی سوچ میں قوت اور استقامت آجاتی ہے اور جب اللہ کا تعارف اور علم حاصل ہو جائے اور آدمی علی وجہ البصیرت اپنے رب کو جان لے، اس کی باتوں کو سمجھ لے تو پھر اس کے اندر ایمان کی قوت مستحکم ہو جاتی ہے۔

اسلام کا معیار: اسلام علم کی بنیاد پر نظر وفکر کی پختگی اور ماحول و معاشرے میں ایمان پر استقامت، مادی وسائل و اسباب سے بالا، اللہ کی قدرتوں پر یقین محکم، اس دنیا اور اس کے عوارض سے بے نیاز، اللہ تعالیٰ کے احکام کی اخلاص کے ساتھ پاسداری، پھر اللہ کے دشمنوں کی سرکوبی اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے سب کچھ قربان کر دینے کا تقاضا کرتا ہے، اس وعدے کے ساتھ کہ اس طرح اللہ کی رضا و جنت ملے گی ورنہ تباہی اور بربادی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

ایمان کی کمزوری اور اس کے مظاہر

ایمان کی کمزوری ایک ایسی بیماری ہے جو آج کل عام ہو چکی ہے۔ بہت سے لوگ اس کا احساس بھی نہیں رکھتے۔ عموماً یہ مسائل لے کر آتے ہیں، کوئی کہتا ہے نماز میں دل نہیں لگتا، عبادت کو جی نہیں چاہتا، نافرمانیوں میں دل خوش رہتا ہے۔ کوئی کہتا ہے قرآن پڑھنے کو جی نہیں چاہتا، کوئی کہتا ہے کہ پتہ بھی ہوتا ہے یہ کام نہیں کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے مگر پھر بھی پتہ نہیں دنیا کا اتنا غلبہ کیوں ہے...... یہی بیماری ہر مصیبت کی بنیاد اور ہر نقصان کا سبب ہے۔

ایمان کا محل:

❀ ﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ﴾ (الحجرات: ١٤)

"دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے آپ کہہ دیں کہ (حقیقت میں) تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے (مخالفت چھوڑ کر مطیع ہو گئے) حالانکہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا۔"

امام ابن کثیر کے نزدیک ان سے وہ اعراب (بادہ نشین) مراد ہیں جو نئے مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے اور ایمان ان کے اندر پوری طرح راسخ نہیں ہوا تھا جن پر انہیں یہ ادب سکھایا گیا کہ پہلے مرتبے پر ایمان کا دعویٰ صحیح نہیں، آہستہ آہستہ ترقی کے بعد تم ایمان کے مرتبہ پر پہنچو گے۔

❀ ﴿ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ﴾ (الحجرات:۷)

''لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے۔''

❀ ﴿ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ﴾ (البقرة:۲۶۰)

''اور جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تمہارا ایمان نہیں؟ جواب دیا ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے۔''

❀ ﴿ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴾ (البقرة: ۸۸)

''یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل غلاف والے ہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ نے ملعون کر دیا ہے اور ان کا ایمان بہت تھوڑا ہے۔''

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پر تیری باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جس طرح دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پر ہے:

❀ ﴿ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْ أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ ﴾ (حٰم السجدة: ٥)

''ہمارے دل اس دعوت سے پردے میں ہیں، جس کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

❀ ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ إِنَّمَا يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)) ❶

''اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور مالوں اور جسموں کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔''

قرآن میں سورۂ حج میں قربانیوں کے متعلقہ آیات کے آخر میں بھی فرمایا:

❀ ﴿ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ﴾ (الحج: ٣٧)

''اللہ کو ان کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے اسے تو تمہاری طرف سے تقویٰ (ایمان) پہنچتا ہے۔''

ایمان اور حدیث جبریل علیہ اسلام: حدیث جبریل ؑ میں بھی ایمان کے متعلقہ

---

❶ صحیح مسلم کتاب البر والصلة والأدب، باب تحریم ظلم المسلم و خذله ...... الخ: ٢٥٦٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کے جواب میں آپ ؐ نے اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں، یوم آخرت اور تقدیر پر یقین کو ایمان قرار دیا اور ان ساری باتوں کا تعلق دل کی تصدیق کے ساتھ ہے۔

ایمان اور اسلام: حدیث جبریل علیہ اسلام میں ہی اسلام کے متعلقہ سوال کے جواب میں آپ ؐ نے فرمایا، توحید و رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور استطاعت ہو تو حج کرنا۔ آپ ﷺ نے ان اعمال کو، جو اقرار اور عمل کی شکل میں ہیں، اسلام قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا تعلق ظاہری اعمال سے اور ایمان کا تعلق قلبی حالت سے ہے۔ اگرچہ یہ لفظ ایک دوسرے کے معنیٰ و مفہوم میں بھی استعمال ہوتے ہیں مگر جب اکٹھے استعمال ہوں تو ان میں یہ فرق ہوتا ہے۔ شاید اسی لئے ایمان کے مقابلہ میں نفاق اور اسلام کے مقابلہ میں کفر استعمال ہوتا ہے۔

ایمان بیج اور اسلام اس کا نتیجہ: قلب ایمان کا محل ہے، اس کا خلاصہ یہ سامنے آتا ہے کہ ایمان ایک بیج کی طرح ہے۔ اگر بیج صحیح ہو تو ضرور اگتا ہے، اس سے تنا، پتے، پھل، خوشبو سب کچھ پیدا ہوتا ہے اور اگر بیج تندرست نہ ہو تو زمین کیسی ہی کیوں نہ ہو کچھ نہیں اگتا۔ اسی طرح ایمان اگر مضبوط ہو تو عمل میں پختگی و اخلاص ضرور ہوگا اور اگر عمل نہیں تو ماننا پڑے گا کہ ایمان (بیج) کمزور ہے۔

قلب اور اس کی وجہ تسمیہ: قلب کو قلب (دل) کہا ہی اس لئے جاتا ہے کہ یہ بہت جلد متاثر و منقلب ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ « إِنَّمَا سُمِّيَ الْقَلْبُ مِنْ تَقَلُّبِهِ إِنَّمَا مَثَلُ الْقَلْبِ كَمَثَلِ رِيشَةٍ مُعَلَّقَةٍ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ تُقَلِّبُهَا الرِّيحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ » ❶

"قلب کا نام 'تقلّب' اس کے الٹ پلٹ ہو جانے کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس کی مثال اس پر کی طرح ہے جو کسی درخت کے تنے کے ساتھ لٹکا ہوا ہو۔ ہوائیں اس کو الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں۔"

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

❀ « مَثَلُ الْقَلْبِ كَمَثَلِ رِيشَةٍ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ تُقَلِّبُهَا الرِّيحُ ظَهْراً لِبَطْنٍ » ❷

"دل کی مثال اس پر کی طرح ہے جو چٹیل میدان میں پڑا ہوا ہو اور ہوائیں اس کو الٹی پلٹتی رہتی ہوں۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہنڈیا جب زیادہ جوش مارتی ہے تو الٹ جاتی ہے اس سے بھی زیادہ شدت سے دل الٹ جاتا ہے"۔ ❸

اللہ مقلب القلوب: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تمام بنی آدم کے دل ایک دل کی مانند رحمٰن کی

---

❶ مسند احمد: ٤٠٨/٤۔ صحيح الجامع ٢٣٦٥۔

❷ كتاب السنة لابن ابي عاصم: ٢٢٧، واسناده صحيح: ظلال الجنة في تخريج السنة للألباني: ١٠٣/١۔

❸ مسند احمد: ٤/٦۔ كتاب السنة: ٢٢٦۔ صحيح الجامع: ٥١٤٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، جیسے چاہے وہ اسے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ « اَللّٰهُمَّ ! مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ » ❶

''اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔''

انتباہ: یہ درست ہے کہ ساری کائنات کا نظام اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے جس طرح وہ چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا ہے مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کو خیر و شر کے دونوں راستے بتا کر اسے اختیار دیا ہے۔ اب جو شخص خیر کی طرف آئے گا اور اخلاص کے ساتھ اسے قبول کرے گا اس کے دل کو اللہ تعالیٰ خیر کی طرف ہی موڑے گا اور جو شخص خیر سے انحراف کر کے شر کی طرف جائے گا اسے شر کی طرف پلٹ دے گا، جس طرح کہ قرآن وسنت سے اس پر دلائل موجود ہیں۔

نتیجتاً: جو شخص

❀ ﴿ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴾ (ق:۳۳)

''غیب پر ایمان رکھتے ہوئے رحمٰن کی نافرمانی سے ڈر جائے اور اللہ کی طرف توجہ کرنے والا دل لے کر آئے گا۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب القدر، باب تصریف اللہ تعالی القلوب کیف شاء (۲۶۵٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر ہے:

❀ ﴿مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾ (الشعراء:٨٩)

”جو نفاق اور شک وشبہ سے سلامت دل (پختہ ایمان والا) لے کر آئے گا۔“

وہی نجات پائے گا۔

اور جو شخص ایمان سے پیچھے، اطاعات سے دور ہوگا اسے اللہ تعالیٰ:

❀ ﴿نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى﴾ (النساء:١١٥)

”ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر جائے گا۔“ اور

❀ ﴿اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ﴾ (الانفال : ٢٤)

”اللہ تعالیٰ اس آدمی اور اس کے دل میں حائل ہو جائیں گے۔“

اور اس کے گندے اعمال و کردار کی وجہ سے دل پر زنگ لگ جائے تو اس کی نجات کس طرح ممکن ہو سکتی ہے؟ تو ہر مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے دل کی حالت کا احساس رکھے، دل کو اور ایمان کو متاثر کرنے والی ممکنہ بیماریوں کی پہچان کرے، اسباب مرض کو سامنے رکھے اور زنگ آلود ہونے سے پہلے علاج کی فکر کرے تاکہ ہلاکت سے بچ سکے۔ کیونکہ یہ معاملہ انتہائی سنگین نوعیت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پتھر دل، مقفل دل (جس پر تالے پڑ جاتے ہیں) مریض دل، مُہر لگے دل سے خبردار کیا ہوا ہے۔

ذیل میں ہم ضعف ایمان کی علامات، اس کے اسباب اور پھر علاج کا تذکرہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کتاب سے ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ پہنچائے اور آخرت میں اس پر بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کی تحقیق و تخریج اور ہر قسم کی معاونت پر سب بھائیوں کو جزا عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو نرم کرے، ہدایت دے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر، بہترین دوست اور بہترین مددگار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوم

ضعف ایمان کی علامات

ایمان کی کمزوری پر بہت سی اشیاء دلالت کرتی ہیں، ان سب کا احاطہ تو نہیں کیا جا سکتا تاہم زندگی کے مختلف شعبوں سے کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان پر غور کرنے سے دیگر علامات کا احساس بھی ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

دنیا میں اللہ کا دین قائم کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کرنا: کلمہ پڑھنے والے پر فرض ہے کہ وہ اللہ کی عظمت اور اس کے رسول کی عظمت کے لئے اور اسلام کی عزت و سربلندی کے لئے اپنی قوتیں، صلاحیتیں ہر ممکن حد تک بروئے کار لائے۔ صحابہ کرام کی طرف دیکھیں ادھر اسلام قبول کیا ادھر اسلام کے لئے دعوت، کفار سے دشمنی فوراً شروع کر دی۔ حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ نے اسلام قبول کیا اور قوم کو دعوت دینا شروع کر دی۔ حضرت ثمامہ بن اثالؓ اہل یمامہ کے سردار گرفتار ہوئے، تین دن تک مسجد میں بندھے رہے۔ آزاد کیے جانے پر اسلام قبول کیا، پھر عمرہ کے لئے مکہ گئے تو ان سے کہہ دیا جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہیں دیں گے یمامہ کی طرف سے گندم کا ایک دانہ بھی تمہیں نہیں پہنچے گا۔

صحابہ کرام کا کردار جن کے ایمان کو ہمارے لئے ماڈل بنایا گیا: آپ دیکھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام جن کے ایمان کو ہمارے لئے ماڈل قرار دیا گیا، کس قدر ذمہ دار تھے ادھر اسلام قبول کیا ادھر فوراً ہی کفار سے علیحدگی، ان کا اقتصادی محاصرہ، بائیکاٹ اور خدمت اسلام کے لئے میسر سارے اسباب و وسائل لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ یقیناً ایمان جازم کا یہی تقاضا ہے۔

اور آج کل: اور آج صورتحال یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں اسلام کو سر بلند کرنے کا جذبہ ہی نہیں بلکہ اس کے برعکس اسلام کو چھپاتے ہیں اور کفار جیسا بننے میں فخر سمجھا جاتا ہے اور کفار سے نفرت، ان کے خاتمے، ان کے کفر و شرک کے خاتمے کی بجائے ان سے دوستیاں اور ان سے کاروبار کو اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ اسلام سے بے پرواہی اور اس کے قیام سے غفلت ایمان کے کمزور ہونے کی بہت بڑی نشانی ہے۔

احکام الٰہیہ کی پامالی پر غصہ نہ آنا: جب اللہ کے احکام توڑے جائیں حرمتیں پامال ہوں، کتاب و سنت کا مذاق اڑایا جائے، اسلام اور اہل اسلام کی حرمت کو پامال کیا جائے اور مسلمان کو غصہ نہ آئے تو پھر سمجھ لیں کہ ایمان کا شعلہ بجھ چکا ہے جس کی وجہ سے اعضاء و جوارح برائی کو روکنے اور نیکی کا حکم دینے سے قاصر ہو چکے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی بے عزتی پر بھی پیشانی پر شکن نہیں آتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ «تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَ أَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلَ الصَّفَا فَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَ لَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ»[1]

''دلوں پر فتنے اس طرح چھاتے ہیں جس طرح چٹائی ایک ایک تنکا کر کے بنائی جاتی ہے۔ پھر جس دل میں وہ فتنہ رچ جائے گا تو اس میں ایک کالا داغ پیدا ہوگا اور جو دل اس کو نہ مانے گا اس میں ایک سفید نورانی دھبہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید دھبے ہوتے ہوتے دو قسم کے دل ہو جائیں گے، ایک تو خالص سفید دل چکنے پتھر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں۔ دوسرا کالا سفیدی مائل یا اوندھے کوزے کی طرح جو نہ کسی اچھی بات کو اچھی بات سمجھے گا نہ بری بات کو بری مگر وہی جو اس کے دل میں بیٹھ جائے۔''

یہ ایمان کی کمزوری کی ایسی صورت ہے جس میں نیکی اور بدی کا اختیار ہی باقی نہیں رہتا۔

بنی اسرائیل کی ایمانی تباہی کا سبب: ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب رفع الأمانة والایمان من بعض القلوب وعرض الفتن علی القلوب: ۱٤٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ «لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَ شَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ» [1]

''بنی اسرائیل جب نافرمانیوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا وہ نہیں رکے تو پھر بھی ان کی مجلسوں میں بیٹھتے، ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے تو اس وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں کو بھی سیاہ کر دیا اور ان پر حضرت داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی۔''

حدیثِ مسلم: صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَ ذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ» [2]

''جو تم سے برائی دیکھے تو اسے ہاتھ (قوت) سے بدلے، اگر یہ طاقت نہیں تو زبان سے بدلے، اگر یہ طاقت بھی نہیں تو دل سے نفرت کرے اور یہ کمزور تر

---

[1] منقطع ضعیف، جامع الترمذی، أبواب التفسیر، باب ومن سورة المائدة: ٣٠٤٧۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون النهی عن المنکر.....الخ: ٤٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ین ایمان کی نشانی ہے''۔

حدیثِ ابوداؤد: حضرت عرس بن عمیرۃ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

❀ ((إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا ...... وَقَالَ مَرَّةً أَنْكَرَهَا ...... كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَ مَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا)) [1]

''جب روئے زمین پر گناہ ہوں گے تو جو وہاں حاضر ہوا اور اس نے اس گناہ کو ناپسند کیا، ایک مرتبہ فرمایا، اس نے اس کا انکار کیا، تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس سے دور ہے (یعنی اس گناہ میں شامل نہیں) اور جو وہاں حاضر نہیں اور اس نے اس کو پسند کیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے وہ وہاں حاضر ہے (یعنی اس گناہ میں شامل ہے)۔''

دیکھو یہ دل کی حالت ہے جس نے غائب کو بھی صرف پسند کی وجہ سے گناہ میں حاضر بنادیا ہے۔

اطاعات وعبادات میں سستی اور انہیں ضائع کرنا: ایمان کی کمزوری کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ اطاعات اور عبادات کے معاملہ میں آدمی سست، توجہ نہ کرنے والا اور عمل کو ضائع کرنے والا ہو۔ عمل کرے بھی تو وہ روح اور مغز کے بغیر صرف کھوکھلا عمل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا:

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنهي: ٤٣٤٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا كُسَالٰی ﴾(النساء:۱۴۲)

''جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو بہت سست اور تھکے ہوئے اکتاہٹ کے انداز سے کھڑے ہوتے ہیں۔''

اوقات عبادات میں بے پرواہی: بعض اوقات اور ایام کثرت سے عبادت کرنے کے ہوتے ہیں۔ مثلاً رمضان المبارک پھر خصوصاً اس کا آخری عشرہ، اسی طرح جمعہ کا دن، حج کے ایام اور جہاد کے اوقات وغیرہ وغیرہ۔ ان ایام میں کثرت عبادت سے بے پرواہی کرنا بھی ایمان کی کمزوری کی علامت ہے کہ وہ شخص اپنے اندر یہ ہمت اور ذوق ہی نہیں رکھتا کہ اس مناسب وقت میں اللہ کا قرب حاصل کرے اور زیادہ سے زیادہ اجر کمائے۔ جمعہ کے متعلق یہ حدیث تو عام ہے کہ جو جان بوجھ کر اسے ضائع کردے اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے، دو جمعے ضائع کرے گا تو دو نکتے اور اگر تین جمعے چھوڑے گا تو دل سیاہ ہو جائے گا۔ اسی طرح پہلی صف سے پیچھے رہنا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ» [1]

''لوگ مسلسل پہلی صف سے پیچھے رہتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو پیچھے کردیں گے، انہیں آگ میں پھینک دیں گے۔''

[1] سنن ابی داؤد: کتاب الصلوۃ، باب صف النساء والتأخر عن الصف الاول: ۶۷۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون نوافل کا اہتمام نہ کرنا: وہ نفلی نمازیں اور دیگر اعمال جو شریعت میں مشروع ہیں ان کا اہتمام نہ کرنا مثلاً چاند اور سورج کو گرہن لگتے وقت کی نماز، نماز استخارہ، نماز چاشت، توبہ کی نماز اور دیگر مسنون نفلی عبادات۔ اب کسی شخص کا اس اجر سے اعراض کرنا اور اللہ نے اپنے مومن بندوں کی صفات میں جو یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ:

❀ ﴿ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَّرَهَباً وَّكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ ﴾ (الأنبياء: ۹۰)

''(انبیاء) وہ خیر والے کاموں میں جلدی کرتے، ہماری رحمت کے شوق اور غصے کے ڈر سے ہمیں پکارتے اور ہمارے سامنے عاجز رہتے تھے۔''

اس سے بے پرواہی برتے تو یہ ایمان کی کمزوری کا ہی اظہار ہے۔ بعض لوگ تو فرض کفایہ (جنازہ وعیدین وغیرہ) سے بھی غفلت برتتے ہیں اور ان میں بھی سستی دکھاتے ہیں۔ اسی طرح سنن ونوافل کا اہتمام نہ کرنا، جلدی مسجد نہ جانا، قیام اللیل سے محروم رہنا سب ایمان کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔

قرآن سے متاثر نہ ہونا: قرآن کے احکام سن کر، اس کے وعدے اور وعیدیں سن کر، اس کے قیامت اور موت کے تذکرے سن کر بھی اثر نہ لینا بلکہ قرآن سننے سے اکتاہٹ اور پڑھنے سے بے زاری ایمان کے کمزور ہونے کی نشانی ہے۔ اس کے برعکس گندے ڈائجسٹ، رسالے، میگزین واخبارات شوق سے پڑھنا اور بار بار گھنٹوں پڑھتے رہنا۔ اس میں کوئی اکتاہٹ نہ ہونا بلکہ دلچسپی کا بڑھنا، یہ واضح ایمان کی خرابی کی علامت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں اور نافرمانیوں میں مبتلا رہنا اور ان کے تذکرے کرنا: بار بار غلط کام کرنا اور ان پر اڑے رہنا بھی دل کے اندر سے ایمان کی حرارت کو ختم کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے ان کو آدمی گناہ سمجھنا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَ يُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ » [1]

''میری ساری امت معاف کر دی جائے گی سوائے مجاہرین (سرعام برائی کرنے والوں) کے اور یہ مہاجرہ کی ہی صورت ہے کہ آدمی رات کو کوئی برا کام کرے، اب اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا مگر وہ صبح خود لوگوں کو بتائے کہ میں نے یہ کام کیا تھا۔ اب اللہ نے تو اس پر پردہ ڈالا تھا مگر اس نے خود صبح کے وقت اس پردے کو کھول دیا۔''

دل کی صلاحیت (نیکی پر خوشی اور گناہ پر ندامت) کا ختم ہو جانا: نبی اکرم ﷺ سے صحیح حدیث ہے:

❀ « سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَا الْإِثْمُ؟ فَقَالَ إِذَا حَكَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ قَالَ فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ إِذَا سَاءَ تْكَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب ستر المومن علی نفسه: ٦٠٦٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَيِّئَتُكَ وَسَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ »[1]

''ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، کہ گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، جب تیرے دل میں کوئی چیز کھٹکے (وہ گناہ ہے) تو اس کو چھوڑ دے۔ پھر اس نے سوال کیا ایمان کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، جب تو گناہ کرے تو تجھ کو برا لگے اور جب نیکی کرے تو تجھ کو اچھی لگے تو تو مومن ہے''۔

اس کے برعکس کوئی شخص اس حالت کو پہنچ جائے کہ اس کے دل سے نیکی اور بدی کا احساس ہی ختم ہو جائے تو یہ بھی کمزور ایمان کی علامت ہے۔ اس حالت میں آدمی کا دل پتھر ہو جاتا ہے اور ضمیر مر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ﴾ (البقرة: ٧٤)

''پھر تمہارے دل سخت ہو گئے پتھر کی طرح بلکہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت''۔

پتھر تو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں، ٹوٹ جاتے ہیں، ان سے پانی نکل آتا ہے، نہریں جاری ہو جاتی ہیں مگر یہ دل ایسا ہے کہ قبرستان تک جنازے اٹھا کر، مردے دفن کر کے بھی اس پر اثر نہیں ہوتا۔ جس طرح بیمار آدمی کے ذائقہ کی صلاحیت ختم ہو جائے تو اسے ہر چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے۔

خودنمائی اور شہرت اور دنیا میں اونچے عہدوں کے حصول کی خواہش: نبی اکرم

---

[1] مسند احمد: ٥/ ٢٥١، مستدرك الحكم: ١/ ١٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا تھا:

❀ « اِنَّكُمْ سَتحرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ » [1]

''بے شک تم حکومت و امارۃ حاصل کرنے کا شوق رکھو گے مگر اس کا انجام قیامت والے دن ندامت ہوگا پس اچھی ہے دودھ پلانے والی اور بری ہے دودھ چھڑانے والی۔''

کیونکہ اس امارت کا پہلا حصہ تو اچھا ہوتا ہے، اس میں عہدہ، مال، عزت، لذت سب کچھ ہوتا ہے مگر اس کا آخر برا ہوگا کیونکہ اس میں پوچھ گچھ ہوگی۔

دوسری حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ « إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ عَنِ الْإِمَارَةِ قَالُوا وَمَا هِيَ؟ قَالَ أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَثَانِيهَا نَدَامَةٌ وَثَالِثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ عَدَلَ » [2]

''تم چاہو تو تمہیں بتاؤں یہ امارۃ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، اس کا پہلا حصہ ملامت، دوسرا ندامت اور تیسرا قیامت

[1] صحيح البخاری ، كتاب الأحكام ، باب مايكره من الحرص على الإمارة : ٧١٤٨۔

[2] المعجم الأوسط للطبراني :٦٧٤٧۔ صحيح الجامع :١٤٢٠۔ السلسلة الصحيحة : ١٥٦٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن عذاب ہوگا سوائے ان کے جو عدل وانصاف کریں۔"

تو اس دنیا میں اپنی دینی ذمہ داری اللہ کے دین کو سربلند کرنے اور اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے کی بجائے اپنی شان وشوکت اور اس کے لئے سارے ہتھکنڈے اختیار کرنا، مال، وقت اور صلاحیتوں کو صرف کرنا یہ بہت بڑی علامت ہے ایمان سے اعراض وانحراف کی کہ انسان اللہ کے لئے اور اس کے دین کے لئے تو ہمت نہ کرے اور دنیا داری کے حصول میں سب کچھ کرتا رہے۔ آج کل کے جمہوری نظام، جو کافروں کا نظام ہے، میں مسلمانوں کی دلچسپیاں دیکھو، ان کی محنت کرنا دیکھو اور ایمان کے سلسلہ میں، اللہ کے دین کے سلسلہ میں ان کا کردار دیکھو تو واضح سمجھ آجائے گی کہ حصول دنیا، حکومت وعہدہ کے لئے تو گاڑیاں، دولتیں، پورا پورا خاندان، دوست، نوکر سب متحرک ہیں اور اللہ کے دین کے لئے کچھ بھی نہیں۔ اس فانی دنیا کے حصول کے لئے سب کچھ لٹانے والے کے دل میں اگر ایمان کی محبت، اللہ کے سامنے عزت ومرتبہ کا حصول اور جنت کی سرداری کا حصول موجزن ہوتا تو کیا یہ اس راستہ میں اپنی مالی و افرادی قوت نہ لگاتا؟

www.KitaboSunnat.com

صدر مجلس بننے کی خواہش: یہ خواہش رکھنا کہ میں مجلس کا صدر بنوں، میں سناؤں لوگ سنیں اور سارا نظام میرے ہاتھ میں ہو۔ بیہقی کی ایک روایت میں مجالس کی ان صدارتی کرسیوں کو محاریب قرار دیا گیا اور نبی اکرم ﷺ نے اس سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ «اِتَّقُوْا هٰذِهِ الْمَذَابِحِ يَعْنِى الْمَحَارِيْبِ» ❶

''اس ذبح کیے جانے والے مقام سے بچو یعنی محاریب سے۔''

اپنے لیے لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرنا: بیمار دل کی یہ بھی علامت ہے کہ وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے ہوں اور اس طرح اس کے تکبر و غرور کو تسکین ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» ❷

''جس کو یہ پسند ہو کہ لوگ (اللہ کے بندے) اس کے سامنے کھڑے ہوں (اور اس کی تعظیم کریں) تو وہ سمجھ لے کہ اس کا ٹھکانا (گھر) آگ ہے۔''

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عاجزی: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ابن زبیر اور ابن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ابن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، بیٹھ جاؤ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا، فرما رہے تھے:

❀ «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ

---

❶ بيهقي: ٤٣٩/٢۔ صحيح الجامع: ١٢٠۔

❷ جامع ترمذی، کتاب الأدب، باب ماجاء فی کراهية قيام الرجل للرجل: ٢٧٥٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ))❶

''جو شخص پسند کرتا ہے کہ لوگ کھڑے ہو کر اس کی تعظیم کریں وہ اپنا ٹھکانا آگ میں سمجھے۔''

پہلے مجھ سے سلام کیوں نہیں لیا: اسی طرح اگر سنت کے مطابق مجلس میں دائیں طرف سے سلام و مصافحہ کی ابتداء کی جائے تو غصہ میں آ جانا کہ پہلے مجھ سے سلام کیوں نہیں لیا یہ بھی تکبر کی علامت اور ایمان کی کمزوری کا اظہار ہے۔

پروٹوکول: اسی طرح اپنے سفلی جذبات اور غرور کی تسکین کے لئے پروٹوکول اور اس قسم کی اشیاء کو اہمیت دینا نیز چاہنا کہ مجلس میں سے اٹھ کر مجھے جگہ دی جائے یہ سب ایمانی کمزوری کے مظاہر ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ ((لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْهِ))❷

''کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے تا کہ خود وہاں بیٹھے۔''

تنگ ظرفی و کمینگی: نبی اکرم ﷺ نے مومن کے اوصاف میں فرمایا:

❀ ((اَلْمُؤْمِنُ یَأْلَفُ وَ یُؤْلَفُ وَلَا خَیْرَ فِیْ مَنْ لَا یَأْلَفُ وَلَا

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب الرجل یقوم للرجل یعظمه بذلك: ٥٢٢٩۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب لا یقیم الرجل الرجل من مجلسه: ٦٢٦٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُؤْلَفُ وَخَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ » ❶

”وہ الفت کرتا ہے اور اس سے الفت کی جاتی ہے اور اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جو نہ انس ومحبت رکھتا ہے اور نہ اس سے الفت کی جاتی ہے۔ اور لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو لوگوں کے لیے نافع ہو۔“

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

❀ « اَلْإِيْمَانُ ، اَلصَّبْرُ وَ السَّمَاحَةُ » ❷

”ایمان صبر اور نرمی کا نام ہے۔“

اب جو شخص معمولی معمولی باتوں پر تنگ دل ہو جائے اور بوجہل بن جائے، منہ بنا بسور لے تو یہ اس بات کا اظہار ہے کہ اس کا ایمان کمزور ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے خرید وفروخت میں بھی تنگدلی سے منع اور نرمی وخوش طبعی سے پیش آنے پر رحمت کی دعا فرمائی ہے۔

بخل وکنجوسی: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَا لْإِيْمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا » ❸

”یعنی بندے کے دل میں بخل اور ایمان دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

---

❶ السلسلة الصحيحة : ٤٢٦ بحواله الدارقطني والمختارة ۔

❷ السلسلة الصحيحة : ٢٠٥٥/٤ ـ ٨٦/٢ ـ مصنف ابن أبي شيبه: ١٨٤/٢ ـ

❸ رواه نسائي، المجتبى : ٤٣١٨/٥ ـ صحيح الجامع : ٢٦٧٨ ـ المشكاة : ٣٨٢٨ ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث پر غور کیا جائے تو بخل ضعف ایمان تو کجا نفی ایمان کی نشانی قرار پاتا ہے اور سمجھ آتی ہے کہ ایمان کی کمزوری ہی بخل کو پیدا کرتی ہے، اسے اللہ پر ایمان و یقین نہیں جو اپنے ذمہ حقوق ادا نہیں کرتا، بیوی، بچوں، رشتہ داروں کے حقوق پورے نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے انصار کی تعریف فرمائی کہ وہ:

❀ ﴿ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ (الحشر:۹)

''دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ وہ خود بھی حاجتمند ہوں۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (الحشر:۹)

''جو کنجوسی سے محفوظ ہوگا وہ ہی فلاح پائے گا''۔

بخل کس طرح ایمان کو دل سے نکالتا ہے اس کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ ((اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ اَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا)) [1]

''کنجوسی سے بچو! تم سے پہلے لوگوں کو کنجوسی نے ہی ہلاکت کے راستے پر ڈالا تھا۔ کنجوسی نے انہیں بخل (حق والوں کے حق مارنے) کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، رشتہ داری کاٹنے کا حکم دیا تو انہوں نے کاٹ دی (کہ صلہ رحمی کرنے سے خرچہ کرنا پڑتا ہے) اور

[1] سنن ابي داؤد، كتاب الزكاة، باب في الشح:۱۶۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنجوسی نے انہیں فسق و فجور کا حکم دیا تو وہ فجور (گناہوں) میں مبتلا ہو گئے۔"

کنجوسی اوراخوت ایمانیہ میں بے حسی: کنجوسی انسان کواللہ کے قائم کیے ہوئے رشتہ اخوت میں بے حس بنا دیتی ہے، وہ مسلمانوں کو مصیبتوں، پریشانیوں میں پڑا دیکھ کر بھی مال نکالنے پر آمادہ نہیں ہوتا اور اللہ کے حکم پر خرچ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان کس قدر بلیغ اور زبردست ہے:

﴿ هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴾ (سورۂ محمد:۳۸)

"خبردار! تم اس طرح کے لوگ ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم سے کچھ لوگ بخل کرتے ہیں۔ (یاد رکھو!) جو بخل کرے گا وہ اپنے آپ سے ہی بخل کرے گا اللہ غنی ہے تم فقیر ہو اور اگر (پھر بھی) تم منہ موڑو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے اور لوگ لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔"

امت مسلمہ کی پریشانیوں میں خوشیاں منانا: جب امت مسلمہ مصائب کا شکار ہو، مسلمان بہن، بھائی نقصان اور پریشانی کی زندگی میں ظلم وستم کا شکار ہوں تو پھر اپنے معاملات میں مست رہنا، جشن منانا، خوشیاں منانا اور مسلمان بھائیوں کے درد وغم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود غمزدہ نہ ہونا، امت کا درد اپنے سینوں میں محسوس نہ کرنا بھی ایمان کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ «إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ يَأْلَمُ الْمُؤْمِنُ لِأَهْلِ الْإِيْمَانِ كَمَا يَأْلَمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ» [1]

"مومن اہل ایمان کے ساتھ ایسے ہوتا ہے جیسے جسم کے ساتھ سر ہوتا ہے۔ جس طرح جسم سر میں تکلیف کی وجہ سے دردناک ہو جاتا ہے اسی طرح مومن اہل ایمان کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔"

دوسری حدیث میں ایک مومن کو دوسرے مومنوں کے ساتھ شفقت ومحبت میں ایک جسم کی مثال سے بیان کیا گیا ہے جس کے کسی بھی حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم بے تاب ہو جاتا ہے اور نیند چھوڑ دیتا ہے، بخار زدہ ہو جاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جس کو اینٹیں ہی ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے مل کر مضبوط بناتی ہیں۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ «اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا

[1] مسند احمد: ٥/ ٣٤٠۔ السلسلہ الصحيحة: ١١٣٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))❶

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے دشمنوں کے ہاتھ چھوڑے اور جو اپنے بھائی کی حاجت میں ہو گا اللہ اس کی حاجت میں ہو گا۔ جو مسلمان سے پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور کرے گا۔ قیامت کی پریشانیوں میں سے اور جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالیں گے''۔

اور آج: آج صورت حال یہ ہے کہ امت مسلمہ کا سارا جسم چھیدا جا رہا ہے، جگہ جگہ مسلمان بھائیوں، بہنوں، بچوں، بوڑھوں پر کفار ظلم کر رہے ہیں، ان کے ملک چھین رہے ہیں۔ ان کی عزتیں پامال کر رہے ہیں۔ مگر دوسرے مسلمان پرواہ ہی نہیں کر رہے۔ کسی کو اپنے ملک کی پڑی ہے تو کسی کو اپنے اقتدار کی۔ ہر کوئی اپنے اپنے مفاد کو مد نظر رکھے ہوئے ہے۔ ظلم کی حد تو یہ ہے کہ بعض مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو کفار کے ہاتھوں تباہ کر رہے ہیں اور انہیں دشمنوں کے حوالے کر رہے ہیں اور کفر کی طرف سے لمبی لمبی رقمیں وصول کر رہے ہیں۔ ایسی بے حمیتی اور اپنے مومن بھائیوں، بہنوں سے اس طرح کا سلوک صریحاً ایمان کے منافی ہے۔

شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کی خبر پر: ہمارے پیغمبر کا نمونہ اور صحابہ کرام کا کردار تو یہ ہے کہ حدیبیہ میں صرف افواہ ہی پھیلی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ والوں نے شہید کر دیا ہے تو نبی

---

❶ صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه: ۲۴٤۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم: ۲۵۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ نے حالت سفر میں اور بے سروسامانی کے عالم میں ہی چودہ سو صحابہ سے بیعت لے لی تھی کہ عثمان کا بدلہ لینا ہے اور ان کو ایک مسلمان پر ظلم کرنے کا مزہ چکھانا ہے۔ ❶

ایمان کی بنیاد پر تعاون نہ کرنا، محبت نہ رکھنا: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾ (المائدۃ : ۲)

''نیکی اور تقویٰ والے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ و ظلم پر تعاون نہ کرو۔''

اس حکم کی بنیاد پر مسلمان کی معاونت صرف ایمان کی وجہ سے لازم ہے، مومن سے محبت کرنا، اس کے معاملات میں اس کی معاونت کرنا، خوشی غمی میں شریک ہونا، اس کی ضروریات کا خیال رکھنا، بغیر کسی لالچ کے، بغیر کسی ذاتی مفاد کے ایمان کا حصہ ہے اور اگر کوئی شخص دوسرے مسلمان کو حقیر سمجھے اور اسے اپنے تعاون و محبت سے نکال دے تو یہ ایمان کی کمزوری کی علامت ہے اور یہ ایسی منحوس بغاوت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا دفاع مسلمانوں سے اٹھ جاتا ہے اور مسلمانوں کی زندگی خیر و برکت سے محروم اور لالچ و مفاد پرستی کی نظر ہو جاتی ہے۔

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ، باب قصۃ البیعۃ الخ ...... : ۳۷۰۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ ((مَا تَوَادَّ اِثْنَانِ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ فَتَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا إِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا)) [1]

''کسی دو بندوں نے اللہ کی خاطر یا اسلام کی خاطر ایک دوسرے سے محبت نہیں کی، پھر ان میں جدائی ہو مگر بوجہ گناہ کے جو دونوں میں سے کسی ایک نے اس کا ارتکاب کیا ہوتا ہے (یعنی یہ جدائی بوجہ گناہ کے ہوتی ہے)''۔

دنیاداری کی بنیاد پر تعلق اور دنیا سے شغف: جب کسی انسان کی حالت یہ ہو کہ دنیا ہی اس کے دل میں پیوست ہو، دن رات دنیا، دنیا، تعلقات بھی دنیوی بنیاد پر، محبت و نفرت بھی دنیوی بنیاد پر اور اگر یہ مفاد حاصل نہ ہو تو پریشان ہو جانا اور دوسروں سے حسد شروع کر دینا اور ہر وقت جلتے بھنتے رہنا، اللہ تعالیٰ کے گلے شکوے کرنا، دوسروں کی نعمتوں کے زوال کی خواہش کرنا یہ بھی کمزور ایمان بلکہ انتہائی کمزور ایمان کی علامت ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ ((تَعِسَ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ)) [2]

---

1. بخاری فی الادب المفرد: ۴۰۱ ـ مسند احمد: ۲/۶۸: السلسله الصحيحة: ۶۳۷ ـ
2. صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسير، باب الحراسة فی الغزو فی سبيل الله: ۲۸۸۷ ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تباہ و برباد ہو درہم و دینار کا بندہ اور کپڑے کا بندہ، اگر مل جائے تو راضی اگر نہ دیا جائے تو ناراض۔ یہ ہلاک و برباد ہو، اگر اسے کانٹا چبھ جائے تو نہ نکالا جائے۔''

دنیوی ٹھاٹھ باٹھ کا اہتمام کرنا: انسان کا کھانے پینے اور پہننے میں، اسی طرح دیگر معاملات میں خوب ٹھاٹھ باٹھ اور بن سنور کر اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنا، بلا ضرورت مکانات گاڑیوں پر رقمیں خرچ کرنا اور زیب و زینت و آرائش کا اہتمام کرنا جبکہ مسلمانوں میں کمزور غریب بھی موجود ہوں ان کی ضرورت کو پورا نہ کرنا، یہ طریقہ بھی شریعت میں ممنوع ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجتے وقت فرمایا تھا:

❀ « اِیَّایَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَاللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ » [1]

''ناز و نعمت کا اظہار کرنے سے بچو اللہ کے بندے ناز نخرے کرنے والے نہیں ہوتے''۔

مسئلہ سے جان چھڑانے کے لئے فضول بحث کرنا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوْا الْجَدَلَ » [2]

---

[1] مسند احمد:۵/۲۴۳۔ السلسلہ الصحیحۃ ۳۵۳۔ابو نعیم فی الحلیۃ: ۵/۱۵۵۔

[2] مسند احمد:۵/۲۵۲۔صحیح الجامع:۵۶۳۳۔جامع الترمذی أبواب التفسیر ،سورۃ الزخرف:۳۲۵۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو قوم ہدایت پر آ جانے کے بعد گمراہ ہو جائے وہ جھگڑالو ہوتی ہے''۔

تو اصل مسئلے کا علم ہونے کے باوجود عمل اور اطاعت کی بجائے بدنیتی سے ادھر ادھر کی باتیں کر کے گویا یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ آج عمل ممکن نہیں، لہٰذا جو ہم کر رہے ہیں درست ہے۔ یہ بھی کمزور ایمان کی علامت ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس عمل پر عمل پیرا لوگوں میں عیب نکالنا شروع کر دیتے ہیں اور آخر میں کہتے ہیں کیا فائدہ اس عمل کا ہم ایسے ہی اچھے ہیں، یہ سب طریقے بالکل جھگڑے اور ایمان کے انتہائی کمزور ہونے پر علامتیں ہیں۔

ربض الجنۃ میں گھر: اس بحث وجدل سے بچانے کے لئے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بہت بڑی خوشخبری وضمانت ہے:

❀ ((أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقّاً))[1]

''میں جنت کے گرد ونواح میں اس آدمی کے لئے گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو بحث وجدال چھوڑ دے اگر چہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو''۔

اندازہ لگائیں جب حق پر ہونے کے باوجود بحث وجدل سے بچنے کی ترغیب ہے تو باطل پر جھگڑنا کس چیز کی نشانی ہے۔

کسی شبہ والے کام پر سمجھنا کہ اس میں زیادہ گناہ تو نہیں: نبی اکرم ﷺ نے

[1] حسن ،سنن أبي داؤد، كتاب الادب ،باب في حسن خلق: ٤٨٠٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

❀ «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ» [1]

''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ معاملات شبہ والے ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے تو جو شخص شبہ والے کام سے بچے گا وہ اپنا دین اور وقار محفوظ رکھے گا اور جو شبہات میں مبتلا ہو گیا وہ حرام میں واقع ہو گیا''۔

اس حدیث میں اہل ایمان کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کے لئے شبہ والے کاموں سے دور رہیں۔ اب جو شخص شبہ والے کاموں کے متعلق یہ سوچ رکھے کہ یہ کونسا کوئی بڑا گناہ ہے، کوئی شرک تو نہیں نا، تو اس کی یہ جرأت اس کے کمزور ایمان کی دلیل ہے گویا وہ مکروہ اور ناجائز حد سے چشم پوشی کرنا چاہتا ہے۔ بعض لوگ تو ایسے ہیں کہ انہیں واضح بھی بتایا جائے کہ یہ کام حرام ہے تو وہ پھر بھی یہ بات کرتے ہیں کہ کوئی زیادہ بڑا گناہ نہیں، چھوٹا ہی ہے، کوئی بات نہیں۔ یہی تو رکاوٹیں ہیں نافرمانیوں اور انسان کے درمیان، ان رکاوٹوں کو روندنے کی جرأت اس کے کمزور ایمان کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ایمان تو ڈراتا ہے، خوفزدہ کرتا ہے۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب فضل من استبرأ لدينه: ٥٢، صحيح المسلم، كتاب المساقاة، باب أخذ الحلال و ترك الشبهات: ١٥٩٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے ڈرنا اور اللہ کی پرواہ نہ کرنا: غیب پر ایمان کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں سمجھے۔ کوئی دیکھ رہا ہو یا نہ اس بات سے غرض نہ ہو۔ جیسا کہ رمضان میں ہوتا ہے آدمی اپنے گھر کے کمرے میں اکیلا ہوتا ہے، پھر بھی دن کو کھانا پینا چھوڑے رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص لوگوں کے سامنے تو محتاط رہے مگر جب دیکھے کہ کسی کو پتہ نہیں چلے گا اور گناہ کا ارتکاب کرے تو ایسے شخص کا ایمان بھی کمزور ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❁ «لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُوراً قَالَ ثَوْبَانُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! صِفْهُمْ لَنَا ، جَلِّهِمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَ نَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلٰكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوهَا» ❶

''میں اپنی امت کے ایسے بہت سے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت والے دن آئیں گے اور ان کے پاس تہامہ کے سفید پہاڑوں جتنی بڑی بڑی نیکیاں ہوں گی مگر اللہ تعالیٰ انہیں گرد وغبار بنا کے اڑا دیں گے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ ان

---

❶ سنن ابن ماجة: كتاب الزهد، باب ذكر ذنوب: ٤٢٤٥ـ صحيح الجامع: ٥٠٢٨ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں واضح بتائیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں پتہ بھی نہ چلے اور ہم ایسے گروہ میں شامل ہو جائیں۔ فرمایا: وہ تمہارے ہی بھائی ہوں گے، تمہارے ہی قبیلہ سے ہوں گے اور رات کا قیام بھی تمہاری طرح ہی کرتے ہوں گے۔ لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ جب تنہا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کریں گے، حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے''۔

ایسے لوگ عام لوگوں کو دیکھ کر تو تردد کرتے ہیں اور حرام کاموں سے بچتے ہیں مگر جب کوئی نہ دیکھ رہا ہو تو بلا تردد حرام کام کا ارتکاب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ سے کوئی باک نہیں رکھتے۔ اب وہ لوگ جو شبہ والے کاموں کے بارے میں پوچھتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی بڑا گناہ نہیں، ان کے دلوں میں کچھ نہ کچھ تردد موجود ہے مگر یہ لوگ ایسے ہیں کہ انہیں ذرا بھی جھجک نہیں اور بڑے بڑے حرام کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

مومن و منافق کی مثال: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا »[1]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبة: ٦٣٠٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے خوف ہے کہ پہاڑ اوپر آ گرے گا اور فاجر اس طرح دیکھتا ہے گویا کوئی مکھی ناک کے پاس آئی اور (ہاتھ سے اشارہ کر کے) بھگا دیا اور بس''۔

نیکی کو حقیر سمجھنا: نیکی کے چھوٹے چھوٹے کاموں کا اہتمام نہ کرنا بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہوئے چھوڑ دینا یہ بھی کمزور ایمان کی علامت ہے۔ اور یہ ایسا خلل ہے جس سے آہستہ آہستہ بڑی بڑی نیکیوں میں بھی بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو جری ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کی ہم دیہاتی لوگ ہیں ہمیں کچھ ایسی باتیں بتائیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں نفع دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي وَلَوْ أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَ وَجْهُكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ » [1]

''نیکی کے معاملے میں کسی بھی کام کو حقیر نہ سمجھنا اگر چہ وہ اپنے ڈول سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی ڈالنا اور اپنے بھائی کو مسکراتے چہرے سے ملنا ہی ہو''۔

راستہ صاف کرنا: راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز یا گندگی دور کر دینا بظاہر معمولی کام

---

[1] مسند احمد: ٥/٦٣۔ السلسلہ الصحیحۃ: ١٣٥٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور لوگ اس کا اہتمام بھی نہیں کرتے مگر یہ نیکی کس قدر عظیم ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے لگائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ « وَمَنْ أَمَاطَ أَذًى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةً وَمَنْ تَقَبَّلَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ » ❶

”جس نے مسلمانوں کے راستے سے گندگی دور کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھیں گے اور جس کی ایک نیکی بھی قبول ہوگئی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔“

حضرت معاذ ایک آدمی کے ساتھ چل رہے تھے کہ اس نے راستے سے ایک پتھر اٹھا کر دور کر دیا تو پوچھا یہ کیا؟ اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

❀ « مَنْ رَفَعَ حَجَراً مِنَ الطَّرِيقِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ » ❷

جو راستے سے پتھر اٹھائے گا اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کی ایک نیکی بھی ہوئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

صحیح مسلم میں نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث اس طرح ہے:

❀ « بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ » ❸

❶ بخاری ادب المفرد: ۵۹۳ _ سلسلہ صحیحہ: ۳۸۷/۵

❷ مجمع الزوائد: ۱۳۵/۳ _ السلسلة الصحيحة: ۳۸۷/۵ _

❸ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب بیان الشهداء: ۱۹۱۴ _

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایک شخص راستے سے گزر رہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹے دار درخت کی ایک ٹہنی پائی تو اس کو دور کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کا بدلہ دیا اور اس کو معاف کر دیا"۔

چھوٹے چھوٹے اعمال اور امتحان: سنجیدگی سے سوچا جائے تو جنہیں چھوٹے چھوٹے اعمال سمجھا جاتا ہے درحقیقت اس سے انسانوں کی اطاعت اور عاجزی کا امتحان لیا گیا ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ اپنی چادروں کے کونوں پر نیلا دھاگہ باندھ لیں تاکہ نیلے رنگ کا دھاگہ دیکھ کر نیلا آسمان یاد آئے اور آسمان سے اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان جائے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے یا اللہ! دھاگوں کی بجائے نیلی چادروں کا حکم دے دیں۔ تو اللہ پاک نے فرمایا، میرے نبی! میں اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے اپنے بندوں کو پرکھتا ہوں، جو چھوٹے چھوٹے کام ہمارے حکم پر نہیں کریں گے وہ بڑے بڑے کا حوصلہ اور جذبہ کس طرح پائیں گے۔

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم کسی بھی عمل کو اس عمل کی حیثیت سے چھوٹے بڑے کے پیمانے پر نہ رکھیں بلکہ حکم دینے والے رب کی پسند اور مرضی کو سامنے رکھیں تو ایمانی جذبات بھڑکیں گے اور ایسے کاموں میں لذت محسوس ہوگی اور ایسے کام ہی روحانی اطمینان اور قلبی تسکین کا باعث بنتے ہیں اور جو شخص انہیں حقارت سے نظر انداز کرے گا تو گویا اس نے رب کو اور اس کی پسند کو ٹھکرایا اور اطاعت کو اپنے لئے نامناسب سمجھا اور یہی چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزور ایمان کی علامت ہے۔

مسجد کی صفائی: جب راستوں اور عام گزرگاہوں کو صاف کرنا اس قدر بلند درجات کا حامل عمل ہے تو مسجد تو پھر روئے زمین پر اعلیٰ ترین ٹکڑا اور اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہ ہے، جس سے محبت رکھنا قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کا سایہ حاصل کرنے کا موجب ہے، اس کی صفائی کس قدر اعلیٰ کام ہے۔ احادیث میں مسجد کا خیال رکھنے کو ایمان کی نشانی قرار دیا گیا اور مسجد میں جھاڑو دینے والوں کے جنازے سے آپ ﷺ پیچھے رہ گئے تو آپ ﷺ نے قبر پر جا کر ان کے جنازے پڑھائے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عمل اللہ کے نزدیک کتنا محبوب ہے۔ تو مسجد کی صفائی کا اہتمام نہ کرنا بھی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔

قول وعمل میں تضاد: نیکی کی دعوت دینا مگر خود بلا وجہ اس پر عمل سے پیچھے رہنا، یہ بھی ایمان کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سورۂ صف میں اپنی ناراضگی کا ایک بہت بڑا سبب قرار دیا ہے کہ:

﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ (الصف : ۳)

"تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔"

"موطا امام مالک کے آخر میں "کتاب الادب" میں سلف صالحین کے حوالے سے منقول ہے کہ ہم قول کو پسند نہیں کرتے تھے بلکہ عمل کو حیثیت دیتے تھے۔

تنبیہ: بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عمل نہ ہو تو دعوت بھی نہیں دینی چاہئے۔ یہ سوچ درست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔اس لئے کہ دعوت دینا بذات خود ایمان کی کمزوری کا علاج بھی ہے، اس سے آہستہ آہستہ اس کی کمزوری (ان شاء اللہ) دور ہوگی اور عمل کی توفیق بھی مل جائے گی، ایمان کی حرارت پیدا ہو جائے گی۔ اور اگر وہ دعوت دینا بھی چھوڑ دے گا تو اس کے ایمان کو بڑھانے والا عمل نہیں ہوگا، نتیجتاً اس کے بہت پیچھے رہ جانے کا خطرہ ہے۔

اللہ کے ذکر میں عدم توجہی: نماز، تلاوت اور دیگر اعمال میں دلچسپی نہ ہونا، معانی کی طرف توجہ نہ ہونا اور دماغ کا بکھر جانا یہ بھی ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ چاہیے تو یہ کہ اپنے رب کو اپنے سامنے سمجھ کر اخلاص کے ساتھ عبادت کی جائے۔

نماز اور قرآن کا ترجمہ نہ پڑھنا: اکثر لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر انہیں نماز کا ترجمہ نہیں آتا۔ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن کا ترجمہ نہیں جانتے، دعائیں وظیفے پڑھتے تو ہیں مگر ان کے معانی سے غافل ہیں۔ جاننا چاہیے کہ نماز کے حقوق میں سے سب سے بڑا حق اس کے معنی جاننا ہیں اور قرآن مجید کے فرائض میں سے اہم فریضہ اس کا ترجمہ و مفہوم جاننا ہے۔ لہٰذا اتنے اہم اور روزمرہ کے فرائض و حقوق سے غفلت ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔

جامع ترمذی میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ « وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ »[1]

''یاد رکھو اللہ تعالیٰ غافل اور کھیل تماشے میں مبتلا دل (ترجمہ سے محروم نماز بھی

[1] جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب: ۳۴۷۹۔ سلسلة صحيحة: ۵۹۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمی ہی ہوتی ہے) کی دعا قبول نہیں کرتے''۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے الصحیحۃ: ٥٩٤ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے لیکن حسن ہونے کی بجائے ضعیف ہونے کے زیادہ قابل ہے۔

قطع رحمی: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) [1]

''یعنی رشتہ داری توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ ((اَلرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ)) [2]

''رحم (رشتہ داری) کا لفظ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام رحمٰن سے نکالا ہے (رحم میں بھی را، حا اور میم ہے اور رحمٰن میں بھی یہ تینوں حروف ہیں)۔''

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ((أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟)) [3]

''کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تیرا خیال رکھے گا میں اس کا خیال رکھوں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا؟''

---

[1] صحیح البخاری کتاب الأدب، باب اثم القاطع: ٥٩٨٤۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم و تحریم قطیعتها: ٦٥٢٠۔

[2] جامع الترمذی، کتاب البر والصلة: باب ما جاء فی رحمة الناس: ١٩٢٤۔

[3] صحیح البخاری، کتاب التفسیر سورة محمد ﷺ: ٤٨٣٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

❀ « أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِّي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ »[1]

"ایک آدمی نے کہا، اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے رشتہ داری ملاتا ہوں وہ توڑتے ہیں، میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں، میں ان سے حوصلہ اور درگزر سے کام لیتا ہوں وہ جاہلانہ رویہ رکھتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تو ان پر خاک ڈال رہا ہے، جب تک تو ایسے ہی طریقے پر رہے گا تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے مددگار رہے گا۔"

ان احادیث کی رو سے رشتہ داری توڑنا اور معمولی معمولی باتوں کی وجہ سے اختلاف کرنا اور ناراضگی اختیار کرنا اللہ کی مدد سے محرومی اور ایمان کی کمزوری کا نتیجہ ہے۔

آپس کا اختلاف: حضرت [illegible] بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ « إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَا[illegible] [illegible] الْحَالِقَةُ »[2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب [illegible] باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها [illegible] ۲۵۵۸۔

[2] جامع الترمذی، أبواب [illegible] والرقاق، باب فی فضل صلاح [illegible] البین ... الخ: ۲۵۰۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس کے اختلاف سے بچو، اس لئے کہ یہ (آپس کا اختلاف) مونڈھ دیتا ہے''۔

مسند احمد اور ترمذی کی ایک روایت ہے:

❀ ((هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ)) [1]

''یہ عمل مونڈھنے والا ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ یہ عمل سر کو مونڈھ دیتا ہے، یہ اختلاف تو دین کو مونڈھ دیتا ہے''۔

دین مونڈھ جانے کا مطلب: صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے کہ ہر ہفتہ میں سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، سب کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں مگر وہ دو عمل کرنے والے (نمازی اور روزہ دار) جو آپس میں نفرت ولڑائی رکھتے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انہیں پیچھے کر دو جب تک یہ آپس میں صلح نہیں کرتے انہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ [2]

نماز، روزے اور صدقہ سے افضل آپس کی صلح: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہیں روزے، صدقے اور نماز سے افضل کام نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] جامع الترمذی، کتاب صفة القیامة والرقاق، باب فی فضل صلاح ذات البین ...... الخ: ۲۵۰۹۔

[2] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهي عن الشحناء: ۲۵۶۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ « اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ » [1]

''آپس میں صلح رکھنا کیونکہ آپس کا اختلاف تو مونڈھ دیتا ہے۔''

افسوس: آج کے دور میں یہ چیز بہت عام ہے، ہر شخص کسی نہ کسی سے ناراض ہے، رشتہ دار رشتہ دار سے، دوست دوست سے، گلی محلّہ والے ایک دوسرے سے۔ یہ اللہ کی رحمت سے محرومی والا بہت منحوس کام ہے اور دین کو مونڈھ دینے والا عمل ہے اس سے بہت زیادہ توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔

دوسروں کو تکلیف دینا، طعنہ زنی کرنا اور عیب تلاش کرنا: معاشرہ میں رہتے ہوئے اللہ کے قائم کردہ رشتے کے خلاف اپنے مسلمان بھائیوں کو تنگ کرنا، ان کو طعن و ملامت کرنا اور عیب تلاش کرنا بھی ایمان سے خالی ہونے کی علامت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اونچی آواز سے فرمانے لگے:

❀ « يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في اصلاح ذات البين: ٤٩١٩۔ جامع الترمذي كتاب صفة القيامة والرقاق، باب في فضل صلاح ذات البين ......الخ: ٢٥٠٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ » [1]

''اے وہ گروہ جو زبان سے اسلام کا اظہار کرتے ہو اور دل تک ایمان نہیں پہنچا! مسلمانوں کو تکلیف نہ دیا کرو، انہیں عار دلاؤ نہ ان کے عیوب کے پیچھے پڑو۔ یاد رکھو! جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کے پیچھے پڑ جائیں گے اور جس کے عیبوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ پڑ جائیں تو اسے ذلیل کر دیں گے اگر چہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو''۔

حسد: حسد کہتے ہیں دوسرے بھائی کی نعمت کے زائل ہو جانے کی خواہش رکھنا اور اسے برداشت نہ کر سکنا، جلتے بھنتے رہنا۔ یہ بھی ایسی کمینگی ہے جو ایمان کو تباہ کر دیتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ » [2]

''حسد سے بچو، حسد نیکیاں اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔

مصیبت کے وقت صبر کرنا: صبر کے معنی ہیں حق پر ڈٹ جانا۔ اس کی تین قسمیں ہیں ،نیکی پر ڈٹے رہنا، برائی سے دور رہنا اور خصوصاً غم اور پریشانی میں سیدھے راستے اور سنت

---

[1] جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في تعظيم المومن : ٢٠٣٢۔

[2] سنن أبي داؤد ، كتاب الأدب ، باب في الحسد : ٤٩٠٣ ، الضعيفة للالباني : ١٩٠٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول پر قائم رہنا۔ لیکن ہمارے عرف میں صرف غم اور مصیبت کے وقت پر ہی صبر کا اطلا
ق ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ جسے اس نے پیدا کیا ہے اسے واپس
بھی لے جاتا ہے تو مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے نظام پر اپنے آپ کو مطمئن رکھے اور
اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ ٹھیک ہے دکھ اور محرومی کا احساس ہوتا ہے، انسان اپنی
فطری کمزوریوں کی وجہ سے پریشان ہوتا ہے مگر ایمان بھی تو یہی ہے کہ اپنی ضرورتوں اور
کمزوریوں کو کنٹرول کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں۔ تو ایسے وقت میں صبر نہ کرنا،
اللہ کی رضا پر راضی نہ ہونا، بلک رونا، پیٹنا، واویلا کرنا، کپڑے پھاڑنا، چہرے پر تھپڑ مار مار کر
چیخنا اور کئی کئی دن تک احتجاج کر کے، کاروبار بند کر کے بیٹھے رہنا، عورتوں کا پردے کا بھی
خیال نہ رکھنا اور نوحہ کرنا یہ سب ایمان کی کمزوری کی نشانیاں ہیں۔

کاروبار میں دھوکہ دہی اور احکام شریعت کی نافرمانی: دین کی ایک موٹی سی اصولی
بات ہے کہ ''اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ'' دین کی بنیاد خیر خواہی پر ہے۔ رزق دینے والا اللہ تعالیٰ
ہے، یہ کاروبار رازق نہیں، یہ صرف اسباب ہیں۔ ان کو اللہ کی مرضی کے مطابق رکھنے سے اللہ
تعالیٰ خوش ہو کر بابرکت بنا دیتے ہیں اور خلاف شریعت امور سے اللہ کی طرف سے رحمت اور
برکت اٹھ جاتی ہے تو کاروبار کو رازق سمجھ لینا اور زیادہ کے لالچ میں جائز و ناجائز کا امتیاز ختم کر
کے دھوکہ اور ملاوٹ تک چلے جانا، ہمدردی و خیر خواہی سے ہٹ کر لالچ اختیار کر لینا ایمان کے
بہت زیادہ کمزور ہونے کی وجہ سے ہے اور اس لالچ میں نمازیں خراب کرنا اور جمعہ چھوڑ دینا تو
دل کو کالا کرنے کے مترادف ہے۔ رمضان میں آخری عشرے کی راتوں کو بجائے عبادات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہتمام کرنے کے خرید وفروخت اور دنیا کے لالچ میں پڑے رہنا ایمان کی انتہائی کمزوری کی نشانی ہے۔اور سود تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

خاوند کی نافرمانی کرنا: اللہ نے خاوندوں کو گھروں میں حاکم بنایا ہے: ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ﴾ (النساء:۳۴)''مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔'' چاہیے تو یہ کہ اللہ تعالی نے مرد کو جو حق دیا ہے عورت اسے دل سے قبول کر کے اس کا احترام کرے اور خاوند کی عزت ،خوشی اور دلجوئی کو مقدم رکھے۔حدیث میں خاوند کی رضا میں اللہ کی رضا اور خاوند کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی کا ذکر موجود ہے تو اللہ کے اس حق کو کچھ نہ سمجھنا اور دنیا کے مال کی بنیاد پر خاوند کو رکھنا یہ بھی ایمان کا اظہار نہیں ہے۔آج کل کفر کے گندے پراپیگنڈے اور سارے ڈائجسٹ کی گندی تربیت نے عورتوں کو مغرور بنا کر خاوندوں کا ہی نہیں اللہ کا بھی باغی بنا دیا ہے اور گھرانوں کا سکون ختم کر دیا ہے۔اس گندے اثر سے اپنے آپ کو نکالیں اور شریعت کی بنیاد پر چلیں تو سارا معاملہ درست ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل چہارم

ایمان کی کمزوری کے اسباب

ایمان کمزور کرنے والے اسباب میں سے چند ایک کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں تا کہ ان سے محفوظ رہ کر اپنے ایمان کی حفاظت کی جا سکے۔

علم دین سے دوری: اسلام سے پہلے اس دنیا پر گمراہی چھائی ہوئی تھی، اس بات سے کسی کو انکار نہیں۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد سوچا جائے کہ پھر عقائد کا بگاڑ، اعمال کا فساد اور اخلاق کا ٹیڑھا پن کس علم و تربیت کی روشنی میں دور کیا گیا؟ جواب صرف یہی ہو گا کہ دین اسلام ہی وہ طریقہ ہے جس کی روشنی میں زمانۂ جاہلیت کی ساری گندگی ختم ہوئی اور دل ایمان کے نور سے منور ہوئے، عقائد کی اصلاح ہوئی، اعمال میں نکھار پیدا ہوا اور اخلاق سنورے۔

قرآن کتاب ہدایت: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ قرآن مجید ہدایت کی کتاب ہے، جو اس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ بد بخت و نامراد نہیں رہے گا، اس پر ایمان اور اعمال صالحہ کی بنیاد پر جنت کا مالک بنے گا اور جو اس سے کفر کرے گا اور منہ موڑے گا اس پر شیطان مسلط ہو جائیں گے اور بالآخر وہ آگ میں جا گرے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی امت کا تزکیہ و تطہیر اسی قرآن کے ذریعے سے کی تھی اور اس کے علم سے انہیں منور کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔

حدیث قرآن کی تفسیر: نبی اکرم ﷺ کی حدیث درحقیقت قرآن کا بیان ہے اور اس کی تفسیر ہے۔ قرآن کے بیان کردہ اعمال کی تشریح عقائد کی وضاحت اور مسائل کا بیان حدیث کے ذریعے سے کیا گیا ہے۔ حدیث کے بغیر قرآن کو سمجھنا اور اس سے ہدایت حاصل کرنا ممکن ہی نہیں۔ معلم و ہادی اور تزکیہ وتطہیر کرنے والے پیغمبر نے اسی کے ذریعے سے صحابہ کرام کے قلوب و اذہان کو صاف کیا اور حدیث کی قیامت تک اتباع کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ وَ اِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ﴾ (النور:٥٤)

”اگر تم اس (پیغمبر) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت یافتہ بنو گے۔“

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا:

❀ ﴿ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی...... ﴾

(النساء:١١٥)

”جو شخص رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اور مومنوں والا راستہ (اطاعت رسول) چھوڑ کر کوئی اور بات اختیار کرے گا ہم اسے ادھر ہی موڑ دیں گے جدھر وہ جارہا ہے اور ہم اسے جہنم میں پھینکیں گے اور وہ بڑا برا ٹھکانہ ہے۔“

مزید فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ...... ﴾ (النساء : ٦٥)

"نہیں تیرا رب ہونے کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں بن سکیں گے جب تک اپنے اختلافی معاملات میں بھی آپ کے ہر ہر حکم کو قبول نہ کریں، پھر اپنے سینوں میں کوئی کھٹکا اور حرج بھی محسوس نہ کریں اور برضاء ورغبت تسلیم نہ کریں گے۔"

بہر حال اس پر بے شمار دلائل ہیں، خلاصہ یہ کہ حدیث وحی ہے، ہدایت ہے اور اس سے ایمان پیدا ہوتا اور بڑھتا ہے، دلوں کے زنگ دور ہوتے ہیں۔ تو جو شخص قرآن وحدیث کے علم سے دور رہے گا تو اس کا یہ دور رہنا ایمان کے پیدا نہ ہونے اور تازہ نہ ہونے کا ایک بنیادی سبب ہے۔ دنیوی امور میں اشتغال کی وجہ سے جو میل کچیل اور زنگ آئے گا وہ قرآن وحدیث کے علم کے بغیر، انہیں پڑھنے اور ان میں غور کرنے کے بغیر دور نہیں ہو سکے گا، شیطان کا غلبہ ختم نہیں ہوگا، نتیجتاً اس کے ایمان کا بیڑا غرق ہو جائے گا۔

<u>کتبِ دینیہ سے دوری</u>: امت کے اسلاف وعلماء نے ایسی وعظ ونصیحت پر مبنی کتب لکھ دی ہیں جو دل میں ایمان کی قوتوں کو بیدار کر دیتی ہیں اور عقائد کی اصلاح کرتی ہیں۔ جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اور ابن حجر رحمہ اللہ وغیرہم کی کتابیں۔ کئی محدثین ومفسرین نے انبیاء کے حالات اور صحابہ کرام کے واقعات پر مبنی کتب لکھی ہیں۔ جنت ودوزخ کے مناظر پر اسلام کے ابتدائی حالات، سیرت اور ایسے کئی مضامین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کتابیں ہیں جنہیں پڑھنے سے ایسے معلوم ہوتا ہے گویا آدمی اسی دور میں ان کے شانہ بشانہ چل رہا ہے اور دل میں ایمان کی عجب کیفیت وسرور پیدا ہوتا ہے اور علم کے دروازے کھلتے ہیں۔جیسا کہ کسی نے کہا ہے ۔

أَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ أَهْلُ الرَّسُوْلِ وَإِنْ

لَمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهُ أَنْفَاسَهُ صَحِبُوْا

''اہل حدیث (حدیث پڑھنے پڑھانے والے)ہی اہل رسول ہیں اگر چہ آپ ﷺ کے بدنی طور پر یہ ساتھ نہیں رہے مگر آپ کے آثار کے ساتھی تو ہیں''۔

دنیوی علوم کی کتابوں میں شغف اور ایمان سے محرومی: قرآن وحدیث اور دینی معلومات پر مبنی کتب ،انبیاء،صحابہ کرام اور جہاد ومجاہدین کی سیرت وکردار پر مبنی سوانح پڑھنے کی بجائے ان علوم کو پڑھنا جو اللہ سے اور اس کے رسول سے دور لے جانے کا باعث ہیں اور انسان کو اس فانی دنیا میں غرق کر دیتے ہیں،اس چیز نے ایمانوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔دنیائے کفر نے پراپیگنڈہ کرکر کے علم دین سے متنفر کرنے اور دنیوی علوم کوعزت کا معیار بنانے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کر لی ہے۔لوگ سمجھتے ہیں یہ دنیوی علوم ،ان کی ڈگریاں ہوں گی تو دنیا میں عزت اور برادری خاندان میں وقار ہے ورنہ نہیں۔اوردین کے علم قرآن اور حدیث سے اس حد تک دوری ہو چکی ہے کہ اسے پڑھنا اپنے لئے باعث عار سمجھا جاتا ہے۔

دنیوی علوم میں لاکھوں کا خرچہ اوراولادوں پر محنت: آپ ذرا غور کریں کہ دنیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علوم پر کتنی محنت کی جاتی ہے۔ چھوٹے بچے کو جو ابھی تین چار سال کا ہے انگریزی سکول میں اور وہ بھی بہترین سکول تلاش کر کے داخل کروایا جاتا ہے۔ اس کے آنے جانے کے لئے اسپیشل سواری کا بندوبست کیا جاتا ہے، خصوصی لباس اور جوتے تک لئے جاتے ہیں، فیسوں اور داخلے کے خرچ بھی بھرے جاتے ہیں۔ بچے کی دلچسپی کے لئے ہر روز اس پر کتنے روپے خرچ کر دیے جاتے ہیں، سکول میں ٹیچر کو تلقین کی جاتی ہے۔ یہ اتنا زیادہ اہتمام اور خرچ اور بچہ ابھی تین چار سال کا ہے جسے صحیح طریقے سے روٹی پانی مانگنا بھی نہیں آتا۔ اور پھر اس کی تعلیم پر کتنی محنت کی جاتی ہے۔ ذرا غور کریں اسے پڑھایا جاتا ہے، اے ایپل (A-Apple)۔ وہ بے چارہ بچہ اپنی توتلی زبان سے اسے پڑھنا سیکھتا ہے، پھر ہم اسے اس کا ترجمہ یاد کرواتے ہیں کہ Apple کا معنی سیب۔ بچہ اسے بھی یاد کرتا ہے مگر ہم مطمئن نہیں ہوتے، پھر اسے لکھنا سکھایا جاتا ہے، چھوٹے بڑے حروف سے، سپیلنگ تک یاد کروائے جاتے ہیں۔ گھر میں والدین، بہن، بھائی محنت کرتے ہیں۔ ٹیوٹر الگ محنت کرتا ہے، سکول میں ٹیچرز، پھر کلاس ورک، گھر میں کام، کتنی شدید محنت اور کتنا زیادہ پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اور اسی طرح وہ پندرہ بیس سال مسلسل پڑھتا ہے۔ مگر......

قرآن پر محنت......؟: افسوس کہ قرآن وحدیث پر محنت اس کے عشر عشیر بھی نہیں۔ اسی بچے کو قرآن کے لئے بھیجنا گوارا نہیں۔ بھیجیں بھی تو سینکڑوں نخرے اور پابندیاں۔ نہ اس کے لئے گھر پر محنت، نہ والدین اور بہن بھائیوں کی طرف سے دلچسپی اور پڑھنا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف حروف والفاظ کی پہچان تک۔ الف، با، تا آ گیا، انہیں جوڑ کر لفظ بنانا آ گیا، بس قرآن پڑھ لیا، نہ اس کا ترجمہ سیکھنا، نہ اس پر محنت، نہ اسے یاد کرنا......اور حدیث تو اس حوالے سے بہت ہی مظلوم ہے، اسے تو خالی اوپر سے دیکھ کر پڑھنا بھی گوارا نہیں کیا جاتا......اندازہ لگائیں امت مسلمہ اردو، انگلش، ریاضی اور دیگر بے بہودہ ناولوں سے واقف ہے مگر قرآن و حدیث سے واقفیت و آگاہی نہیں۔ بڑے بڑے عصری علوم کے حامل شخص بھی قرآن سے جاہل اور حدیث سے بے بہرہ ہیں۔ شاید سال بھر قرآن کو ہاتھ بھی نہیں لگایا جاتا۔

حالانکہ: رحمت اور برکت زندگیوں میں، سکون گھروں میں، اطمینان اولاد اور والدین میں، محبتیں کاروبار میں، خیر اور ایمان کی تازگی اللہ کی رضا تو قرآن و حدیث میں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا صحیح بخاری کی لمبی روایت میں ہے کہ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جسے گدی کے بل لٹایا گیا ہے اور دوسرا شخص پتھر لے کر اس کے سر پر کھڑا ہے اور زور سے اس کے سر پر پتھر مارتا ہے، اس کا سر پھٹ جاتا ہے اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا ہے، وہ پتھر پکڑنے کے لئے جاتا ہے جب واپس آتا ہے تو اس کا سر دوبارہ درست ہو چکا ہوتا ہے، وہ پھر پتھر مار کر اس کا سر کچل دیتا ہے، اس طرح بار بار اس کے سر کو پتھر مار مار کر کچلا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون بدنصیب ہے؟ تو انہوں نے بتایا یہ وہ شخص ہے جس کے پاس اللہ کی آیات پہنچیں مگر اس نے نہ دن کو ان پر عمل کیا نہ رات کو انہیں پڑھنے کا اہتمام کیا......اندازہ کریں ایسے لوگ جو اپنی دماغی صلاحیتیں جو قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پڑھنے سمجھنے پر صرف نہیں کرتے ان کے دماغوں کو اللہ تعالیٰ پتھروں سے کچلیں گے۔

افسوس ہماری حالت: افسوس ہے کہ ہماری حالت آج یہ ہے کہ ڈائجسٹ، جو فحاشی اور بے حیائی پر مبنی گندی کہانیوں پر مشتمل ہوتے ہیں، جھوٹی کہانیاں اور اخبارات و رسائل اور ناول پڑھتے ہیں، دن رات مصروف رہتے ہیں اور ہمیں اکتاہٹ نہیں ہوتی، باریک باریک لکھائی اور خوب توجہ سے مسلسل پڑھتے ہیں مگر قرآن پڑھنا پڑے تو سر میں درد، دل اچاٹ اور طبیعت متنفر...... کبھی غور کیا ایسا کیوں ہے؟ یہ اسی گندگی کی نحوست اور ایمان کی تباہی اور کمزوری کا نتیجہ ہے کہ قرآن پڑھنے پر طبیعت آمادہ نہیں اور حدیث کا معاملہ تو اس سے بھی آگے ہے۔ ہمیں یہ چیزیں عام طور پر مفت ملتی ہیں پھر بھی پڑھنے کو دل نہیں چاہتا جبکہ رسالے ڈائجسٹ روپے خرچ کر کے بھی پڑھنے میں مزہ آتا ہے۔

خلاصۂ کلام: خلاصہ یہ ہے کہ قرآن ہی وہ سرچشمہ ہے جہاں سے ایمان سیراب ہوتا ہے، حدیث ہی وہ شبنم ہے جس سے ایمان میں نکھار اور تازگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ قرآن و حدیث ہی وہ نور ہے جس سے دل کے اندر ایمان کی شمع نے فروزاں ہونا ہے اور اس سے اعراض و دوری بہت بڑا اور بنیادی سبب ہے ایمان کی کمزوری کا۔

تنبیہ: بعض لوگ قرآن و حدیث کو بہت مشکل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے، یہ خاص خاص لوگوں کا کام ہے، یاد رکھیں یہ سب شیطان اور اس کے ایجنٹوں کے پھیلائے وسوسے ہیں۔ قرآن مجید کو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بہت آسان قرار دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔فرمایا:

❀ ﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴾ (القمر:۳۲)

”ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے بڑا آسان بنایا ہے، کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟“

نیز صحابہ کرام جو زمانہ جاہلیت میں بالکل ان پڑھ تھے، انہوں نے کون سی ڈگریاں لے کر اسے پڑھا تھا؟ براہ راست اسے پڑھا اور سمجھ لیا۔ آج بھی اسے اللہ تعالیٰ نے بہت آسان بنایا ہے کوئی پڑھے تو صحیح۔ دنیا کے مشکل مشکل کام سال چھ مہینے میں لوگ سیکھ لیتے ہیں قرآن پر بھی کوئی چار مہینے لگائے تو صحیح۔ درحقیقت یہ ایمان کو جلا دیتا اور فتنوں کی گمراہی سے محفوظ کر کے ہدایت میں لے آتا ہے۔ اس لئے ظالم لوگوں کو خطرہ ہے کہ اگر ہر شخص قرآن پڑھنے لگ گیا تو ہم ناکام ہو جائیں گے۔ اس لئے ان شیطانوں نے اس طرح کے پراپیگنڈے پھیلائے ہوئے ہیں ورنہ قرآن بھی بہت آسان اور حدیث بھی بہت آسان ہے۔

<u>**دینی پروگرام اور اصلاحی مجلسوں سے دور رہنا:**</u> نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیاح ہیں، جن کی ڈیوٹی زمین پر چلتے پھرتے رہنا اور جہاں وہ دینی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو یعنی اس کے دین کا تذکرہ، ایمان و اسلام کا تذکرہ، کفر کی بربادی کا تذکرہ، اپنی اصلاح کا تذکرہ ہو رہا ہو وہاں وہ اس مجلس کو گھیر کر بیٹھ جاتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوتی ہے۔ پھر اختتام مجلس پر وہ فرشتے اللہ کے پاس جاتے ہیں تو اس مجلس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ ان سے باتیں کرتے ہیں اور سوال و جواب کے بعد ان کی بخشش کا، جنت دینے اور دوزخ سے بچانے کا اعلان فرماتے ہیں۔ پھر حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ فرما رہے تھے، حنظلہ منافق ہو گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بات ہوئی تو بتایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نصیحت کرتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے گویا اپنے سامنے جنت اور دوزخ کو دیکھ رہے ہیں اور جب اپنے گھروں میں، بیوی بچوں میں آتے ہیں تو وہ صورتحال نہیں رہتی۔ پھر دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر ذکر کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہر وقت تمہاری یہی صورتحال رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں مگر یہ وقت وقت کی بات ہے۔ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث سے نصیحت پر مبنی دینی پروگرام رحمت کے حصول، ایمان کے اضافے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تذکرے کے مقامات ہیں، ان سے ایمان تازہ رہتا ہے اور ان سے دوری (اللہ معاف فرمائے) صحیح بخاری کی حدیث کے حوالے سے پڑھ لیں۔

حلقۂ درس سے اعراض حدیث بخاری کی روشنی میں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درس ارشاد فرما رہے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے سن رہے تھے کہ تین آدمی آئے، ایک بڑے شوق سے آیا اور بیٹھ گیا، دوسرا حیا کرتا ہوا آیا اور بیٹھ گیا اور تیسرے نے منہ موڑا اور چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درس پورا کیا تو فرمایا میں تمہیں تین آدمیوں کی بات سناؤں؟ صحابہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کرتے ہیں، سنائیں! فرمایا تین آدمی آئے، ان میں سے ایک بڑے شوق سے آیا تو گویا اس نے اللہ کے ہاں اپنا مقام بنا لیا اور اللہ نے اسے وہ مقام دے دیا اور دوسرا حیا و شرم کرتا آ گیا تو اللہ بھی حیا والی ذات ہے، اللہ نے اسے بھی اپنے ہاں جگہ دے دی اور پھر فرمایا:

❀ ((وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ)) [1]

''اور تیسرے نے منہ موڑا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا''۔

حدیث نبوی کا اعزاز: دنیا میں کسی فرد و بشر کو یہ عزت حاصل نہیں کہ اس کی بات سننے سے اللہ کے ہاں مغفرت اور بخشش کے پروانے ملتے ہوں اور نہ سننے سے اللہ تعالیٰ منہ موڑ لیتے ہوں۔ یہ اعزاز صرف حدیث کا ہے۔ تو ایسی مجلس جس میں حدیث کا تذکرہ ہو اور دین اسلام کے مسائل کا تذکرہ ہو، ایمان اور کفر کے تقابل اور ان کے نتائج سے انسان کو آگاہ کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی باتیں ہوں، اللہ کی عظمت اور اس کے رسول کی عظمت کا تذکرہ ہو اس سے اعراض کرنا اور دور رہنا اللہ کی رحمت سے محرومی اور ایمان کی کمزوری کا بہت بڑا سبب ہے۔

اہل علم و ایمان سے دور رہنا: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال کستوری اٹھانے والے اور لوہار کی بھٹی میں پھونک مارنے والے کی طرح ہے۔ کستوری والا آپ کو کستوری تحفہ

---

[1] صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من قعد حیث ینتھی بہ ......الخ: ٦٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دے گا یا آپ اس سے خرید لیں گے یا کم از کم اس سے خوشبو تو پائیں گے اور بھٹی میں پھونک مارنے والا یا تو آپ کے کپڑے جلا دے گا یا آپ اس سے بدبو محسوس کریں گے۔ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « اَلْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ » ❷

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لئے تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی لگا رہا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

❀ « اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ » ❸

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ » ❹

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الذبائح والصيد، باب المسك: ٥٥٣٤۔

❷ مسند احمد: ٢/ ٣٠٣۔ جامع الترمذي، كتاب الزهد، باب حديث الرجل على دين خليله: ٢٣٧٨۔ سنن ابی داؤد، كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس: ٤٨٣٣۔

❸ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب علامة الحب في الله ...... الخ: ٦١٦٨۔

❹ مسند احمد: ٥/ ٢٣٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہو جاتی ہے جو میری وجہ سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے اکٹھے بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ملتے ہیں اور میری وجہ سے خرچ کرتے ہیں۔''

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل ایمان کے ساتھ بیٹھنے، دوستی اور محبت رکھنے سے بھی ایمان کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل ہوتی ہے اور ان سے دور رہنے سے ایمان کو تازگی نہیں ملتی۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے:

❁ "اِخْوَانُنَا أَغْلٰی عِنْدَنَا مِنْ أَهْلِيْنَا فَأَهْلُوْنَا يَذْكُرُوْنَنَا الدُّنْيَا وَاِخْوَانُنَا يَذْكُرُوْنَنَا بِالْاٰخِرَةِ "۔

''ہمارے دینی بھائی ہمارے اہل وعیال سے بھی زیادہ قیمتی ہیں۔ کیونکہ ہمارے اہل والے ہمیں دنیا یاد دلاتے ہیں اور ہمارے یہ بھائی ہمیں آخرت کی نصیحت کرتے ہیں۔''

وفات نبوی کا صحابہ کرام پر اثر: نبی اکرم ﷺ جب فوت ہوئے اور صحابہ کرام ﷺ نے آپ ﷺ کو دفن کیا تو کہنے لگے (فَأَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا) ہم نے اپنے دلوں کی حالت کو بدلا ہوا محسوس کیا۔ بعض آثار میں اس طرح ہے کہ جیسے بارش والی سرد رات میں بکری پھنس جائے اس طرح ہم اپنے آپ کو ایمانی اعتبار سے محسوس کرتے تھے۔

غیر شرعی امور پر مبنی مجالس: ایمان کو کمزور کرنے والے اسباب میں سے ایک بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا سبب ایسی مجلسوں اور پروگراموں کو پسند کرنا اور ان میں شرکت کرنا ہے جہاں اللہ اور اس کے رسول کی بغاوت ہوتی ہے اور شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اس طرح ان گندے لوگوں کی گندگی ایک صحیح مسلمان کے دل پر اثر ڈالتی اور اس کے ایمان کو خراب کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ إِذَا سَمِعْتُمْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِۦٓ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ﴾

[النساء: ١٤٠]

”جب تم استہزاء والی اور اللہ کی آیتوں کا انکار کرنے والی مجلس دیکھو تو ان کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔“

ایسی مجالس کی کئی صورتیں ہیں مثلاً:

گانے بجانے والی مجلس: ایسی مجلس جس میں گانے بجانے اور موسیقی و رقص و سرود کا اہتمام ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

❀ « إِنَّ الْغِنَاءَ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ » [1]

”گانا دل کے اندر نفاق پیدا کرتا ہے۔“

جس طرح کوئی بوٹی کا بیج بڑا ہوتا ہے اور اسے سیلاب کی وجہ سے نمی پہنچ جاتی ہے تو وہ

[1] ابو داؤد، كتاب الادب، باب كراهية الغناء والزمر: ٤٩٢٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگ آتا ہے اسی طرح گانے اور موسیقی کی آواز سے دلوں میں نفاق اگ آتا ہے۔ حدیث میں ایسے آلات کی آوازوں کو شیطانی آوازیں قرار دیا گیا ہے اور ان پر لعنت کی گئی ہے اور مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ » [1]

''مجھے میرے اللہ نے آلات موسیقی باجے گاجے توڑنے کا حکم دیا ہے۔''

آپ موسیقی کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں دے لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب اسلام کی دعوت دینا شروع کی تو کفار مکہ نے کئی طریقوں سے اسلام کا راستہ روکنے کی کوشش کی تھی، ان میں ایک طریقہ گانے بجانے کا بھی تھا۔ آپ اندازہ لگائیں جو چیز اسلام سے دور کرنے کے لئے اپنائی گئی ہو اس سے ایمان خراب نہیں ہوگا تو اور کیا ہو گا۔

فحاشی و بے حیائی پھیلانے والی مجلس: وہ مجلس جن کے ذریعہ سے بے حیائی پھیلائی جائے اور جنسی تحریک دے کر آوارگی پیدا کی جائے مثلاً ٹی وی اور وی سی آر، ڈش، کیبل وغیرہ دیکھی جانے والی محفلیں یا فلم اور ڈرامے یہ سب ایسے طریقے ہیں جن کے ذریعے سے بے حیائی پھیلائی جاتی ہے اور دلوں میں ذلیل خواہش پیدا کر کے بے باک بنایا جاتا ہے، مرد وعورت گندی حرکات کرتے، ناچتے اور بے حیائی والی باتیں کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

[1] ضعیف، مسند احمد: ۵/۲۶۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ «لِكُلِّ بَنِي آدَمَ حَظٌّ مِنَ الزِّنَى فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْيُ وَالْفَمُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْقُبَلُ وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَ يَتَمَنَّى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ» [1]

''ہر شخص کے لیے زنا میں سے کچھ حصہ ہے، آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں، ان کا زنا (حرام) دیکھنا ہے، ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں ان کا زنا (حرام) پکڑنا ہے، ٹانگیں بھی زنا کرتی ہیں، ان کا زنا (حرام کی طرف) چل کر جانا ہے، منہ بھی زنا کرتا ہے، اس کا زنا (حرام کو) بوسہ دینا ہے۔ دل تو خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ تو اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔''

تو جب کانوں اور آنکھوں کو آدمی ایسی مجلسوں کے ذریعے سے زانی اور بدکار بنالے گا تو ایمان کا کیا حشر ہوگا۔ آج جو لوگ اپنے گھروں، دکانوں، کارخانوں، گاڑیوں اور حویلیوں میں ایسے بے حیائی پھیلانے والے آلات خرید کر لاتے اور اپنے بچوں، بہنوں، بھائیوں، بیٹیوں، بیویوں کو یہ سب دکھاتے اور سناتے ہیں اور اہل محلہ کو اور گاڑیوں میں مسافروں کو ایسی گندگی دکھاتے اور سناتے ہیں انہیں اللہ کے لئے سوچنا چاہیے کہ وہ کس راستے پر انہیں ڈال رہے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[1] مسند امام احمد: ۳٤۲/۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوا...... ﴾

[النور : ١٩]

"بے شک وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔"

والدین کے لئے لمحہ فکریہ: والدین کو بھی چاہئے کہ نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث پر غور کریں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ »[1]

"ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے یہ ماں باپ ہی اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"

اس لئے انہیں سوچنا چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کی کس نہج پر تربیت کر رہے ہیں اور ان کے ایمان کی حفاظت کر رہے ہیں یا ان کے ایمان کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔

جھوٹ، چغلی اور غیبت پر مبنی مجالس: اسی طرح وہ مجلس جہاں جھوٹ اور جھوٹی کہانیاں ،لطیفے، گپ شپ، چغلیاں اور غیبتیں ہوتی ہیں اور ہنسنے ہنسانے کے لئے کہانیاں افسانے سنے سنائے جاتے ہیں یا پڑھے جاتے ہیں، یہ بھی ایمان کو تباہ کر دیتے ہیں۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات......الخ: ١٣٥٩ـ صحیح مسلم، کتاب القدر،باب معنی کل مو لود ......الخ :٢٦٥٨ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موطا امام مالک میں روایت ہے کہ صفوان بن سلیم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں! کہا گیا بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں! پوچھا گیا:

❀ ((أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ لَا)) ❶

''کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا نہیں''۔

یک حدیث میں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ ((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ)) ❷

''جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹی بات بیان کرتا ہے اس کے لئے ہلاکت ہو، اس کے لئے ہلاکت ہو، (دو بار آپ ﷺ نے بددعا فرمائی)''۔

یہ حدیث بھی بڑی مشہور ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ ((فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ)) ❸

''زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے''۔

---

❶ موطا امام مالك ،كتاب الكلام، باب ماجاء في الصدق و الكذب (التمهيد): ۱۶/۲۷۳۔

❷ جامع الترمذي، كتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس:۲۳۱۵۔

❸ جامع الترمذي، كتاب الزهد، باب من اتقى المحارم فهو أعبد الناس:۲۳۰۵۔ الصحيحة : ۵۳۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غیبت چغلی تو زنا سے بھی زیادہ شدید جرم قرار دیا گیا ہے اور اس پر قبر کے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ اسی طرح فضول باتیں بھی اسلام و ایمان کا حسن خراب کر دیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)) ❶

''آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ فضول باتیں چھوڑ دے۔''

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: ''زبانوں کا ٹیڑھا پن انسانوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرائے جانے کا باعث ہے۔'' ❷

عشق و محبت پر مشتمل محفلیں: ایسے ہی وہ مجلسیں جو عشقیہ غزلوں اور مشاعروں پر مبنی ہیں، بیت بازی ہوتی ہے یا اس طرح کی دلچسپی والی کتب اور دیگر معاملات۔ حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ ((لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)) ❸

''کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جو اس کی انتڑیاں کاٹ دے شعر بھرنے سے، بہتر ہے''۔

یہ سب ایمان خراب کرنے کے اسباب میں شامل ہیں۔

❶ جامع الترمذی، کتاب الزهد، باب حدیث من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه : ۲۳۱۷۔

❷ ابن ماجة ، کتاب الفتن ، باب کف اللسان فی الفتنة : ۳۹۷۳۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الشعر، باب فی انشاد الأشعار......الخ: ۲۲۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا اور اس کے مال ومتاع کی محبت: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « اِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِيْ الْمَالُ » ❶

''بے شک ہر امت کا ایک فتنہ رہا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔''

دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان اس طرح ہے:

❀ « وَمَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ » ❷

''دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں تو یہ اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا نقصان کسی انسان کے مال اور شرف پر حرص سے ہوتا ہے۔ اس سے دین وایمان زیادہ تباہ ہوتا ہے۔''

صحیح بخاری میں نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

❀ « وَلٰكِنِّي اَخْشٰى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا ...... فَتَنَافَسُوْا كَمَا تَنَافَسُوْهَا » ❸

''مجھے ڈر ہے کہ تمہارے سامنے دنیا کھول دی جائے گی ...... اور تم اس میں اسی طرح رغبت شروع کردو گے جس طرح پہلی امتوں نے کیا۔''

---

❶ ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فتنة هذه الأمة فی المال:٢٣٣٦۔ صحیح الجامع: ٢١٤٨۔

❷ ترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ما ذئبان جائعان...... الخ:٢٣٧٦۔ صحیح الجامع: ٥٦٢٠۔

❸ صحیح بخاری ، کتاب المغازی، باب :٤٠١٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دنیا کی محبت ایسی چیز ہے جو آخرت کی محبت کو پیچھے کر کے ایمان کمزور کر دیتی ہے۔آپ اندازہ لگائیں کہ اس دنیوی لالچ کو دین کے لئے بھوکے بھیڑیے سے بھی زیادہ تباہ کن قرار دیا گیا ہے۔

مال کا لالچ اور دین کی بربادی: مندرجہ بالا احادیث کے اثرات آج آپ دیکھ لیں، مال کے لالچ میں نماز چھوڑ دی جاتی ہے، جمعہ کی پرواہ نہیں ہوتی حتیٰ کہ رمضان کے آخری ایام اور ان کی مقدس راتیں جن میں نبی اکرم ﷺ خصوصی طور پر عبادت کا اہتمام کرتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے ان راتوں میں مال جمع کرنے کے لالچ میں لوگ زیادہ نفلی عبادات تو کجا فرائض سے بھی محروم رہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہی تو کمانے کے دن ہیں۔صرف دنیوی شرف حاصل کرنے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کر کے اولادوں کو سولہ سولہ،بیس بیس سال پڑھایا جاتا ہے،مختلف قسم کے کورسز کروائے جاتے ہیں،مگر اللہ کا علم،شریعت کا علم،قرآن وحدیث اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ہر وقت دنیا جمع کرنے اور مال بڑھانے کی فکر نے عورتوں کو بھی ملازمت اور کاروبار پر لگا دیا ہے۔سارا سارا دن اور رات کا بیشتر حصہ اسی راہ میں صرف ہو رہا ہے اور آخرت اس کی سوچ ہی ختم ہو چکی ہے۔حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

❀ «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ» [1]

”دنیا میں اس طرح رہو گویا آپ مسافر ہیں یا راہ گزر“۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب قول النبي ...... الخ : ٦٤١٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

❀ «اِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مِثْلَ زَادِ الرَّاكِبِ» ❶

”دنیا میں تم سے ہر ایک کو اتنا ہی کافی ہے جتنا مسافر کو“۔

ایک حدیث میں ہے:

❀ «تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وعَبْدُ الدِّرْهَمِ» ❷

”دینار کا بندہ تباہ ہو، درہم کا بندہ تباہ ہو“۔

ٹھیک ہے دنیا ایک ضرورت ہے اسے ضرورت تک محدود رکھے، اسے مقصد نہ بنائے اور نہ اصل مقصد حیات پر اسے ترجیح دے۔ ورنہ یہ ایمان تباہ کردے گی۔

مال کا فتنہ ختم کرنے کا طریقہ: مسند احمد میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ «اِنَّا اَنْزَلْنَا الْمَالَ لِأَقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَلَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُوْنَ إِلَيْهِ ثَانٍ وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُوْنَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ» ❸

---

❶ طبرانی فی الکبیر: ٤/٧٨۔ صحیح الجامع: ٢٣٨٤۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الجهاد ،باب الحراسة فی الغزو فی سبیل الله :٢٨٨٧۔

❸ مسند احمد: ٥/٢١٩۔صحیح الجامع:١٧٨١۔الصحیحة :١٦٣٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم نے مال اتارا نماز کا اہتمام کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے۔ (ورنہ اگر لالچ کو دیکھا جائے تو) ابن آدم کے پاس اگر ایک وادی ہو تو وہ دوسری وادی کو پسند کرے گا اور اگر دو ہوں تو وہ تیسری کو اور ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر توجہ فرمائیں گے جو توبہ کرلیں گے۔"

دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ « وَيْلٌ لِّلْمُكْثِرِيْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا أَرْبَعٌ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَمِنْ قُدَّامِهٖ وَمِنْ وَّرَائِهٖ »[1]

"زیادہ مال جمع کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے سوائے ان کے جو ادھر ادھر یعنی دائیں بائیں، آگے پیچھے خرچ کریں گے"۔

ایک اور حدیث میں جہاد کے اندر خرچ کرنے کا ذریعہ بیان کیا گیا۔ فرمایا:

❀ « اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَ مَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ »[2]

"مال کے جمع کرنے کے بارے میں تیرے لئے یہ کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور ایک سواری ہو اللہ کے راستے میں"۔

---

[1] ابن ماجة، كتاب الزهد، باب في المكثرين:٤١٢٩۔ صحيح الجامع :٧١٣٧۔ الصحيحة : ٢٤١٢۔

[2] صحيح الجامع الترمذي ، كتاب الزهد باب ماجاء فيما يكفي المرء من جميع ماله:٢٣٢٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد اور بیوی: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ﴾

(الانفال: ۲۸)

''جان لو کہ تمہارے مال اور اولادیں فتنہ ہیں۔''

یہ فرمان بھی ہے:

❀ ﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ ...... ﴾

(آل عمران: ١٤)

''لوگوں کے لئے خواہشات کی محبت مزین کر دی گئی ہے یعنی عورتوں کی، بیٹوں کی، سونے چاندی کے خزانوں کی، نشان زدہ بہترین گھوڑوں کی، جانوروں اور زمینوں کی۔ یہ صرف دنیوی زندگی کا مال ومتاع ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ٹھکانا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) [1]

''میں نے اپنے پیچھے لوگوں میں مردوں کے لیے عورتوں سے بڑا نقصان دہ فتنہ اور کوئی نہیں چھوڑا''۔

اور دوسری حدیث میں ہے:

[1] جامع ترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی تحذیر فتنة النساء: ۲۷۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ « اَلْوَلَدُ مُحْزِنَةٌ مُجْبِنَةٌ مُجْهِلَةٌ مُبْخِلَةٌ »[1]

"اولاد بندے کو پریشان کر دیتی ہے، بزدل بنا دیتی ہے، جاہل اور بخیل بنا دیتی ہے۔"

کہ صرف اولاد کی محبت میں آکر انسان جہاد سے، اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے، علم پڑھنے سے پیچھے رہ جاتا ہے اور اس حوالے سے شیطان اس کے اوپر قابو پالیتا ہے۔

تنبیہ: اس سے مقصود یہ نہیں کہ انسان بیوی اور اولاد سے الگ ہو جائے اور کاروبار چھوڑ دے، مقصد صرف اتنا ہے کہ ان چیزوں کو اپنے دین کے لئے فتنہ نہ بننے دے۔ اپنی بیوی اور اولاد کی دین پر تربیت کر کے دین کو قوت دے، مال کو حلال ذرائع سے کما کر دین قائم کرے، نیکی کی راہ میں خرچ کر کے اپنی آخرت کو بہتر بنائے۔ مقصد اس بات سے خبردار کرنا ہے کہ اگر ان چیزوں کی محبت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر غالب آگئی تو ایمان کا بیڑا غرق ہو جائے گا۔ آپ دیکھتے نہیں کہ مال کے لئے ماں باپ اپنے جوان بچوں کو یورپ وامریکہ بھیج دیتے ہیں جہاں ان کے ایمان واخلاق کی کوئی گارنٹی نہیں، مگر دین کی خاطر جہاد کی ٹریننگ کے لئے نہیں بھیجتے۔ یہ تباہ کن اور خطرناک چیز ہے، اس کی بجائے آخرت کو سامنے رکھا جائے تو پھر یہی چیز ایمان کی مضبوطی کا باعث اور صدقہ جاریہ کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

لمبی امیدیں اور خواہشات: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] طبرانی فی الکبیر: ٢٤/ ٢٤١۔ صحیح الجامع: ١٩٩٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ﴿ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴾

(الحجر:۳)

''آپ انہیں چھوڑیں یہ کھائیں اور دنیا سے فائدہ اٹھائیں اوران کی امیدیں انہیں غفلت میں ڈالے رکھیں ، بہت جلد یہ جان لیں گے''۔

اس آیت میں امیدیں لگانا (دنیوی اعتبار سے) غفلت میں ڈالنے والا کام قرار دیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

❀ ((إِنَّ أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ إِتْبَاعُ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْأَمَلِ فَأَمَّا اِتْبَاعُ الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ أَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِى الْآخِرَةِ)) [1]

''سب سے خوفناک چیز جس کا میں خطرہ محسوس کرتا ہوں خواہشات کی پیروی اور لمبی امید ہے۔ خواہشات کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور لمبی امید آخرت کو بھلا دیتی ہے''۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مربع شکل کا ایک دائرہ بنایا پھر اس کے درمیان میں ایک لمبا خط کھینچا جو دائرہ سے باہر نکل گیا ، پھر اس خط کے اردگرد چھوٹے چھوٹے کئی خط کھینچے پھر فرمایا:

---

[1] فتح الباری ، کتاب الرقاق، باب فی الأمل وطوله : ۲۸٤/۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ « هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهٗ مُحِيْطٌ بِهٖ ۔ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهٖ ۔ وَ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا وَإِنْ أَخْطَأَهٗ هٰذَا نَهَشَهٗ هٰذَا »[1]

''یہ (دائرہ کے اندر) آدمی ہے اور یہ (دائرہ) اس کی موت ہے جو اس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور لمبی لکیر جو دائرہ سے باہر نکل گئی ہے وہ آدمی کی آرزو (امید) ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں آفات و مشکلات ہیں۔ اگر ایک سے بچ گیا تو دوسری نے آدبایا اور اگر اس سے بھی بچ گیا تو تیسری نے دبوچ لیا (بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی)''۔

آج آپ دیکھیں لوگوں نے لمبے لمبے پروگرام اور دنیوی امیدیں لگا رکھی ہیں، ہدف متعین کر لئے جاتے ہیں پھر اس کے حصول کے لیے دوڑیں لگ جاتی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول سے، اس کے دین کے تقاضوں سے غفلت برتی جاتی ہے۔ کاروبار کرنے والے پروگرام بناتے ہیں اس سال ایک لاکھ تک پہنچنا ہے اور اس کے لئے کوشش شروع ہو جاتی ہے، اگلے سال لاکھ کو ڈیڑھ لاکھ تک پہنچانے کا ہدف بن جاتا ہے۔ تو یہ ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان ایمان سے دور چلا جاتا ہے۔ ماں باپ اولاد کے حوالے سے امیدیں لگاتے ہیں کہ اسے ڈاکٹر بنانا ہے، اسے انجینئر بنانا ہے، یہ افسر بنے گا، یہ امریکہ جائے گا، وہاں سے کما کر لائے گا۔ پھر ساری عمر انہیں خواہشوں اور امیدوں کی

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب في الأمل وطوله: ٦٤١٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکمیل میں ایمان سے دوری کی حالت میں زندگی ختم ہو جاتی ہے اور خالی ہاتھ قبر میں جا پہنچتے ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ جتنی زندگی، صحت اور فرصت ملی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مضبوط کرلیا جائے اور آخرت میں کامیابی، جنت کا حصول اور جہنم سے آزادی کو اپنا ہدف بنایا جائے۔

جہاد سے بے پرواہی: صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

❀ ((مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِّفَاقٍ))[1]

''جو شخص اس طرح مر گیا کہ نہ کبھی جہاد کیا نہ اس کے بارے میں کبھی دل سے بات کی تو اس کی موت منافقت کی ایک شاخ پر ہوئی۔''

یہ حدیث کتنی واضح ہے کہ جس شخص کا جہاد سے تعلق نہ ہو اس کی موت نفاق کے ایک حصہ پر ہوگی۔ تو جہاد سے دوری اور بے پرواہی ایک بہت بڑا سبب ہے ایمان کے ناقص اور کمزور ہونے کا۔

جہاد سے بے پرواہی پر قرآن کا فیصلہ: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے کھوٹے منافقوں او جہاد سے نفرت کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

❀ ﴿ وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴾ (التوبة: ٤٦)

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الا مارۃ، باب ذم من مات ولم یغز......الخ: ۱۹۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ (جہاد سے نفرت کرنے والے) اگر جہاد کے لئے نکلنے کا ارادہ (دل سے سچا جذبہ) رکھتے ہوتے تو کم از کم اس کے لئے تیاری کرتے (ٹریننگ لیتے) لیکن اللہ تعالیٰ کو پسند ہی نہیں کہ یہ اٹھیں) اس لئے اللہ نے انہیں سست کر دیا، پیچھے پھینک دیا اور کہا گیا بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔''

اس آیت میں کتنے واضح الفاظ میں جہاد سے بے پرواہی پر اللہ تعالیٰ کی ان سے نفرت کا ذکر کیا گیا ہے۔

بے پردگی: عورت جس کا معنی ہی چھپا کے رکھنے والی چیز ہے اگر یہ پردہ اتار کر ننگے منہ گلیوں بازاروں میں گھومے پھرے گی تو یہ نہ صرف اپنے ایمان کو تباہ و برباد کرے گی بلکہ اپنے ساتھ ہزاروں مردوں کے ایمانوں کو بھی لے ڈوبے گی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ » ❶

''میں اپنے بعد مردوں کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ عورتوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں''۔

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں کے ایمان کے لیے سب سے زیادہ تباہ کن چیز بے پردہ عورت ہے۔ بے پردہ عورت صرف غیر محرم مردوں کے ایمان کو ہی تباہ نہیں

---

❶ جامع ترمذي، كتاب الادب، باب ما جاء في تحذير فتنة النساء: ٢٧٨٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی بلکہ محرم مردوں یعنی باپ، بھائی اور بیٹے کے ایمان کی تباہی کا بھی باعث ہے۔ کیونکہ روزِ قیامت عورت اپنے ساتھ چار مردوں کو جہنم میں لے جائے گی جنہوں نے نہ تو اس کو پردہ کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی دیگر برائیوں سے منع کیا۔

تو جو غیر کے ایمان کو تباہ کر دے اس کے اپنے ایمان کا کیا حال ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانے کے لیے یہ حدیث کافی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ « أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّىٰ تَغْتَسِلَ »[1]

''جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں جائے گی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ غسل (جنابت) کرے۔''

اندازہ کریں خوشبو لگا کر پردے کی حالت میں بھی مسجد میں جانے کی اجازت نہیں، جائے گی تو نماز قبول ہی نہیں ہوگی۔ تو جو عورتیں فیشن کر کے بے پردہ بازاروں میں نکلتی ہیں ان کے ایمان کا کیا حال ہوگا؟ العیاذ باللہ۔

❀❀❀

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الفتن، باب فتنة النساء: ٤٠٠٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

ایمانی کمزوریوں کا علاج

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ایمان اس کائنات میں سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ ہے۔اس کی وجہ سے انبیاء اور اہل ایمان نے ہجرتیں کیں اور جان و مال قربان کئے ہیں۔اسی ایمان کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اور اس پر خوش ہوتے ہیں اور یہ ایمان ہی حصول جنت کا واحد ذریعہ ہے۔

ایمان اور اللہ کی محبت: انبیائے کرام کے قریبی رشتہ دار حضرت ابراہیم ﷤ کا باپ آزر، حضرت نوح ﷤ کا بیٹا اور بیوی، حضرت لوط ﷤ کی بیوی، حضرت آدم ﷤ کا بیٹا قابیل، خود ہمارے پیغمبر ﷺ کے کتنے ہی عزیز واقارب ہیں جو اگرچہ نبیوں کی قربت اور رشتہ داری رکھتے ہیں مگر ایمان سے دوری کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہ ہوسکی۔ جبکہ فرعون جو بہت بڑا طاغوت، شرک و کفر کا امام اور اپنے آپ کو رب اعلیٰ کہلوایا کرتا تھا اس کی بیوی حضرت آسیہ ؓ ایمان کی بدولت اللہ تعالیٰ کی جنت کی مالکہ بن گئیں۔ یہ صرف ایمان اور عمل صالح پر منحصر ہے۔

دانائی و فقاہت: اس لئے دانا اور عقلمند انسان وہ ہے جو اپنے ایمان کا خیال رکھے۔ جیسا کہ حافظ ابن القیم ؒ کے قصیدہ نونیہ کی شرح میں سلف کا یہ قول موجود ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ((مِنْ فِقْهِ الْعَبْدِ أَن يَّتَعَاهَدَ إِيْمَانَهُ وَمَا يَنْقُصُ مِنْهُ وَمِنْ فِقْهِ الْعَبْدِ أَنْ يَّعْلَمَ أَ يَزْدَادُ إِيْمَانُهُ أَوْ يَنْقُصُ وَإِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَّعْلَمَ نَزَغَاتِ الشَّيْطَانِ أَنّٰى تَاتِيهِ؟)) [1]

''انسان کی سمجھداری یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کا خیال رکھے اور اس میں کمی کرنے والے امور کا خیال رکھے اور انسان کی سمجھداری وفقاہت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ علم رکھے کہ اس کا ایمان بڑھ رہا ہے یا کم ہو رہا ہے اور یقیناً آدمی کی سمجھداری یہ ہے کہ وہ شیطان کے وساوس کا علم رکھے کہ وہ کہاں سے اور کیسے آتے ہیں؟''

تدبر قرآن: ایمان پیدا کرنے اور اس کی حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن عظیم میں غور وفکر کرنا اور اس کے معانی ومفہوم کو سمجھ کر اس کی تلاوت کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو شفاعت اور رحمت بنا کر نازل فرمایا ہے۔

تنبیہ: ایمان حقیقت میں بندے اور رب تعالیٰ کے درمیان تعلق کا نام ہے۔ لیکن بعض لوگوں نے ایمان کے لئے غیر شرعی طریقے ایجاد کر رکھے ہیں، جن میں شخصیت پرستی، ولیوں اور استادوں کے وسیلے، غیر شرعی اذکار و وظیفے شامل ہیں اور ان طریقوں سے وہ لوگوں کو اللہ سے اور اس کے رسول کی سنت سے اور قرآن وحدیث سے دور کرتے ہیں اور روحانیت کے پراپیگنڈے سے غلط قسم کے طریقوں میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ لہٰذا

---

[1] شرح نونية: ٢/١٤٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگوں سے خبردار رہنا چاہئے اور ایمان اور اس کی حفاظت کے لئے قرآن وسنت کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔جس کی کچھ صورتیں درج ذیل ہیں۔

قرآن میں غور وفکر: اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ہدایت اور نور بنا کر نازل فرمایا ہے۔نبی اکرم ﷺ نے بھی دلوں کے زنگ آلود ہونے کا تذکرہ فرما کر صفائی کے لئے قران اور موت کو یاد کرنا علاج قرار دیا۔بلا شبہ قرآن ظلمت کے پردے پھاڑ کر دلوں کو منور کرنے والا ہے،اس میں دلوں کی شفا اور رحمت ہے۔مگر اس کا طریقہ تدبر وتفکر ہے نہ کہ تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنا اور چوم چوم کر الماریوں میں سجانا۔قران کیتلاوت ترجمہ ومعنی کے ساتھ ہو،اس کی باتوں کو گہرائی سے سمجھا جائے اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان پر غور کیا جائے۔نبی اکرم ﷺ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر بار بار پڑھا کرتے تھے ۔ایک رات تو آپ ﷺ صرف ایک ہوں آیت کو بار بار قیام، رکوع اور سجدے میں پڑھتے رہے۔[1]

اور وہ آیت یہ تھی:

❀ ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (المائدة: ١١٨)

حدیث ابن حبان اور غور وفکر کا وجوب: ابن حبان ﷺ نے اپنی صحیح ابن حبان میں روایت بیان کی ہے کہ عطاء کہتے ہیں، میں اور عبیداللہ بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو عبید اللہ نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی معمولات

[1] مسند احمد :١٤٩/٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہٹ کر واقعہ جو آپ نے دیکھا ہو ہمیں بتائیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کچھ دیر خاموش رہیں پھر فرمایا، ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کے لئے کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « يَا عَائِشَةُ ذَرِيْنِي اَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَأُحِبُّ قُرْبَكَ وَأُحِبُّ مَا سَرَّكَ قَالَتْ فَقَامَ فَتَطَهَّرَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيُ حَتّٰى بَلَّ حَجْرَهُ قَالَتْ ثُمَّ بَكَى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهُ قَالَتْ ثُمَّ بَكَى فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِيُ حَتّٰى بَلَّ الْأَرْضَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِيُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ تَبْكِي وَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ اَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شُكُوْراً لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ وَيْلٌ لِمَنْ قَرَءَ هَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا ﴿ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ﴾ اَلْآيَةَ كُلَّهَا »[1]

''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! آج مجھے چھوڑ دو میں اپنے رب کی عبادت کرلوں تو میں نے کہا اللہ کی قسم! میں تو آپ کے قرب اور آپ کی خوشی کو پسند کرتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے وضو کیا پھر نماز شروع کر دی اور رونے لگ گئے حتیٰ کہ آپ کی گود بھیگ گئی پھر روتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی بھیگ گئی پھر روتے رہے حتی کہ زمین بھیگ گئی۔ (رات

[1] صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب التوبة: ٦٢٠ ـ السلسلة الصحيحة : ١٠٦/١ ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزر گئی اسی حالت میں) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کے متعلق بتانے آئے تو انہوں نے دیکھا آپ رو رہے ہیں، کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ رو رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں پھر زیادہ شکر کرنے والا بندہ کیوں نہ بنوں، پھر فرمایا آج رات مجھ پر چند آیات نازل ہوئیں ہیں، اس آدمی کے لئے ہلاکت ہو جو انہیں پڑھے مگر ان میں غور و فکر نہ کرے۔''

اور وہ آیات یہ ہیں:

❀ ﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾

(ال عمران: ۱۹۰، ۱۹۱)

''بے شک آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والا اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں۔ (عقلمند وہ ہیں) جو کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں و زمینوں کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں''۔

اس حدیث میں غور نہ کرنے والوں کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاکت کی دعا فرمائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں غور کر کے اللہ کی عظمت، اس کی قوت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت، اس کے علم وجلال کو پہچاننا واجب ہے۔

نبی اکرم ﷺ پر غور وفکر کے آثار: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی توحید، احکام، ایمان پر جنت کے وعدے، کفر پر جہنم کی وعید، پہلی قوموں کے اخبار و حالات، کچھ آداب ،اخلاق وغیرہ کا تذکرہ ہے اوران سب میں غور وفکر کیا جائے تو اس کے جسم پر اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں اور کچھ سورتیں نفس پر بہت زیادہ اثر ڈالتی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ «شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَ أَخَوَاتُهَا قَبْلَ الْمَشِيْبِ» [1]

''سورۂ ہود اوراس جیسی سورتوں نے مجھے بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دیا ہے''۔

ایک روایت میں سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور سورۂ تکویر کے نام لئے۔ [2]

اندازہ لگائیں ان سورتوں میں قیامت کے احوال پر غور وفکر، ان پر ایمان کے حقائق اور اس کے نتیجے میں دنیا کے اندر ذمہ داریوں کے احساس نے نبی اکرم ﷺ کے دل پر کس قدر اثر ڈالا کہ اس کے آثار آپ کے بالوں میں اور جسم میں نظر آنے لگے۔

صحابہ کرام پر قرآن کا اثر: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی قرآن میں تدبر سے متاثر ہوتے اور اس کے آثار ان پر بھی ظاہر ہوتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق کتب میں موجود ہے کہ وہ بڑے نرم دل تھے اور قرآن پڑھتے وقت اپنے آپ پر قابو نہیں پا سکتے تھے،

[1] السلسله الصحيحه: ٢/٦٧٩۔

[2] ترمذی، تفسير القرآن، سورة الواقعة:٣٢٩٧۔السلسله الصحيحه:٩٥٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے رویا کرتے تھے اور اردگرد کے لوگ اس کیفیت سے متاثر ہوتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک رات ایک گھر کے پاس سے گزرے تو اس گھر میں ایک شخص نماز میں سورۂ طور پڑھ رہا تھا، جناب عمر رضی اللہ عنہ رک گئے اور تلاوت سننے لگ گئے۔

جب اس نے یہ آیات پڑھیں:

❀ ﴿ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ☆ مَّا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ﴾ (الطور:۷،۸)

''تیرے رب کا عذاب واقع ہوکر رہے گا اس کو کوئی روکنے والا نہیں۔''

اور اس پر غور کر کے اتنا اثر لیا کہ بیمار ہو گئے تھے۔

تو جناب عمرؓ نے کہا، رب کعبہ کی قسم! یہ حق ہے پھر گدھے سے نیچے اترے کچھ دیر وہاں رہے اور گھر لوٹ آئے ایک ماہ تلگھر میں رہے، لوگ آپؓ کی عیادت تو کرتے تھے لیکن آپؓ کی بیماری سے ناواقف تھے۔ [1]

اور جب جناب عمر رضی اللہ عنہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی بات جو اللہ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی:

❀ ﴿ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ ﴾ (یوسف:۸۶)

''میں اپنے غم اور دکھ کا شکوہ اللہ ہی سے کرتا ہوں۔''

یہ پڑھتے تو آپ کے چیخنے اور رونے کی آواز صفوں کے پیچھے سنائی دیتی تھی۔ [2]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے کہ ہمارے دل بہت پاک بھی ہوں تو بھی میں قرآن سے سیر

[1] ابن کثیر، تفسیر سورۃ الطور۔

[2] مناقب عمر لابن جوزی :۱۶۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو سکتا اور جب انہیں شہید کیا گیا اس وقت بھی محاصرے کے اندر گھر میں بیٹھے قرآن پڑھ رہے تھے اور ان کا خون قرآن پر ہی گرا تھا۔ اس طرح کی مثالیں صحابہ کرام میں بہت سی ہیں جن کی تفصیلات صحابہ کرام کے حالات پر لکھی گئی کتب سے مل جائیں گی۔

اولیاء و صلحاء پر اثرات: ایوب کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے نماز کے اندر ایک آیت کو بار بار بیس سے بھی زیادہ دفعہ تلاوت کیا اور وہ آیت یہ تھی:

❀ ﴿ وَاتَّقُوْا يَوْماً تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ...... ﴾ (البقرة: ۲۸۱)

''اور اس دن سے ڈرو جس دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر ہر نفس کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

یہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت ہے۔ [1]

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ حضرت علی بن فضیل رحمہ اللہ یہ آیت پڑھ رہے تھے:

❀ ﴿ وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ ﴾ (الانعام: ۲۷)

''اور اگر آپ وہ منظر دیکھ لیں جب یہ آگ کے سامنے کھڑے ہوں گے تو کہیں گے کاش! ہم واپس لوٹا دیے جائیں۔''

تو یہ آیت پڑھتے پڑھتے ہی وہ فوت ہو گئے تھے اور میں نے ان کا جنازہ پڑھا۔ [2]

---

❶ سیر اعلام النبلا: ٤/ ٣٢٤۔

❷ سیر اعلام النبلا: ٨/ ٤٤٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدۂ تلاوت کے موقع پر بھی اس شخص کا واقعہ ہے، انہوں نے یہ آیت پڑھی:

❀ ﴿ وَيَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعاً ﴾

(بنی اسرائیل :۱۰۹)

''کہ وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدوں میں روتے ہوئے گرتے ہیں اور یہ چیز انہیں خشوع وخضوع میں بڑھادیتی ہے۔''

پھر سجدہ تلاوت کیا تو اپنے آپ کو ڈانٹتے ہوئے کہا، یہ سجدہ تو ہوگیا، رونا کہاں ہے؟

امثال قرآن میں غور: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو مثالیں بیان فرمائی ہیں ان میں غور وفکر کر کے انہیں سمجھنا اوران سے اثر لینا بہت اہم مسئلہ ہے، خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❀ ﴿ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴾

(ابراھیم :۲۵)

''اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

❀ ﴿ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴾

(الحشر:۲۱)

''ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں''۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی مثالیں بیان فرمائی ہیں، مثلاً اس آدمی کی مثال جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی سی آگ جلاتا ہے جب اردگرد روشن ہو جائے تو آگ اچانک بجھ جاتی ہے۔ اس آدمی کی مثال جو ایسی مخلوق کو پکار پکار کر بلائے جو صرف آواز ہی سنتے ہیں سمجھتے نہیں۔ایک دانے کی مثال جو سات خوشے اگاتا ہے،اس کتے کی مثال جو زبان باہر نکالے رکھتا ہے، گدھے کی مثال جس پر کتابیں لادی ہوئی ہوتی ہیں، مکھی، مکڑی، اندھے، بہرے کی مثالیں۔اس خاکستر کی مثال جس پر تیز ہوا چلے۔شجرۂ طیبہ اور شجرۂ خبیثہ کی مثالیں،آسمان سے اترنے والے پانی کی مثال، اس طاق کی مثال جس میں چراغ ہو۔ اس غلام کی مثال جس کے کئی جھگڑالو مالک ہوں۔ان سب مثالوں اور دوسری مثالوں میں غور کرنا اور ان کے معانی کو سمجھنا ایک اہم مسئلہ ہے۔کسی عالم نے ایک دفعہ ایک مثال پڑھی واضح طور پر سمجھ نہ آئی تو رونا شروع کر دیا۔کسی نے پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ تو کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

❀ ﴿ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴾

(العنکبوت:٤٣)

''ہم یہ مثالیں لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان کرتے ہیں اور انہیں عالم آدمی ہی سمجھ سکتے ہیں۔''

اور مجھے یہ مثال سمجھ نہیں آرہی، میں قرآن کی رو سے عالم نہیں ہوں،اپنے علم کے ضائع ہونے پر رو رہا ہوں۔

ابن قیم رحمہ اللہ کی راہنمائی: علامہ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کے ذریعے دل کی سختی کا علاج کرنے والے کے لئے دو چیزیں لازم ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① قرآن پڑھتے ہوئے اپنے دل کو دنیا سے نکال کر آخرت میں لے جائے اور تصور میں اس سارے مناظر کا مطالعہ کرے، انہیں اچھی طرح سمجھے، ایسے جانے جیسے کہ میرے ساتھ یہ معاملہ ہو رہا ہے۔

② دوسرے نمبر پر قرآن کے معانی اچھی طرح سمجھنے کے بعد سوچے کہ یہ سب کیوں بتا یا جا رہا ہے۔ اس مقصد کو جان کر اپنی اصلاح کرے، اپنے دل کے اندر جو بیماریاں موجود ہیں ان کو قرآن کی روشنی میں دیکھے، ان کا انجام دیکھے اور اس کے نتیجے میں اپنے آپ کو بدلے۔ اس طرح جب دل کی بیماریوں پر قرآن کو فٹ کرے گا تو اللہ کی توفیق سے سب بیماریوں سے پاک صاف ہو جائے گا۔

خلاصۂ کلام: خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآن کو اللہ کی کلام سمجھ کر جانے کہ خود اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہے اور اخلاص سے قرآن کی نشاندہی سے سمجھے کہ میرے اندر یہ بیماریاں موجود ہیں، ان کا انجام کتنا بھیانک ہو گا پھر ان کی اصلاح کرے اور تدبر و تفکر سے فائدہ اٹھائے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس سے دل صاف ہو جاتا ہے اور ایمان بڑھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سمجھنا: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے ''الفوز الکبیر'' میں لکھا ہے کہ نفوس کی تہذیب و اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کا تعارف، اس کے اسماء و صفات کا تعارف اور اس کی قدرت کی پہچان لازمی ہے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ عزوجل کی عظمت و شان اور صفات کی پہچان سے ہی دل میں اللہ کی عظمت و احترام آجائے گا اور شرک کی خباثت سے حفاظت کے ساتھ ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کے جذبات پیدا ہوں گے۔اور باقی اعضائے جسم دل کے تابع ہوتے ہیں۔نبی اکرم ﷺ نے بھی فرمایا:

❀ « أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ » [1]

''جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوگا تو سارا جسم درست ہوگا اور اگر اس میں فساد ہوگا تو سارے جسم میں فساد ہوگا۔اور وہ ٹکڑا دل ہے''۔

قرآن مجید میں سابقہ امتوں کی خرابیوں ،ان کے کفر وشرک اور نافرمانیوں میں مبتلا ہونے کے اسباب کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک سبب یہ بھی بیان فرمایا کہ:

❀ ﴿ وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ ﴾ (الانعام:۹۱)

''انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت کے متعلق کتاب وسنت کی نصوص بہت زیادہ ہیں، جب کوئی انسان ان میں غور کرے تو اس کا دل کپکپا اٹھے گا اور اس کا نفس اس سمیع وعلیم کے سامنے عاجز ہو جائے گا۔اس کے اعضاء اس عظیم و برتر رب کے سامنے جھک جائیں گے اور رب الآولین والآخرین کے سامنے خشوع وخضوع بڑھ جائے گا۔اس کے اسماء وصفات میں سے کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔قرآن میں ہے:

❀ ﴿ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ﴾ (الحدید:۳)

---

[1] صحیح بخاری ، کتاب الایمان ،باب فضل من استبرأ لدینه:۵۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وہی اول ہے اور وہی آخر، وہی ظاہر ہے اور وہی باطن۔"

حدیث میں اس کی تشریح اس طرح ہے کہ وہ سب سے پہلے تھا اس سے پہلے کچھ نہیں تھا، وہ سب سے آخر رہے گا اس کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا (سب فانی ہیں)، وہ سب سے بلند ہے اس کے اوپر کوئی نہیں۔ وہ سب کچھ جاننے والا ہے اس سے پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ ❶

❀ ﴿ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾

"اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

کہ ہر ایک کی سنتا ہے۔ کسی کی کوئی بولی ہو، کہیں بھی ہو، کوئی آواز اس سے مخفی نہیں، سمندروں، صحراؤں، جنگلوں، غاروں ہر جگہ پر جہاں کوئی ہے سب کی سنتا ہے اور علم والا ہے ہر چیز کو جانتا ہے۔ روئے زمین پر جتنے درخت ہیں (کوئی اندازہ بھی نہیں کرسکتا) پھر ان درختوں پر کتنے پتے ہیں کوئی حساب نہیں کرسکتا۔ ان پتوں میں اگر کوئی پتا خشک ہو یا تازہ، اگر ٹوٹ کر زمین پر گرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جانتا ہے۔ سینوں کے اندر چھپی اوران کہی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ غیب اور حاضر اس کے نزدیک سب برابر ہیں۔ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں۔ آسمانوں زمینوں کا نظام وہی چلاتا ہے۔ سورج، چاند، دن اور رات اسی کے حکم سے چلتے ہیں، ایک ذرہ بھر چیز بھی اس کے کنٹرول سے باہر نہیں۔ آسمانوں اور زمینوں کی یہ نگرانی اس پر بالکل بوجھل نہیں۔ وہ زندہ ہے اور زندہ کرنے والا ہے، مارنے والا ہے۔ اسے نیند بلکہ اونگھ بھی نہیں

❶ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن : ۳۲۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتی۔ جن و انسان سب اس کے سامنے عاجز ہیں ۔ پہاڑوں، سمندروں کو وہی پیدا کرنے والا ہے اور ان اشیاء، بارشوں اور برف باری، گرمی و سردی کا نظام دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنی بڑی قوت و قدرت والا ہے، فرشتے اس کے تسبیح خواں ہیں، سب کو ان کی ضرورت کے مطابق وہی رزق پہنچاتا ہے۔ وہ جبار ہے تکبر اس کی شان ہے، وہ واحد لاشریک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ اس کے احسانات بے شمار ہیں۔ وہ غفور ہے، رحیم ہے، توبہ قبول کرتا ہے اور نافرمانی پر سزا دیتا ہے۔ مظلوموں کی مدد کرتا ہے، فقیروں کو غنی کرتا ہے، گمراہوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، حکومت دینے اور چھیننے والا وہی ہے۔ اس کائنات میں جو چاہے صرف لفظ ﴿ کُنْ ﴾ کہتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ « يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟ » [1]

"اللہ تعالیٰ قیامت والے دن زمینوں کو پکڑ لیں گے اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ پر لپیٹ لیں گے، پھر فرمائیں گے میں بادشاہ ہوں آج زمین کے حکمران کہاں ہیں؟"

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ «حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ ملك الناس: ۷۳۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ)) ❶

''اللہ تعالیٰ کے سامنے نور کے پردے ہیں اگر وہ ان کو ہٹا دے تو اس کے چہرے کی نورانی شعاعیں جہاں تک اس کی نظر پہنچے سب کو جلا ڈالیں''۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''الوابل الصیب'' میں صفحہ ۱۲۵ پر بڑے بہترین انداز سے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ مختصر یہ کہ ایمان کی تازگی اور قوت کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی عظمت کی پہچان، اس کی قدرت کو جاننا بھی ایک بنیادی علاج ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احترام پر ہی ایمان کا سارا معاملہ چلتا ہے۔

علم دین کی طلب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ﴾ (فاطر:۲۸)

''بندوں میں سے اہل علم ہی اللہ (کا احترام کرتے ہیں اور اس کی پکڑ) سے ڈرتے ہیں۔''

اہل علم اور جاہل ایمان میں برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ شخص جو شریعت کی تفصیلات جانتا ہے، کلمۂ شہادت کا تقاضا سمجھتا ہے، موت کے بعد اور قبر کے معاملات، حشر و نشر کے احوال، قیامت کی ہولناکیاں، جنت کی نعمتیں اور دوزخ کے عذاب، احکام شریعت میں سے حلال و حرام کی حکمتیں اور سیرت نبوی کی تفصیلات کو جانتا ہے اور وہ جو دین اور اس کے احکام سے جاہل ہے، سوائے تقلید کے اور علم کی کھوٹی پونجی کے اس کے پاس کچھ نہ

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب في قوله علیه السلام ان الله لا ینام ...... ح: ۱۷۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو وہ کس طرح برابر ہو سکتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

❀ ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الزمر: ۹)

''آپ کہہ دیں کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟''

بالکل نہیں۔ تو دین کا علم حاصل کرنا ایمان کو مضبوط کرتا ہے اور دل کو صاف کرتا ہے، جہالت کا خاتمہ ہونے سے ہی ہدایت کا نور دلوں میں چمکتا ہے۔ اس لیے قرآن و حدیث کا علم ضرور حاصل کرنا چاہیے۔

علم حاصل کرنے کا آسان ذریعہ: آج کل تو بہت آسانی سے دین کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ترجمہ والا قرآن اور مترجم حدیث کی کتابیں صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب لے کر رکھیں انہیں ہر روز تھوڑا تھوڑا پڑھیں، بیوی، بچوں کو پڑھائیں پھر ایک دوسرے سے اس کا خلاصہ ذکر کریں۔ سیرت میں سے ''الرحیق المختوم'' اور ''خیر القرون تاریخ کے آئینہ میں'' لے کر پڑھیں۔ بہت آسانی سے علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اس علم سے ایمان پیدا ہوتا ہے۔

دروس اور دینی پروگراموں میں بیٹھنا: پہلے آپ حضرت حنظلہ والی حدیث پڑھ چکے ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ حنظلہ منافق ہو گیا اور تفصیل پوچھنے پر بتایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں وہ ہمیں جنت و جہنم کا تذکرہ کر کے نصیحت کرتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جب گھروں میں بیوی، بچوں کے ساتھ مل جاتے ہیں تو وہ صورت نہیں رہتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ « وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ! إِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰی مَا تَکُوْنُوْنَ عِنْدِیْ وَ فِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ! سَاعَۃً وَسَاعَۃً » ❶

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ہر وقت تم اسی حالت میں رہو تو فرشتے تمہارے بستروں اور راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔لیکن اے حنظلہ! یہ وقت وقت کی بات ہے''۔

اس میں واضح دلیل ہے کہ ذکر و دروس کی مجلس میں اللہ کے ذکر اور قرآن وسنت کا درس سننے سے بھی ایمان بڑھتا ہے۔صحیح بخاری میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ قول مرقوم ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا، آؤ ہمارے ساتھ تھوڑی دیر کیلئے بیٹھو ہم ایمان تازہ کرلیں۔ یہ بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ اس طرح کی مجلس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت وسکینت ان پر نازل ہوتی ہے۔اس لیے اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے لیے دروس کی مجلسوں میں زیادہ سے زیادہ شرکت کرنی چاہیے۔ خصوصاً جہادی پروگرام جو سیاسی خلفشار اور ادھر ادھر کی باتوں سے خالی ہوتے ہیں۔ جن میں کفر اور اسلام کا تقابل کر کے اللہ کے حق کو اور اپنی ذمہ داری کو اجاگر کیا جاتا ہے اور مجاہدین کی کارروائیوں اور اللہ کی مدد کے نظاروں سے اللہ کے وعدوں کو سچا ثابت کیا جاتا ہے۔ان سے تو ایمان بہت نکھر کر سامنے آتا ہے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فضل دوام الذکر والکفر فی أمور الآخرۃ ...... الخ: ۲۷۵۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال صالحہ: ایمان کی کمزوری کے علاج میں سے ایک اہم علاج اعمال صالحہ ہیں جو ایمان کا جزو بھی ہیں اور ایمان کا ثمرہ بھی ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہر عمل کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ اگر وہ اچھا ہے تو اس کا اثر بھی اچھا مرتب ہوتا ہے۔ کچھ اعمال کا اثر انسان کے اپنے جسم پر ہوتا ہے، کچھ اعمال کا اثر انسان کی اولاد پر پڑتا ہے۔ سورۂ کہف میں اللہ تعالیٰ نے جن یتیم بچوں کی دیوار حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے ہاتھوں بنوانے کا تذکرہ کیا ہے ان بچوں کے خزانے کو محفوظ کرنے اور دیوار کو درست کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندوبست فرمادیا۔ اس کی وجہ قرآن نے بیان فرمائی کہ:

❀ ﴿ وَ كَانَ اَبُوْ هُمَا صَالِحًا ﴾ (الكهف:٨٢)

''ان کا باپ صالح تھا۔''

باپ کے صالح اعمال کا اثر اولاد کو بھی پہنچا اور اللہ نے ان کی اور ان کی دولت کی حفاظت کا بندوبست کیا۔ بعض اعمال کا اثر معاشرے پر ہوتا ہے۔ اسی طرح برے عمل کی نحوست اور اس کا برا اثر بھی ہوتا ہے، کچھ کا انسان کی طبیعت وایمان پر۔ جیسے دلوں پر زنگ برے اعمال کی وجہ سے ہی چڑھتا ہے، کچھ کا اہل وعیال پر اور کچھ کا معاشرے پر۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❀ ﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ ﴾
(الروم : ٤١)

''بر و بحر میں فساد انسانوں کی کرتوتوں کی وجہ سے برپا ہوا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ بھی ایک ذرہ ذرہ کا حساب رکھتے ہیں، جیسا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

❀ ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ (الزلزال: ۸)

''جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی وہ بھی اس کو دیکھ لے گا''۔

صدیق اکبر کا امتیاز: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حوالے سے بڑے ممتاز شوق والے تھے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آج کسی نے روزہ رکھا ہے؟

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رکھا ہے۔

پوچھا، کسی نے جنازہ پڑھا ہے؟

عرض کیا، میں نے پڑھا ہے۔

پوچھا، آج کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟

کہا، میں نے کھلایا ہے۔

پوچھا، آج کسی نے بیمار کی عیادت کی ہے؟

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کی ہے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِيءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [1]

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق: ۱۰۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ اعمال جس آدمی میں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس امت کے سب سے بڑے مومن ہیں اور ان کے اعمال صالحہ بھی دیکھ لیں سب سے زیادہ ہیں۔ سلف صالحین بھی اس معاملہ میں بہت آگے تھے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں، حماد بن سلمہ سے اگر کہا جائے کہ کل آپ فوت ہو جائیں گے تو (جس قدر وہ اعمال کرتے ہیں اس حساب سے دیکھا جائے) تو وہ اپنے اعمال میں اضافہ نہیں کر سکیں گے۔ اللہ اکبر! کتنے زیادہ اور کثرت سے اعمال صالحہ کیا کرتے تھے۔ [1]

اعمال صالحہ میں جلدی: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ﴾ (آل عمران:۱۳۳)

''جلدی کرو اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں زمینوں کی طرح ہے۔''

ایک آیت میں ﴿ سَابِقُوْا ﴾ کے الفاظ ہیں کہ سبقت کرو، ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہوئے اعمال میں آگے بڑھو۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے جنگ بدر کے متعلق ایک روایت بیان کی ہے کہ جب مشرکین قریب آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

---

[1] سیر اعلام النبلاء: ۷/۴۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ «قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟ قَالَ لَا، وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَأَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهٖ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ» ❶

''اٹھو اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے۔ تو عمیر بن الحمام انصاری کہنے لگے، آسمانوں اور زمینوں کے برابر اس کی چوڑائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو کہنے لگے۔ واہ واہ! (بخ بخ)! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لفظ کیوں بولے ہیں؟ تو اس نے عرض کی اللہ کے نبی ﷺ! کوئی اور وجہ نہیں سوائے اس امید کے کہ میں بھی اس میں جانے والوں سے ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تو انہی میں سے ہے۔ تو کچھ کھجوریں نکال کر کھانے لگے۔ پھر کہنے لگے، اگر یہ کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو یہ زندگی تو بڑی لمبی ہے۔ تو کھجوریں پھینک دیں اور میدان جنگ میں کود گئے اور شہید ہو گئے''۔

❶ صحيح مسلم كتاب الامارة، باب ثبوت الجنة للشهيد: ١٩٠١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اندازہ کریں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صالح اعمال میں کتنی جلدی کرتے تھے کہ چند کھجوریں کھانے کو لمبی زندگی کہہ کر کھجوریں پھینک دیں اور قتال کی صف میں چلے گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی دیدار الٰہی کیلئے جلدی کی تھی اور کہا ﴿لِتَرْضیٰ﴾ تاکہ اللہ تو راضی ہو جائے۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے اہل کی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں تعریف فرمائی:

❀ ﴿ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَباً وَّرَهَباً وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ ﴾ (الانبیاء: ۹۰)

"وہ اچھے کام میں بڑی جلدی کرتے تھے اور ہماری رحمت کے شوق اور ناراضی کے ڈر سے ہمیں پکارا کرتے اور ہمارے سامنے بڑے عاجز تھے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ »[1]

"ہر کام میں آہستگی کرو مگر آخرت میں فائدہ دینے والے کام میں جلدی کرو"۔

عمل پر ہمیشگی: اعمال صالحہ پر ہمیشگی بھی ایمان کو تقویت دیتی ہے اور عجیب سرور پیدا کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

❀ « أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قال أَدْوَمُهَا وَ إِنْ قَلَّ »[2]

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب الرفق: ۴۸۱۰۔ صحیح الجامع ۳۰۰۹۔ الصحیحة: ۱۷۹۴۔

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضیلة العمل الدائم ...... الخ: ۷۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کون سا عمل اللہ کو بہت زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے اگر چہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔''

آپ کی اپنی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی کام شروع کرتے تو اس پر ہمیشگی کیا کرتے تھے۔ ❶

حدیث قدسی ہے:

❀ « وَمَا زَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحِبَّهُ » ❷

''میرا بندہ مسلسل نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔''

سلف صالحین اور اعمال صالحہ کا شوق: امت کے اسلاف کو دیکھا جائے تو اعمال صالحہ میں ان کا اجتہاد و محنت اور شوق بہت زیادہ تھا انہوں نے قرآن پاک کے سات حصے مقرر کیے ہوئے تھے اور ایک حصے کو ایک دن میں لازمی ختم کرتے تھے۔ جہاد و قتال کی حالت میں بھی رات کا قیام نہ چھوڑتے، قید و بند کی حالت میں بھی صفیں باندھ کر رخساروں پر آنسو بہاتے ہوئے تفکر و تدبر سے تلاوت کرتے، بیوی کو ٹال مٹول کر کے عبادت کے لیے فرصت نکالتے، رات کو قیام کرتے اور دن کو تعلیم و تعلم (یعنی امور) میں مشغول رہتے۔ یتیموں پر خرچ کرتے، غریبوں کی مدد کرتے۔ اس طرح ان کے ایمان ہمیشہ بڑھتے ہی رہتے تھے۔

❶ مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضیلة العمل الدائم :......الخ: ۷۸۳۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع :۶۵۰۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکتاہٹ سے پرہیز: عبادت پر ہمیشگی اور اس کے شوق میں یہ بات ملحوظ رہے کہ اکتاہٹ کا شکار نہ ہو۔ اپنی طبیعت کو محبت اور جذبہ کے ساتھ عبادات میں لگائے اور اکتاہٹ میں نہ پڑنے دے۔ اس سے بچنے کیلئے اپنے حالات کا خیال رکھے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا » ❶

''دین آسان ہے، جو شخص شدت کے ساتھ اس کو اپنے اوپر مسلط کرے گا اس پر یہ غالب آ جائے گا۔ لہٰذا اپنے آپ کو درست رکھو اور قریب قریب رہو۔''

دوسری حدیث میں ہے:

❀ « وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا » ❷

''میانہ روی کو اختیار کرو مقصد کو پالو گے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے دیکھا تو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی ہے۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ آپ ﷺ کی بیوی زینب نے باندھی ہے، قیام کرتے کرتے جب تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان ،باب الدین یسر: ۳۹۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الرقاق ،باب القصد والمداومة علی العمل: ۶۴۶۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ « لَا، حُلُّوهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ »[1]

''اسے کھول دو، جب تک ذوق رہے تب تک عبادت کرو، جب طبیعت سست ہو تو بیٹھ جاؤ۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کو علم ہوا کہ یہ ساری ساری رات قیام کرتے اور مسلسل روزے رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا اور وجہ یہ بتائی:

❀ « فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ »[2]

''اگر تو یہ کام کرے گا تو اس سے تیری آنکھیں خراب اور جسم کمزور ہو جائے گا''۔

اور ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:

❀ « عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ! لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ »[3]

''اتنا عمل کرو جتنا آسانی سے کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ کو تو اکتاہٹ نہیں ہوتی تم اکتا جاتے ہو۔ اللہ کو زیادہ محبوب وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے''۔

اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کو عبادات کا کتنا شوق تھا۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنا پڑتا ہے۔

---

1. صحیح بخاری، کتاب التهجد ،باب مایکره من التشديد فی العبادة: ۱۱۵۰۔
2. بخاری ،کتاب التهجد ،باب :۱۱۵۳۔
3. صحيح بخاری، كتاب الايمان ،باب احب الدين الی الله أدومه:۴۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کی قضا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ » ❶

"جو آدمی سو جائے اور رات کا وظیفہ نہ کر سکے یا مکمل نہ کر سکے تو نماز فجر سے لے کر نماز ظہر تک ادا کر لے تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے رات کو ہی ادا کیا تھا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

❀ « وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً » ❷

"خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نیند کی وجہ سے یا کسی تکلیف کی وجہ سے رات کا عمل رہ جاتا تو دن کو بارہ رکعات پڑھ لیتے تھے۔"

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پوچھنے پر فرمایا کہ عبدالقیس قبیلے کے کچھ لوگ آ گئے تھے اور میں ظہر کے بعد نہیں پڑھ سکا تھا،

---

❶ سنن نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب متی یقضی من نام عن حزبہ من اللیل: ۱۷۹۱۔

❷ احمد: ٦/٩٥۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض: ٧٤٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے اب پڑھی ہیں۔ ❶

ایک حدیث میں ہے:

❀ « كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا » ❷

''ظہر سے پہلے کی چار رکعات رہ جاتیں تو بعد میں پڑھ لیتے''۔

ماہ شعبان کے روزے آپ کثرت سے رکھتے ،اس کی ایک وجہ امام ابن قیمؒ نے یہ بھی لکھی کہ آپ ہر مہینے سے تین روزے رکھا کرتے تو جو رہ جاتے ان کی قضا کیلئے ماہ شعبان میں روزے رکھتے۔ ❸

فتح الباری میں حدیث ہے:

❀ « أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ عَامًا فَلَمْ يَعْتَكِفْ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ » ❹

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ایک رمضان آپ ﷺ سے بوجہ سفر اعتکاف رہ گیا تو آئندہ سال

---

❶ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ ،باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوھا۔

❷ جامع الترمذی ، کتاب الصلوٰۃ ، باب منه آخر : ۴۲۶۔

❸ تھذیب سنن ابی داؤد: ۳/۳۱۸۔

❹ فتح الباری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان: ۲۰۴۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے بیس (۲۰) دن کا اعتکاف کیا۔"

امید اور خوف: اعمال صالحہ کے ساتھ قبولیت کی امید اور رد کیے جانے کا ڈر عمل کے اندر اخلاص پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ زیادہ ہونے ، بندگی اور اطاعت میں نکھار پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

❀ ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴾ (المومنون:٦٠)

"اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔"

کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوریاں کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ « لَا يَابِنْتَ الصِّدِّيقِ! وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ » [1]

[1] جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن ،باب من سورة المومنين : ٣١٧٥ ـ السلسلة الصحيحة: ج ١ ، رقم: ١٦٢ ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نہیں، صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہی لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، صدقے دیتے ہیں مگر ڈر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے یہ اعمال رد نہ ہو جائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں سبقت وجلدی کرتے ہیں"۔

اہل ایمان ہمیشہ اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں اس کے احکام کے سامنے حقیر سمجھتے ہیں، قطعاً انہیں غرور نہیں آتا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر مجھے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے میری ایک نماز قبول فرمالی ہے تو یہ میرے نزدیک پوری دنیا اور اس کی جتنی دولتیں ہیں سب سے پیاری اور محبوب بات ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❀ ﴿ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴾ (المائدة:٢٧)

"اللہ تعالیٰ صرف متقین سے قبول کرتے ہیں۔"[1]

مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

❀ « لَوْ أَنَّ رَجُلًا يَخِرُّ عَلَىٰ وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَىٰ يَوْمِ يَمُوتُ هَرَمًا فِي مَرْضَاةِ اللَّهِ لَحَقَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »[2]

"اگر کسی شخص کو پیدائش کے دور سے لے کر موت کے دن تک چہرے کے بل گھسیٹا جائے صرف اللہ کی رضاء والے معاملے میں تو قیامت کے دن اس

---

[1] تفسير ابن كثير، سورة المائدة:٢٧۔

[2] مسند احمد: ٤/١٨٥، اسناده ضعيف ـ صحيح الجامع ٥٢٤٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکلیف کو بہت حقیر سمجھے گا''۔

لہٰذا جو شخص اللہ کا تعارف اور اپنی حیثیت جان لے پھر اسے سمجھ آئے گی کہ میرے پاس جتنے اعمال ہیں وہ اللہ کے احسانات کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، صرف اللہ تعالیٰ کا کرم اور اس کا فضل ہی ہے کہ وہ انہیں قبول کر کے اجر سے نوازے۔ اس طریقے سے آدمی کا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

کثرت سے موت کو یاد کرنا: موت کو یاد رکھنا اور موت اور اس کے بعد پیش آنے والے معاملات پر غور کرنا، یہ بھی کمزور ایمان کا علاج اور دلوں کی میل صاف کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ أَلَا فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تَرِقُ الْقَلْبَ وَ تَدْمَعُ الْعَيْنَ وَ تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُ هَجْرًا » [1]

''لوگو! میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا اب زیارت کیا کرو۔ اس سے دل نرم ہوتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں اور آخرت یاد آتی ہے۔ ہاں زبانوں سے فضول باتیں نہ نکالنا''۔

وہ حدیث آپ پڑھ چکے ہیں جس میں دلوں کے زنگ آلود ہونے اور ان کی صفائی کیلئے قرآن اور موت کو کثرت سے یاد کرنے کا آپ نے علاج بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

---

[1] حاکم: ۱/۳۷۶۔ صحیح الجامع: ۴۵۸۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ «أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ» ❶

''لذتیں توڑ دینے والی موت کثرت سے یاد کیا کرو۔''

موت کو یاد کرنے کا ایک طریقہ قبرستان کی زیارت ہے۔آپ نے زیارتِ قبرستان کی دعا بتائی کہ جب قبرستان جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

❀ «اَلسَّلَامُ عَلَى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ» ❷

''اے مومنو! مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ اللہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں پر رحمت فرمائے۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں۔''

خود نبی اکرم ﷺ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی، خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا۔ پھر فرمایا:

❀ «إِسْتَأْذَنْتُ رَبِّيَ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ» ❸

❶ جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذکر الموت: ۲۳۰۷۔ وصحیح الجامع: ۱۲۱۰۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها: ۹۷۴۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربه فی زيارة قبر أمه: ۹۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کے لیے دعائے بخشش کی اجازت مانگی، اللہ نے اجازت نہیں دی پھر قبر دیکھنے کی اجازت طلب کی تو دے دی۔ تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو یہ آخرت یاد دلاتی ہیں''۔

زیارۃِ قبور کا طریقہ: آدمی کو چاہیے کہ قبرستان میں جا کر ان لوگوں کی زندگیوں پر غور کرے جو اب مٹی تلے جا چکے ہیں۔ کتنی ان کی امیدیں تھیں، ان کی برادریاں، بیوی بچے تھے، خوبصورت جسم تھے۔ آج کوئی چیز ان کے کام نہیں آئی، کسی نے ان کو نہ بچایا، ان کے چہروں کی خوبصورتی مٹ چکی، قبر میں ان کے جسم گل چکے، عورتیں بیوہ ہو گئیں، اولاد یتیم ہو گئی۔ پھر ان سے عبرت حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی پر نگاہ ڈالے اور اپنے دل کے فساد کو ختم کرے، کبھی اپنے آپ کا کبھی میت کے حال کا تقابل کر کے جائزہ لے۔

امام قرطبی نے اپنی کتاب ''التذکرۃ'' میں لکھا کہ موت کو یاد کرنے والے کو تین چیزیں میسر ہوتی ہیں:

① جلدی توبہ کرنا

② دل کو قناعت پسند بنانا

③ اور عبادت پر دل کا مطمئن وخوش ہونا۔

اور جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے اسے بھی تین بیماریاں لاحق رہتی ہیں:

① توبہ کا خیال پراگندہ رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② قناعت کی جگہ دنیا کا لالچ آجاتا ہے۔

③ عبادات میں سست رہتا ہے۔

قریب الموت آدمی کو دیکھنا بھی دل کی نرمی میں بڑا اثر کرتا ہے۔ موت کی سختیاں اور بے ہوشیاں دیکھنا اور موت کے بعد کے حالات یعنی قبر وحشر نشر وغیرہ میں غور کرنا دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا شوق پیدا کرتا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک مریض کی عیادت کیلئے گئے، دیکھا وہ موت کی بے ہوشیوں میں ہے تو اس کے کرب اور سختی کو دیکھ کر واپس آگئے۔ رنگ بدلا ہوا ہے۔ گھر والوں نے کھانا دیا تو کہا کھانا پینا لے جاؤ، میں نے آج موت آتے دیکھی ہے، میں تو اب صالح اعمال کروں گا حتی کہ موت کو پالوں۔ [1]

جنازہ پڑھنا: میت کو کندھوں پر اٹھانا، جنازہ پڑھنا اور قبر میں دفن کرنا بھی آخرت کا احساس پیدا کر کے دل کو صاف اور ایمان کو تازہ کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ «عُودُوا الْمَرْضَى وَاتبَعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ» [2]

''بیماروں کی بیمار پرسی کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ۔ یہ تمہیں آخرت یاد دلاتے ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

---

[1] التذکرۃ للقرطبی: ۱۷۔

[2] مسند احمد: ۴۸/۳۔ صحیح الجامع: ۴۱۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ « مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ مِنْ بَيْتِهَا [وَفِي رِوَايَةٍ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا] حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ مِنَ الْأَجْرِ » ❶

''جو میت کے گھر سے اس کے ساتھ جائے گا اور اپنا ایمان و احتساب کرتے ہوئے نماز جنازہ پڑھے گا اسے ایک قیراط اجر ملے گا اور جو دفن تک وہیں رہے گا اسے دو قیراط اجر ملے گا''۔

صحابہ نے پوچھا، یہ قیراط کیا ہیں؟

فرمایا:

❀ « مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ »

''دو بڑے پہاڑوں کی مثل''۔

آخرت کے مقامات کو یاد کرنا: امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب انسان کی فکر صحیح ہو جائے تو لازماً اس میں ایسی بصیرت پیدا ہو جاتی ہے جس کے ساتھ وہ اللہ کے وعدے، وعیدیں، جنت، دوزخ، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبت کرنے والوں کے لیے جو تیار کیا اور اپنے دشمنوں کیلیے جو تیار کیا وہ سب دیکھ لیتا ہے۔ کیونکہ یہ بصیرت ایک نور ہے جو دل میں روشنی پیدا کر دیتا ہے۔ وہ یہ منظر سمجھ لیتا ہے کہ کس طرح انسان قبروں سے نکل کر سر جھکائے رب کی آواز پر بھاگیں گے۔ آسمانوں کے فرشتے گھیر لیں گے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنائز ،باب فضل الصلاة علی الجنازة و اتباعها:٩٤٥۔ احکام الجنائز للالبانی:٦٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود اللہ تعالیٰ آئیں گے۔ فیصلہ کیلئے عدالت لگ جائے گی، زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی، کتابیں اور اعمال نامے آ جائیں گے، انبیاء اور گواہ حاضر ہوں گے، میزان نصب کر دیے جائیں گے، حوض کوثر، محشر کی پیاس، اعمال ناموں کا ملنا، جہنم پر پل صراط، اس سے لوگوں کا نیچے گرنا اور کامیاب ہونے والوں کا بچ کر گزر جانا، یہ سب ایسے دیکھے گا جیسے اس کی نظروں کے سامنے ہو رہا ہو۔ پھر اسے آخرت اور اس کا ہمیشہ رہنا اور دنیا اور اس کا فانی ہونا واضح طور پر سمجھ آ جائے گا۔ [1]

قرآن مجید نے ایسے بہت سے مناظر کو بیان کیا ہے۔ سورۃ ق، واقعہ، قیامہ، اعراف، مرسلات، نباء، مطففین اور تکویر وغیرہ سورتوں میں اور کتب حدیث بھی کتاب الرقاق، جنت، جہنم، محشر، حساب کتاب کے ابواب سے بھری پڑی ہیں۔ اور امت کے علماء نے بھی اس موضوع پر بہت سی کتب لکھی ہیں۔ یہ آخرت کے تذکرے بھی ایمان کو تازہ کر دیتے ہیں۔ اس لیے ان پر بھی غور سے نگاہ ڈالنا اور انہیں پڑھتے سنتے رہنا چاہیے۔

<u>دنیا میں رونما ہونے والے بڑے بڑے حادثات پر غور کرنا:</u> آیاتِ کونیہ یعنی اس کائنات میں جو بڑے بڑے حادثات رونما ہوتے ہیں۔ سورج گرہن، چاند گرہن، زلزلے، تیز آندھیاں، بادلوں کی گرج چمک، پہلی امتوں پر آنے والے عذاب اور اللہ کے بندوں پر ہونے والے احسانات ان سارے معاملات میں غور کیا جائے تو یہ بھی ایمان کو تازہ کرنے کا اہم ذریعہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب گرہن دیکھتے تو گھبرا جاتے اور نماز کا اہتمام کرتے اور نصیحت کرتے کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان کے ذریعے سے

[1] مدارج السالکین: ۱/۱۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خبردار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ آندھی دیکھ لیتے تو گھبرا اُٹھتے اور اس کے اثرات آپ ﷺ کے چہرے سے ظاہر ہوتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں عرض کرتی اللہ کے رسول ﷺ لوگ خوش ہوتے ہیں کہ بارش آئے گی جبکہ آپ پریشان ہو جاتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ « يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: ﴿ هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ﴾ » [1]

''مجھے ڈر رہتا ہے کہ کہیں یہ عذاب نہ ہوں، اس لیے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب ایک قوم نے عذاب دیکھا تو یوں کہا کہ یہ بدلی ہے، ہم پر برسنے والی''۔

آج کل: آج کل لوگ اس طرح کی نشانیاں دیکھ کر اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بجائے کفار و مشرکین کے طریقے اپنا لیتے ہیں۔ چنانچہ کبھی زلزلہ آئے تو سب مرد عورتیں گھروں سے نکل آتے ہیں، کوئی امتیاز نہیں رہتا پردے اور بےپردگی کا، شیطانی وسوسے اور شیطانی کام شروع ہو جاتے ہیں۔ یا لوگ اپنے اپنے انداز سے تبصرے اور شور شرابہ کرتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں بلکہ ایسے مواقع پر موت کو یاد کرنا چاہیے اور اللہ کی قدرت دیکھ کر اپنے اندر ایمان و عاجزی پیدا کرنی چاہیے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیة الریح والغیم والفرح بالمطر: ۸۹۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاند دیکھ کر: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑ کر چاند کی طرف اشارہ کیا اور کہا:

❀ « يَا عَائِشَةُ! اِسْتَعِيذِي بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ » ❶

''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس کے شر سے اللہ کی پناہ میں آؤ، یہ غاسق ہے جب یہ گرہن زدہ ہو۔''

سیر و سیاحت: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دوران سفر مقام حجر پر پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

❀ « لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ » ❷

''ان معذبین کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا، اگر رونا نہ آئے تو داخل نہ ہونا، کہیں تم کو وہ عذاب نہ آ پکڑے جس نے ان کو پکڑا تھا''۔

افسوس آج کل لوگ سیر و سیاحت کرتے ہیں مگر عبرت حاصل نہیں کرتے بلکہ سارے سفر کو غفلت اور مخالفت شریعت میں اڑا دیتے ہیں۔

---

❶ مسند احمد :٦/٢٣٧۔ السلسلة الصحيحة: ٣٧٢۔ جامع الترمذی أبواب التفسير باب من سورة المعوذتين:٣٣٦٦۔

❷ صحيح البخاری، كتاب الصلوٰة، باب الصلوٰة فی مواضع الخسف والعذاب :٤٣٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمات اللہ کی تعظیم: اللہ کی محترم قرار دی ہوئی اشیاء، دراصل ان اشیاء میں اللہ کے حقوق ہیں۔ خواہ کسی فرد کے متعلقہ ہوں یا کسی جگہ کے متعلقہ یا کسی اور چیز کے متعلقہ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ﴾ (الحج: ٣٠)

''جو کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی محترم قرار دی ہوئی اشیاء کا احترام اور تعظیم اللہ کی طرف سے بہتری اور دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔ شعائر کا معنیٰ بھی علامات ہوتا ہے۔ گویا ان اشیاء کا احترام ایمان وتقویٰ کی علامت ہے۔ اس لیے اللہ کی تعظیم سے بھی ایمان قوی ہوتا ہے۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کا احترام کرنا، حرمین کا احترام کرنا، ماہ رمضان کا احترام۔

صغائر کا حقیر نہ سمجھنا: چھوٹے چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ سمجھے۔ یہ بھی حرمات اللہ کے احترام میں داخل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❀ « إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتَّى يُهْلِكْنَهُ وَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ لَهُنَّ مَثَلًا كَمَثَلِ قَوْمٍ نَزَلُوا أَرْضَ فَلَاةٍ فَحَضَرَ صَنِيعُ الْقَوْمِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْطَلِقُ فَيَجِيءُ بِالْعُودِ وَالرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْعُودِ حَتَّى جَمَعُوا سَوَادًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَجَّجُوا نَارًا وَأَنْضَجُوا مَا قَذَفُوا فِيهَا» [1]

"گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچو اس لیے کہ یہ جمع ہو کر آدمی کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک مثال بیان فرمائی، جیسے ایک قوم کسی بے آباد علاقے میں پڑاؤ ڈالے، کھانے کا وقت ہو تو ہر شخص ایک ایک لکڑی لے آئے تو ایک ڈھیر بن جاتا ہے اور اسے آگ لگا کر وہ سب کچھ پکا لیتے ہیں۔"

کسی صاحب دل نے کہا ہے ۔

خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِيْرَهَا وَ كَبِيْرَهَا ذَاكَ التُّقٰى

وَاصْنَعْ كَمَاشٍ فَوْقَ أَرْضِ الشَّوكِ يَحْذَرُ مَايَرَى

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰى

"صغیرہ کبیرہ سب گناہوں کو چھوڑ دے، تقویٰ یہی ہے۔ اس طرح کر جس طرح کانٹوں والی زمین پر پیدل چلنے والا کرتا ہے کہ وہ ہر اس چیز سے محتاط ہوتا ہے جسے دیکھتا ہے۔ صغیرہ کو بھی حقیر نہ سمجھ کیونکہ کنکریوں سے پہاڑ بن جاتا ہے۔"

علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں "بہت سے لوگ چھوٹے چھوٹے گناہوں کو ہلکا سمجھ کر گزرتے ہیں جبکہ یہ ایمان کی جڑوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ مثلاً حرام دیکھنا یا طلبہ کا کتاب لیکر واپس نہ کرنا۔ کہتے ہیں سلف میں سے ایک شخص نے کہا میں نے ایک دفعہ

[1] مسند احمد: ۱/ ۴۰۲، ۴۰۳، السلسلہ الصحیحۃ: ۳۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چشم پوشی کرتے ہوئے صرف ایک لقمہ کھایا، آج بھی، چالیس سال ہو گئے، میں پیچھے ہی جا رہا ہوں"۔ ❶

امید چھوٹی رکھنا اور دنیا کو حقیر سمجھنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❀ ﴿ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴾ (آل عمران:۱۸۵)

"یہ دنیا کی زندگی صرف ایک دھوکے کا سامان ہے۔"

یہ دنیا بھی آخر کار فانی ہے۔ تو اس دنیا پر لمبی لمبی امیدیں لگانا اور پروگرام بنانا درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

❀ ﴿ أَفَرَأَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ۝ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ۝ مَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴾

(الشعراء:۲۰۵، ۲۰۷)

"آپ غور کریں اگر ہم کئی سالوں کیلئے بھی انہیں دنیا کا مال ومتاع دیں پھر وہ قیامت آ جائے جس سے انہیں ڈرایا جا رہا ہے تو جو مال و دولت انہیں دیا گیا ہے یہ ان کے کچھ کام نہیں آئے گا"۔

تو یہ کہنا کہ ابھی لمبی زندگی ہے، اس دھوکہ میں نہ رہے بلکہ دنیا کو حقیر سمجھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ

❶ صید الخاطر۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمارہے تھے:

❀ «اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرَاللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ أَوْ عَالِماً أَوْ مُتَعَلِّماً » ❶

”دنیا لعنتی ہے، جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے، سوائے اللہ کے ذکر اور اس کے قریب کرنے والے اعمال کے یا عالم اور طالب علم کے۔“

تو دنیا کو ملعون وحقیر جان کر آخرت پر نظر رکھنی چاہیے۔ یہ سوچ اور عقیدہ دل میں ایمان پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنا: ضعفِ ایمان کے علاج میں انتہائی اہمیت کا حامل طریقہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔ ایک لمبی حدیث میں ذکر کو شیطان سے حفاظت کیلئے قلعہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ شیطان کو بھگانے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ دلوں کی صفائی کرتا اور ان کی بیماری کا علاج کرتا ہے اور اعمال صالحہ کی روح ہے۔ اللہ نے حکم دیا:

❀ ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا .... ﴾

(الاحزاب: ٤١۔ ٤٣)

”اے ایمان والو! اللہ کا کثرت سے ذکر کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو۔ وہ ذات تم پر رحمت بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے دعائیں کرتے ہیں تاکہ تمہیں

❶ سنن ابن ماجة: کتاب الزهد، باب مثل الدنیا: ٤١١٢۔ جامع ترمذی، کتاب الزهد، باب منه حدیث ان الدنیا ملعونة: ٢٣٢٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلمات سے نور کی طرف لے آئے اور وہ مومنوں کے ساتھ خصوصی رحمت کرنے والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے اس آدمی کو جس پر اسلام کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہوگئیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

❀ «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ» [1]

''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔''

ذکر کی اہمیت: ذکر کے دل پر اثرات کا اثر قرآن کے اس بیان سے ظاہر ہے:

❀ ﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ (رعد:۲۸)

''خبردار! اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

❀ ﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ﴾ (الكهف :۲٤)

''جب بھول جائیں تو کفارہ کیلئے رب کا ذکر کریں۔''

وہ فقراء صحابہ جو صدقہ وزکوۃ نہیں دے سکتے تھے اور مالی عبادات کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، انہیں ان کے عوض نبی اکرم ﷺ نے ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر بتایا تھا اور فرمایا تم سے کوئی آگے نہیں بڑھ سکے گا سوائے اس کے جو یہ عمل شروع کرے۔ اس سے جنت میں پودے لگتے ہیں۔ جیسا کہ معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہمارے پیغمبر کے ہاتھ ہمیں سلام بھیج کر ذکر کی نصیحت کرتے

[1] جامع ترمذی، كتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر:۳۳۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے فرمایا تھا کہ ذکر سے معرفت کے دروازے کھلتے ہیں، دلوں کی سختی دور ہوتی ہے، رزق کے دروازے کھلتے ہیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ''دلوں کی سختی کو اللہ کا ذکر پگھلا دیتا ہے''۔ ایک شخص نے حسن بصری سے دل کی سختی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا اس سختی کو ذکر سے پگھلا دو۔ کیونکہ دل غفلت کے ساتھ سخت ہوتا ہے اور جب ذکر ہو غفلت ختم ہوگی تو سختی بھی پگھل جائے گی، جس طرح آگ میں کوئی چیز پگھل جاتی ہے۔ تو ذکر دل کی شفا اور علاج ہے اور اس سے غفلت دل کی بیماری اور سختی ہے۔ مکحول کہتے ہیں اللہ کا ذکر شفا ہے اور لوگوں کا ذکر بیماری ہے۔ ❶

آج بھی ذکر سے غافل، صبح وشام کے اذکار نہ پڑھنے والے، اللہ کی حفاظت میں نہ آنے والوں پر ہی شیطان کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور ذکر سے غفلت کی وجہ سے شیطان کا ان پر زور چلتا ہے۔

اذکار مسنونہ کا اہتمام:

❀ « لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ »

سوسو بار صبح وشام پڑھا جائے تو شیطان کے شر سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

❀ « سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ »

❶ الوابل الصیب و رافع الکلم الطیب: ۱٤۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ « لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ »

اسی طرح صبح وشام کے اذکار، سونے اٹھنے کے اذکار، کھانے پینے کی دعائیں، پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت کی دعائیں، سواری، چھینک، قبرستان جاتے وقت۔ اس طرح کے معمولات میں جو دعائیں منقول ہیں ان پر پابندی کرے تو بہت جلد اپنے دل میں اس کا اثر محسوس کرے گا اور ایمان زیادہ ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ)۔ یہ اذکار حصن المسلم میں بالتفصیل موجود ہیں۔

یتیموں پر رحم کرنا: اللہ ذوالجلال نے مختلف قسم کی عبادات مقرر فرمائی ہوئی ہیں۔ کوئی بدن کے ساتھ کوئی مال کے ساتھ، کوئی فرض ہے کوئی نفل، کوئی سنت اور انسان کبھی کسی قسم کی عبادت میں لذت محسوس کرتا ہے کبھی کسی قسم کی عبادت میں۔ اللہ اکبر! جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور آٹھوں دروازے مختلف قسم کی عبادات کے ناموں پر ہیں۔ جو جس قسم کی عبادت میں زیادہ ذوق رکھتا ہوگا اسے اسی مناسبت سے دروازے سے آواز دی جائے گی۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بخاری میں موجود ہے۔ ان مختلف قسم کی عبادات میں ہر قسم کے اندر یہ صلاحیت ہے کہ وہ دل کو صاف کر کے ایمان کو نکھارتی ہے۔ ایک حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❀ « أَتُحِبُّ أَنْ يَّلِينَ قَلْبُكَ وَتُدْرِكَ حَاجَتَكَ؟ أَرْحَمِ الْيَتِيمَ وَامْسَحْ رَأْسَهُ وَأَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ يَلِينُ قَلْبُكَ وَتُدْرِكُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَاجَتَكَ)) ❶

''کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو اور تو اپنا مقصد پالے؟ (پھر) یتیم پر رحم کیا کر، اس کے سر پر ہاتھ پھیرا کر، اس کو اپنا کھانا کھلایا کر، تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تو اپنا مقصد پالے گا۔''

یہ ایسی عبادت ہے جو گویا ایمان کی کمزوری کا علاج کرنے کے لیے بالفعل وضع کی گئی ہے۔

برے خاتمے کا ڈر: برے خاتمے اور برے انداز سے موت، یہ بھی ایک ایسا ڈر ہے جو انسان کو غفلت سے اطاعت کی طرف مائل کر دیتا ہے اور ایمان کی تجدید کر دیتا ہے۔ برے انجام کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک صورت خودکشی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ ((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)) ❷

''جس نے کسی آہنی چیز سے اپنے آپ کو قتل کیا تو وہ لوہے کا آلہ اس کے ہاتھ

❶ السلسلة الصحيحة: ٢/٥٣٣۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه ...... الخ: ١٠٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوگا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔ جس نے زہر پیا وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کے اندر ہمیشہ ہمیشہ اسے پیتا رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ جہنم کے اندر ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا''۔

دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں ایک شخص جو کفار کے ساتھ قتال کر رہا تھا اور اتنی بہادری سے لڑ رہا تھا کہ اس جیسی لڑائی کسی نے نہ لڑی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ « أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ »

''یہ آگ والوں میں سے ہے۔''

تو ایک مسلمان اس کے پیچھے لگ گیا کہ دیکھوں یہ کیا کرتا ہے۔ تو دیکھا کہ وہ شدید زخمی ہو گیا اور زخموں سے تنگ آ کر اس نے تلوار اپنے سینے پر رکھ کر دبا دی اور خودکشی کر لی۔ ❶

موت کے وقت کی عجیب حالتیں: ① ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک آدمی سے موت کے وقت کہا گیا: ''لا الہ الا اللہ'' پڑھو تو اس نے کہا میرے اندر ہمت نہیں کہ میں اسے پڑھ سکوں۔ ❷

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب لایقال فلان شهید:۲۸۹۸۔

❷ الداء والدواء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② ایک اور شخص سے کہا گیا کہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھو۔ تو وہ آگے سے گانے لگ گیا۔

③ ایک تاجر سے جسے تجارت نے اللہ سے غافل کر رکھا تھا، موت کے وقت کہا گیا ''لا الہ الا اللہ'' پڑھو۔ تو وہ کہنے لگا، یہ قطعہ بڑا بہترین ہے، یہ آپ کو بڑا مناسب رہے گا۔ لے لو، سستا ہی ہے۔ اسی طرح کہتا کہتا مر گیا۔ ❶

④ ملک ناصر کے ایک سپاہی کو موت کے وقت اس کا بیٹا ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرنے لگا تو وہ آگے سے کہتا ہے میرا مولا ناصر ہے۔ بیٹے نے پھر کلمہ کی تلقین کی تو اس نے پھر آگے سے یہی کہا کہ ناصر میرا مولا ہے اور اسے دہراتے دہراتے مر گیا۔

⑤ ایک اور شخص سے موت کے وقت ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنے کا کہا گیا تو وہ کہنے لگا، فلاں گھر کو اس طرح تعمیر کرو، فلاں باغ میں اس طرح اصلاح کرو۔

⑥ ایک سود خور سے موت کے وقت کلمہ پڑھنے کا کہا گیا تو وہ کہنے لگا، دس کے گیارہ لوں گا اور اس طرح کہتے کہتے مر گیا۔ ❷

بعض کا رنگ کالا سیاہ ہو گیا، بعض کا چہرہ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا تھا۔ ابن جوزی بیان کرتے ہیں، میں نے بعض ایسے افراد سے جن کے متعلق میرا خیال تھا کہ یہ بہت اچھے لوگ ہیں، موت کے وقت سنا وہ کہہ رہے تھے ''میرے رب! میرے اوپر کیوں ظلم کرتا ہے؟'' بستر موت پر اس نے اللہ پر ظلم کی تہمت لگا دی۔ ابن جوزی کہتے ہیں، میں اس

❶ طریق الہجرتین: ۳۰۸، دارالکتب العلمیہ۔

❷ الداء والدواء لابن قیم: ۱۷۰۔۲۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد ہمیشہ پریشان ہی رہا ہوں۔ [1]

ان کے برے انجام میں کس قدر عبرتیں ہیں اور جن کا ہمیں علم نہیں ہو سکا پتہ نہیں ان کا کیا حال ہوا ہو گا۔

سچی بات ہے کہ جو شخص زندگی میں اللہ سے محبت کرتا ہو، اس کی اطاعت کرتا ہو، اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہو وہ موت کے وقت اللہ کی ملاقات پر خوش ہوتا ہے اور مطمئن ہوتا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے دور، اس کے رسول سے دور، دین سے بے زار رہا ہو تو موت کے وقت دولت، جائیداد اور رشتہ داریاں، برادریاں تو رہ جائیں گی دنیا میں ہی، اکیلے نے آگے جانا ہے۔ تو اس وقت پھر بندہ اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اپنی بے دینی کی وجہ سے کلمہ کی توفیق ملتی ہے۔ اس برے انجام سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی طبیعتوں کو دینی اور فرمانبرداری سے محبت کرنے والیاں بنائیں اور دلوں میں ایمان کا نور روشن کریں۔

اپنے آپ کو اللہ کے سامنے حقیر جانتے ہوئے اعتراف کرنا اور عاجزی ظاہر کرنا: ابن قیم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ آدمی جب ذلت وانکساری والی زبان کے ساتھ اللہ کے سامنے توبہ کرے۔ مثلاً کہے اللہ تو عزت والا اور میں ذلیل ہوں، مجھ پر رحم فرما، تو قوت والا میں ضعیف ہوں، تو غنی میں تیرا محتاج ہوں، میری یہ جھوٹی گناہ گار پیشانی تیرے سامنے ہے۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔ میں مسکین تجھ سے سوال کرتا

[1] صید الخاطر: ۱۳۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ میں عاجز ذلیل تیرے سامنے گڑ گڑاتا ہوں۔ میری ناک تیرے سامنے خاک آلود اور میری گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے، آنکھیں تیرے سامنے رو رہی ہیں۔ دل تیرے سامنے ذلیل ہے۔ تو مجھے معاف کر دے۔ اس انداز سے اپنے رب سے سرگوشیاں کرے، اس سے التجائیں کرے تو اس طریقہ سے بھی ایمان بہت بڑھتا ہے اور دلوں کی صفائی ہوتی ہے۔ ان کا تکبر وغرور نکل جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❀ ﴿ يَأَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴾ (فاطر: ١٥)

''اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ غنی اور تعریفوں والا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)) [1]

''بندہ اپنے رب کے قریب ترین سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، لہٰذا کثرت سے دعا کیا کرو۔''

اب اندازہ لگائیں کہ سجدے والی حالت اللہ کے سامنے انتہائی عاجزی اور اپنے آپ کو زمین پر گرا دینے والی حالت ہوتی ہے۔ تو اس طرح بندہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ٤٨٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادگی ایمان سے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ » ❶

''سادگی اور زیب وزینت کا ترک کرنا ایمان کا حصہ ہے''۔

دوسری حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

❀ « مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُئُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا » ❷

''جو شخص صرف اللہ کے لیے تواضع و عاجزی کرتے ہوئے بہترین لباس چھوڑ دے گا قیامت والے دن ساری مخلوقات کے سامنے اللہ اسے بلائیں گے اور اختیار دیں گے کہ ایمان کے ''حلّہ جات'' (لباسوں) میں سے جو چاہے پہن لو''۔

الولاء والبراء: الولاء کا مطلب اللہ کیلئے اہل ایمان سے محبت رکھنا اور براء کا مطلب اللہ کے لیے ہی کفار و مشرکین سے دشمنی رکھنا۔ یہ ایسا عمل ہے جو ایمان کو دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ کے دوستوں سے محبت اللہ سے محبت کا باعث ہوتی ہے اور اللہ کے دشمنوں سے محبت اللہ کی محبت کو کمزور کر کے عقیدے کی پختگی، برائی سے نفرت اور نیکی پر

❶ ابن ماجة، كتاب الزهد، باب من ما لا يؤبه له:٤١١٨۔ السلسله الصحيحه :٣٤١۔

❷ جامع ترمذی، كتاب صفة القيامة ،باب البناء كله وبال ...... الخ:٢٤٨١۔ سلسله صحيحة : ٧١٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطمینان کو ختم کر دیتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

❀ ﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴾ (ال عمران: ۲۸)

''مومن مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں، جو ایسا کرے گا اس کی اللہ کے نزدیک کچھ حیثیت نہیں ہوگی۔ اللہ کے نزدیک تمہاری حیثیت صرف اسی صورت میں ہوگی کہ تم مکمل طور پر کفار سے دوستی لگانے سے بچو۔ اللہ تمہیں خود اپنے آپ سے ڈرا رہے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

آیت کو بار بار پڑھ کر اندازہ لگائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کفار کی دوستی تقویٰ و ایمان کو اتنا کمزور کر دیتی ہے کہ اللہ کے نزدیک حیثیت ہی نہیں رہتی اور اس کے برعکس اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے دشمنی ایمان کا حصہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ قیامت والے دن سات قسم کے خوش قسمت ایسے ہوں گے جنہیں اللہ اپنا سایہ عطا فرمائیں گے جس دن کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں ایک قسم کے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے دشمنی رکھتے ہیں۔ [1]

<u>کفار کی مخالفت</u>: اسلام نے تو کفار سے دوستی نہ لگانے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔ یہاں تک آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مسند احمد: ۴۳۹/۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» [1]

''جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔''

تنبیہ: آج ہمارے دور میں جو ہر معاملہ میں کفار کی مشابہت ہے اور ان سے دشمنی و نفرت کے جذبات نہیں رہے یہ ایمان کی تباہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو دیکھیں داڑھی منڈھی ہوئی، لباس کفار والا، حجامتوں میں یورپ و امریکہ کے کافروں کی نقل، بولیاں ان کی، گھر بنانے میں، کاروبار میں، صبح وشام کے معاملات میں، ہر کام میں ان کی مشابہت۔ اسی طرح عورتوں کی بے پردگی اور عریاں لباس، باہر گھومنا۔ یہ وہ منحوس طرز عمل ہے جس نے ایمانوں کا بیڑا غرق کیا ہے۔ اپنے اندر ایمان پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم کافروں کی تہذیب، رسم و رواج، حجامت، ہر معاملہ میں نفرت کریں، اسے گندا سمجھیں اور اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقوں سے محبت کریں۔ مرد صحابہ کرام ﷺ اور عورتیں امہات وصحابیات کا کردار اختیار کریں۔ اسلام کے ہیرو صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، محمود غزنوی جیسے عظیم لوگوں کے کردار اختیار کریں۔ مجاہدین سے محبت کر کے ان کے انداز اپنائیں، پھر دیکھیں ایمان کس طرح ابھرتا ہے۔

جہاد: اسلام کا سب سے اعلیٰ عمل جہاد ہے۔ پورے دین اسلام میں کوئی عمل اس کے برابر کا بھی نہیں۔

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة: ٤٠٣١۔ ارواء الغليل: ١٢٦٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اسلام کی کوہان ہے۔اس کے راستے کی گرد وغبار پڑنے سے بھی جہنم کا دھواں حرام ہو جاتا ہے۔اس راستے میں صف کے اندر ایک مرتبہ کھڑا ہو جانا اپنے گھر میں ساٹھ ستر سال نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ خود ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو اس کے راستے میں صفیں باندھ کر لڑتے ہیں۔گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں۔

اس کی تربیت وٹریننگ جو ہر مسلمان پر فرض ہے،منافقت ختم کرتی ہے۔بلکہ اس جہاد کے بارے میں اچھے جذبات رکھنے سے بھی نفاق دور ہو جاتا ہے۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ « مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ » ❶

''جس نے نہ جہاد کیا نہ اس کے بارے میں اپنے نفس سے بات کی تو اس کی موت منافقت کی ایک شاخ پر ہوئی''۔

تلوار نفاق کو مٹا دیتی ہے۔اس جہاد کو عملی طور پر آج دیکھ لیں،اس عمل کی بدولت بہت سے لوگوں کو صحیح ایمان نصیب ہوا ہے۔تو اپنے آپ کو،اپنی اولادوں کو،اپنے رشتہ دار اور دوست احباب کو جہاد پر آمادہ کریں۔اس سے بہت جلد ایمان نکھرتا ہے۔آپ اندازہ کریں مجاہد کے ایمان کا کہ شہید مجاہد کا حساب کتاب ہی نہیں ہوگا۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی ایمان مضبوط

❶ صحیح مسلم ،کتاب الامارۃ، باب ذم من مات ولم یغز...... الخ: ۱۹۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا عمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

❀ ((مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ ....)) [1]

''تم سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے قوت کے ساتھ بدل دے، اگر قوت نہیں تو زبان کے ساتھ، اگر زبان سے نہیں روک سکتا تو دل سے برا سمجھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔ اس کے بعد ایمان رائی کے دانے جتنا بھی نہیں رہتا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیکی کو پھیلانا، اس کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا ایمان کو بہت مضبوط اور اعلیٰ بنا دیتا ہے۔

آج کل جو کہا جاتا ہے کہ ہمیں کیا، کوئی جو مرضی کرے، ہمیں کیا ضرورت ہے لوگوں سے باتیں سنیں؟ یہ ایمان کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔ ہمیں اللہ کی محبت میں غیرت مند بننا چاہیے اور اللہ کی نافرمانی کو روکنا چاہیے۔ یہ چیز حمیت ایمان کو بڑھانے والی چیز ہے۔

اپنا محاسبہ کرنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❀ ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ﴾ (الحشر:۱۸)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر نفس یہ غور کرے کہ وہ کل (قیامت) کیلئے کیا آگے بھیج رہا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان ...... الخ : ۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے:

❀ ((حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا)) [1]

''اپنے آپ کا محاسبہ کیا کرو اس سے پہلے کہ (اللہ کی طرف سے) تمہارا محاسبہ کیا جائے۔''

حضرت حسن فرماتے ہیں، آپ مومن کو اپنا محاسبہ کرتے ہی پائیں گے۔ میمون بن مہران کہتے ہیں، صاحب تقویٰ شخص کنجوس ساتھی سے بھی زیادہ سخت اپنا حساب کتاب کرتا ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، نفس کو محاسبہ سے آزاد اور خواہشات کے پیچھے لگا دینا ہلاکت ہے۔ اس لیے ہر مومن کو چاہیے کہ اپنے شب و روز کا حساب کرے کہ آج کتنی فرمانبرداریاں کی ہیں، کتنی نافرمانیاں ہوئی ہیں، قیامت کے لیے کتنا کام کیا ہے۔ اس سے بھی اس کے اندر ایمان کے جذبات پیدا ہوں گے۔

آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پھر یاد کرلیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح کپڑا میلا کچیلا ہو جاتا ہے (معاشرے کا گرد و غبار، مختلف چیزوں کے رنگ اور داغ اس پر اثر انداز ہوتے ہیں) اسی طرح ایمان بھی میلا کچیلا ہو جاتا ہے (معاشرے کے رسم و رواج اور طور طریقے، نیک و بد کے ساتھ اختلاط کا اثر پڑتا ہے) تو تم اللہ سے سوال کیا کرو کہ وہ تمہارے ایمان کو تازہ کرتا رہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن و سنت سے علمی راہنمائی لے کر زندگی کے میدان میں ہر کام کرتے ہوئے یہ سوچ رکھیں

[1] جامع الترمذی، کتاب صفة القیامة، باب حدیث الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت: ٢٤٥٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا مخالفت میں ، ہر قدم پر یہ سوچ رکھیں کہ اس بات سے یا عمل سے کہیں اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہوں گے، جو ہمارا رب ہے، خالق و مالک ہے ۔اور کہیں اللہ کے رسول کی مخالفت تو نہیں ہو گی ، جو ہمارے پیغمبر ہیں۔ پھر فرمانبرداری والا راستہ اختیار کریں اور نافرمانیوں سے بچیں ۔اگر دنیا میں پریشانی بھی آ جائے تو جنت کے وعدے پر برداشت کریں۔ سمجھداری اور عقلمندی یہ ہے کہ ایمان کا خیال رکھیں جو اس کائنات میں سب سے قیمتی متاع اور سرمایہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے ایمان کی محبت نصیب فرمائے اور کفر و نافرمانی سے نفرت عطا کرے۔ دنیا کے سارے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائے۔ مجاہدین کو قوت و غلبہ عطا فرمائے اور کفار و مشرکین کو ذلیل و رسوا کرے۔ سچے دین اسلام کو غلبہ عطا فرمائے اور باطل نظاموں کو تباہ و برباد فرمائے۔

آمین ثم آمین !

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جامع دعا

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں ، اے اللہ! میں اپنے دین ، اپنی دنیا اور اپنے اہل، اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں ، اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔

اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے میری دائیں طرف سے اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔ (صحیح ابن ماجہ ۲/۳۳۲)

دار الاندلس
جملیک روڈ، چوبرجی لاہور
فون: 7230549-7231106 - 7240840